

بڑی عورت یا کنواری لڑکی یا بڈھے مرد اور کالے اور بد صورت رہے ہونگے اور گورے
 بدن پر سبز رنگ نہایت نیلے تپاسی اور زیور سونے اور چاندی کے اوپر پہنیں گی اور عورتیں
 اپنے مردوں کے ساتھ اور مرد اپنی عورتوں کے ساتھ خوشیاں کریں گی اور اگر لڑکی کنواری
 مری ہوگی اور بہشت میں جاوے گی تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی کسی بہشتی مرد سے نکاح کر دے گا
 اسی طرح بی عورت کے مرد کو جو یہ بھی ملے گی اور مردوں کے واسطے سولے اپنی عورتوں کے
 اور بھی عورتیں تھری تھری کشارہ پھین سکیں گاہ والی اپنے مردوں کی عاشق اور انکو
 کبھی نہ کسی جن نے چھو نہ کسی آدمی نے جیسا کہ لعل اور موتی ہوتا ہے اس نزاکت کو ساتھ
 اللہ تعالیٰ نے انکو وہاں خیر و برکت میں نگاہ رکھا ہے اور میوہ بہشت کے ایسے ہیں کہ کھانیو
 اگر لیٹا یا بیٹھا یا کھڑا ہو کر اور چاہے کہ ہم میوہ کھاویں میوہ کا درخت سر جھکا کر
 وہ فراغت سے کھالیو اور خدمتگار ہشتیوں کے لڑکے ہونگے سونیکے بالے کانوں میں پنے
 ہونے اور اگر تو انکو دیکھے تو کہے کہ یہ موتی ہیں صاف کیے ہوئے گویا کہ اسی وقت
 سیپ سے نکلے ہیں اور کہیں ابھی تک چھو ابھی نہیں ہے ایسے لڑکے کو نے اور آنجور
 اور پیالے شراب پاک اور میٹھے پانی سے بھری لیے پھر چ کے اپنے مالکوں کے پاس اور
 انکو اس شراب کے پینے سے سرور ہوگا اور نہ بیہوش اور نہ بے عقل ہو دیں اور وہی
 لڑکے خدمتگار میوے لیے پھر چ کے جو جو میوے کہ اون بہشتی لوگوں کو پسند آویں گے
 اور جس میں میوہ پر خواہش کریں گے اور مرغوں کے گوشت جو نہایت نرم ہوتے ہیں
 جس قسم کا چاہیں گے خواہ کباب خواہ شورباد اور وہ خدمتگار انکے پاس حاضر کریں گے
 اور پانی میں بہشت کے خوشبو کا فور کی ہے اور بعضے میں سونٹھ کی اور بعضے میں
 مشک کی اور دو دھڑ بڑھکے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور انکے پاس آویں گے
 پیالے بڑے چاندی کے اور پیالیاں چھوٹی چاندی کی انکی پیاس کے موافق نہ تو
 پانی کم ہوئے کہ پھر مانگنے کی احتیاج ہوئے اور نہ بڑھے کہ چھوڑنا پڑے اور وہ چاندی

ایسی صداقت ہو کہ مثال فرشتے کے اندر کی چیز باہر سے نظر پڑے غرض اس ناز و نعمت کے ساتھ ہر شے میں تکیہ لگاؤ تختہ نہ پریشے رہیں گے اور آرام کرتے اور بہشت میں نہ تو کسی چیز سے نہ جلاؤ و بان ہو اسے خاص علی بھائی اور روشنی آداب سے بڑھ کر اگر کسی کو ہمارے دار اللہ تعالیٰ کا دیدار شہتوں کو نصیب ہو گا اور سب نعمتوں سے نفع حاصل ہو سکی خوشی ہوگی معلوم ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اپنے کافر بندوں کو جو جہنم کی آگ میں جلا رہے ہیں حکم و منہ و تازیان اور کلمہ شہادت کا زبان پر نہیں لگاتے اور نماز و نواہی سے باز رہتے ہیں اگر کوئی نہیں دیکھتا اور جہنم پر جہنم جہنم کے غرض سے حج ادا نہیں کرتے اور روزہ سے باز رہتے ہیں اور جو حکم اللہ تعالیٰ کے ہیں اس سے باہر رہتے اور گناہوں میں جہنم سے بہشت و جہنم میں فی الیکما ایسی دوزخ کہ ان کے بدن کے چمڑے کی گھاٹا لگی مگر زبان سے نکلتے ہیں اور دوزخ کا عذاب بھی قابل بیان کے نہیں ہے غرض یہ کہ عذاب کے عذاب اور مار پر مار کی سی ہو توڑا سا اور کسا بھی بیان کرتے ہیں جہنم کہ لوگ کان سے روئی غفلت کی بنا پر جہنم اور چوڑ گئے ہو جاویں مود دوزخ کا احوال یہ ہے کہ دوزخ پر اللہ تعالیٰ نے آتش فرمائی ہے جہنم میں آگ ہے اور ان میں سے ایک کا نام مالک ہے وہ سردا ہے اور شکارہ لڑا ہے اور شکارہ ساتھ بیٹھا ہو وہ فرشتے اس قدر بڑے ہیں کہ انھوں نے ایک کتبہ جو ست و دس تر لکھتے ہیں جس پر ان کی راہ ہے اور ان کے منہ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے اور انھیں کا ایک فرشتہ چاہے تو ایک ہفتہ سے شہر ہزار کا فرد دوزخ میں جس طرف چاہے پھینکے دے اور تمام آدمی ان میں سے ایک فرشتے کی دیکھنے کی طاقت نہ رکھیں گے اور سے برابر ہی یا لڑائی کرنے کا تو کیا ذکر ہے اور وہ سب فرشتے جو دوزخ کے نگہبان ہیں ان کی بات بہت کڑی ہے اور کام ان کے نہایت سخت نہ تو ان سے دوزخیوں کی قوت نہ لڑائی کی اور نہ ان کی مار سے مجال ہے بھاگنے کی اور نہ وہ سب رشوت لیوں کے کہ کچھ نرمی کریں یا اللہ کا حکم ٹالیں ان کو جو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے وہی کیا کرتے ہیں اور کافر

پکڑ کے ستر ستر گز کی زنجیر دن میں کھینچے اور اونکی ماتھون کو گردنوں پر باندھتے ہیں اور دیکھتی
 اگ میں جھوک دیتے ہیں اور اوس روز اونکا کوئی وہاں حمایتی نہوئے گا کہ اونکی حمایت
 کرے اور عذاب نکلنے دے اپنے طور پر باندھیں گے اور جلاوٹ لگے اور جس جس طرح
 پاویں گے ماریں گے کسی سے کچھ بر نہ آوے گی اور دوزخیوں کو وہاں کچھ کھانا نہ ملیگا مگر پیپ
 جو دوزخیوں کے بدن سے بہتی ہے یا سینڈ کھانیکو یا دینگے تب اوس سے شکم بھر لیں گے
 مارے بھوک کے اللہ تعالیٰ دوزخ میں انہیں بھوک کا عذاب بھی مقرر کرے گا کہ ماری بھوک
 کے سینڈ کھا جا دیں گے اور اوسکے اوپر پانی گرم سوچیں گے ایسا گرم پانی کہ اوسکی بجائے
 سے منہ کا گوشت پالے میں گل کر گر ٹپکے اور اللہ تعالیٰ اوپر ایسا عذاب پیاس کا غالب
 کرے گا کہ جس وقت وہی گرم پانی اونکو دکھلا دیں گے مارے پیاس کے بہت سا پی جاوے گی
 اور پیاس نجاوے گی جس طرح بالو کی ریں پر کہ پانی پڑتا ہے اور سوکھ جاتا ہے اوسی طرح
 سے پانی گرم بہت سا پیوے گا مگر پیاس نجاوے گی سو یہ تھوڑی سی بات ہے اس سے بھی بڑھ کے
 دوزخ کا عذاب ہے جہانکا کھانا پیپ اور سینڈ ہے اور پینا گرم پانی اور سایہ چاہیں تو اگ
 کے پہاڑ کا یا سیاہ رنگ کے دھوئیں کا جو نہایت گرم ہے نہ اوس سایہ میں ٹھنڈک ہے اور نہ آرام
 اور اگر سوچا جائے تو گرم ہوا ہے جسکی گرمی ناک میں گھس جاوے اور دماغ کو بھسم کر ڈالے اور
 اگر آگ سے پناہ مانگیں تو پانی میں ڈالے جاوے جو تمام بدن کو گلا ڈالے سو ایسے مکان کے
 عذاب کا بیان کہاں ہو سکتا ہے اس طرح سے عذاب پر عذاب اور نچ پر نچ ہے آب آدھو نیکو
 مناسب ہے کہ جس اللہ نے بہشت مسلمانوں کی واسطے بنایا ہے اور دوزخ کافروں کے واسطے
 سو اوس انڈ پر ایمان لاویں اور اوسکا حکم بجالاویں اور اوسکی حمد کریں اب اللہ تعالیٰ
 کی حمد کے بعد فقیر گنہگار درود اور سلام بھیجتا ہے اوسکے رسول مقبول پر جو بخشا ہوا ہے
 امت کے ہیں اور بتائے والے اچھے راہکے اور امت پر مہربان جان اور دل سے اور پیدا
 ہوا سب کے پہلے نور اونکا اور دنیا میں ہوا سب نبیوں کے بعد ظہور اونکا اور اونکے بعد کوئی نبی

نہوگا اور نہیں کا دین قیامت تک جاری ہوگا اور ان کے چار بار پروردگار و وسام جو حضرت
 ابوبکر صدیق اور حضرت عمر خطاب اور حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ
 عنہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے سب چاروں صاحب سوا حکم اللہ اور رسول صامح کے کہ چھپتے
 کرتے تھے اور پچیسہ دین محمدی کو جاری کرتے اور جان و مال سے دین پر قربان تھے اور ان کی اولاد
 پاک پر جو حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان صاحبزادوں کی والدہ بیوہ
 ان کی بہن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت
 دو نواں چنانچہ برگ پر حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت سب
 اصحاب پر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ بعد اسکے بیان کرتے ہیں فقیر نے نگاہ کی
 گناہوں سے شرمسار اور اللہ کی رحمت اور پیغمبر کی شفاعت کا امیدوار خاکسار علی ختمی چنانچہ
 مشہور کہ **استغفر اللہ** اپنے اوپر گناہوں کو جو اس نے کی ہوں اور توفیق دے تو میری اور
 اب گناہ نہ کریں اور خوش رہے اللہ تعالیٰ اس کے والدین اور اس کے استاد و شاگردوں کے
 سب سے دین کا علم آیا اور اس کے پیروں جو نائب رسول رب العالمین کے اور دین محمدی کے
 گھر کے چاروغ روشن ہیں حضرت سید احمد جس کے چہرے کی روشنی ہو کفر کی تاریکی اسی بھالکتی ہو جیسے کہ
 ہونے سے رات اور اونٹنی نہ یارت ہو گناہ ایسے جھوٹے ہیں جیسے کہ بت جھاڑی و دھوکے تو اور
 گناہ پاک دوسری پاک کی ایک میل چھوڑا نیک واسطے صابون کا خواص رکھتی ہو اور تعلیم کرنا
 اور شہر عبادت کی میدان کا دل کے مورچہ چھوڑا نیک واسطے مستقلہ پر حق ہو اس سے بہت اچھے
 کہیں زیادہ حضرت کار تیر ہو اور سچ تو یہ ہو کہ ہم کو بھلا اور سعاد رسانی کر دے اور مرتبہ بچا سنی کی
 عقل اور صفت کو نکلی طاعت گمان اور خوشی ہو اللہ اسکے سب سے بد و نسی اور سب مسلمان مرد و زن
 اور عورتوں اور صہو تیر حجت کری اور گناہ بخشے آئین یارب العالمین وہ بیان ہے کہ جب اس
 فقیر عاجز نے مجمع کی نماز پڑھائی اور اپنی طاعت کے موافق معنی قرآن شریف اور حدیث کے بیان کرنا
 شروع کیے تب اللہ تعالیٰ کے کلام کو اثر سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی برکت سے

ہندو مسلمان جن پر مضبوط ہوئے اور اذان اور نماز خوب ہوئی اور مسلمانوں کی عورتیں بھی بہت سی اللہ کی ہدایت سے نماز پڑھنے لگیں تب اس فقیر عاصی نے چاہا کہ ایک سالہ چھوٹا سہیل مسئلے ضروری روز نماز کے سب ہووین بن بان ہندو میں جو آسانی سے عورتوں اور مردوں کی سمجھ میں آوین لکھا چاہیے اور اس بات کو موجب بہتری اپنی کا اور پڑھنے والوں کا سمجھ کے اس کتاب کی تین معجز کتابوں سے جس طرح وقایہ اور فتاویٰ محیط اور دہایہ اور فتاویٰ مختصر شافی اور مختصر قدوری اور کثرت اور شرح اوراد وغیرہ خوب تحقیق کر کے ان کتابوں میں سے کمال کے اس سالے میں لکھا ہے اور اس سالے کو نہایت ہندی سیدھی زبان میں جو عورت مرد کی سمجھ میں آوے بیان کیا اور کچھ فقیر کو غرض سنجہ اور رنگینی سے نہیں ہے اور نہ فقیر شاعر و نثر میں ہے ہوا اور فقیر نے اپنے شہر کی زبان میں لکھا ہے کیونکہ مشکل معلوم ہو اور اس کتاب کا نام مضامین ہے لکھا تو اسباب سیدی بزرگوں کی عنایت سے کہ اس کتاب کے تین اپنے لڑکوں کو پڑھاوین اور اپنی عورتوں کو اگر پڑھی ہووین تو ان کے تین مرد پڑھاوین کیونکہ مرد سب کے محرم اپنی عورتوں کو پڑھائیں اور اگر کسی عورت نہ پڑھی ہو تو مناسب ہے کہ اس عورت کو قرآن شریف پڑھانا شروع کر دیے اور جب قرآن کی لفطیں آپ پڑھنے لگتے ہیں تب اس مسئلے جو عورتوں کو فائدہ کی ہیں اور ان کا پوچھنا نہایت ضرور ہے خط قرآنی میں لکھا پڑھاو تو انشاء اللہ تعالیٰ یقین ہے کہ اللہ کے فضل سے کہ تھوڑے دن میں خبردار ہو جاوے اور دونوں فائدہ پائے ایک فائدہ قرآن پڑھنے کا اور دوسرا مسئلہ جاننے کا اور غرض اس عاصی کی اس سالے کے لکھنے سے یہی ہے کہ عورتیں ہندوستان کی خصوصاً اس دیار کی جو حیض اور نفاس اور استحاضہ کے مسئلے سے نہایت نادان ہیں بلکہ ہرگز واقف بھی نہیں وہ واقف ہو جاوین سو مناسب ہے کہ ان کے مرد و اون سمجھوں کو پڑھاوین تاکہ وہ سب خبردار ہو کے بخوبی اچھی طرح سے نماز اور روزہ ادا کریں اور ان کو سمجھا دیوین کہ تم فراغت سے بیٹھو تب اپنے پڑوس کی عورتیں پڑھی اور جوان لڑکیوں کو جمع کر کے سیکھ سنا کر دے اس کا ثواب بہت تھا تم کو بہت سادہ ہو گیا اور اس بات میں اللہ و رسول کی خوشی ہے

اور عورتوں کو خبردار کرنا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اٹھائیسویں سید پارہ
سورہ تحریم میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَكَاحًا وَفِي مَا نَكَحْتُمَا النَّاسُ وَالْحِجَابُ سَرَاتُ
اور اسکے معنی یہ ہیں کہ اے مسلمانوں! نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ ترک کر نیکی سبب سے اور نگاہ
اپنی جو رو اور لڑکوں کی جان کو نصیحت کیے باعث سے آگ سے کہ جسکی چلیاں آدمی اور کافر و تہمید ہو
تو اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ آپ بھی گناہوں کو ترک کریں اور اپنی جو رو اور لڑکوں کو بھی عین کی
باتیں سمجھا دیں جس سے سب اور آپ بھی آگ سے بچیں اور شہت میں چلے سید اور اگر ٹیڑھا بھی
نہ سکیں تو اس سالے کے مسئلے پڑھ پڑھ کر اور عورتوں کو سنایا کریں اور اس سالے میں اکثر تہین
جنگ نام لینا زبان ہند میں کہ یہ معلوم ہوتا ہے اسکی ہندی نہیں کی زبان عربی میں لکھا اسکی
ہندی پڑھا تو اے سمجھا دیو نیلے اور اس سالے کی تہین بہت مختصر کیا تاکہ کہنے پڑھنے میں مشکل نہ معلوم ہو

باب پہلا

ایمان کے بیان اور نماز کی فضیلت میں اور اس باب میں دو فصلیں ہیں

فصل پہلی ایمان کے بیان میں

جانو تم سب یارو کہ ایمان سب سے سب فیکو کا اور جڑ ہے سب عبادتوں کا اور کوئی
نیکی اور عبادت بغیر درستی ایمان کے درست نہیں ہے اور ایمان کے دو درکن ہیں اور کرنا
زبان سے اور دل سے سچ بوجھنا اور سب چیزوں کو کہ پیغمبر ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللہ کے پاس سے لئے ہیں کہ وہ سچ اور درست ہے اور ایمان کی طرح پر ہر ایمان محل اور
ایمان فصل اور ایمان محل یہ ہے کہ کہے تو اَمَنْتُ بِاللّٰهِ كَا هُوَ يَا سَمَاءُ وَصِفَاتِهِ كَا
قِيَامَتِ الْجَمْعِ الْحَاكِمِ اسکے معنی یہ ہیں کہ ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور
صفیوں کے ساتھ ہے اور قبول کیا میں نے اس کے سب حکموں کو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ قبول کیا
میں نے دین مسلمان کو اور جو کچھ کہ او میں ہے اور نیز ہوا میں کہ اور کافر فری سے اور جو کچھ کہ او میں ہے

اور دینِ مسلمانی حق ہے اور دینِ کفر جھوٹا اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کا بھی یہی مطلب ہے کلمہ طیب یہ کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے اور کلمہ شہادت یہ ہے کہ انا لا اله الا اللہ محمد لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبیدہ ورسولہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سوا کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہیں جس حال میں کہ وہ اپنی صاحبی میں اکیلا ہو کوئی صاحبی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بند ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے اور ایمان مفصل یہ ہے کہ کہ توامدت یا اللہ ملائکتہ وکتابہ ورسولہ والیقین الآخر والقد جہیزتم شریعہ من اللہ تعالیٰ البشر بعد الکونین ایمان لایا میں اللہ تکبار اور اس کے سب فرشتوں پر اور اس کی سب کتابوں پر اور اس کے سب پیغمبروں پر کہ پہلے اس کے مترادف صنفی اللہ ابولشیر صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہا علیہ اور آخری آپ پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور عبد اللہ کے عبد المطہب کے اور عبد المطہب کے ہاشم کو اور ہاشم بیٹی عبد المناف کے اور پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو حق اور سب پیغمبروں سے افضل اور ست پر مہر ملن اور تمامی پیغمبروں کے سردار اگر کوئی ہمارے پیغمبر کے بعد دعویٰ پیغمبری کا کرے تو جھوٹا ہی ہو یہی قرین قیامت جاری ہو گیا اور ایمان لایا میں قیامت کے دن پر اور نبی اور بدی کے پیدا کرنے پر کہ سب کا پیدا کر نیوالا اللہ تعالیٰ ہی اس واسطے کہ جب ثابت ہوا کہ سب چیزیں پیدا کر نیوالا اللہ تعالیٰ ہے تو پھر بندوں کے کام کا پیدا کر نیوالا بھی اللہ تعالیٰ ہے مگر اللہ تعالیٰ ایمان اور بندگی اور نیکی سے راضی ہوتا ہے اور کفر اور گناہ سے ناراض اور مرنے کے بعد زندہ کرنے پر ایمان لایا میں اور ہمارے نزدیک اکیلا ایمان محلی ہی درست ہے مگر بعضوں کے نزدیک بغیر ایمان مفصل کے ایمان درست نہیں سو بہتر یہ ہے کہ ایمان مفصل ملائے تاکہ سب کے نزدیک ایمان درست ٹھہرے اور اس بات کو جانا چاہیے کہ رکنِ اصلی ایمان کا دل میں یقین کرنا ہے اور سب چیزوں کو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے خلق کی طرف لائے ہیں لیکن اقرار کرنا زبان سے شرط جاری کرتے حکموں کی ہے دنیا میں پر اگر کوئی آدمی دل میں رکھے اور زبان سے

اقرار کرے تو وہ آدمی مومن ہو وے اللہ کے نزدیک اور کافر ہوئے خلق کے نزدیک اور جو آدمی زبان سے اقرار کرے اور دل میں یقین نہ رکھے تو وہ آدمی مومن ہوئے خلق کے نزدیک اور کافر ہوئے اللہ کے نزدیک تو ایسے آدمی کو منافق کہتے ہیں اور جو آدمی کہ دل میں یقین رکھتا ہے اور زبان سے بھی اقرار کرتا ہے تو وہ آدمی مومن حقیقی ہے اور بے شبہ وہ مومن پاک ہے تو منافق سے آدمی کو کو دل میں یقین رکھے اور زبان سے بھی اقرار کرے تاکہ مومن حقیقی ہوئے اور ایمان کی سب شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ پر اور قیامت کے احوال پر فیہ فیہ دیکھے ایمان لاتا اور یقین جانتا اور اللہ کے حلال کو حلال جانتا اور اللہ کے حرام کو حرام اور جو بتا اور جو آدمی کہ اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانے تو وہ آدمی کافر ہو گیا ہے نفوذ باللہ ہوتا اور حکم ایمان کا یہ ہے کہ کب کو کئی کافر ایمان لائے تب جان مانے اور غلام بنائے سے پناہ پائے اور کسی کو روا نہ ہوئے کہ اس کی جان اور مال پر عزائم کرے اور اس کو بے حکم شرم کے پہنچ دینا حرام ہے اور عاقبت میں وہ دوزخ کے عذاب سے عذاب سے خلا اس کا ہو گا

فصل دوسری نماز کی فضیلت میں

جہاں تو تم بے مسلمان کو کہ ایمان کے بعد سب عبادتوں میں جو نماز ہے اور نماز دین کا کھمبا ہے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الصلوة عماد الدین فمن اقامها اقام الدین من ترکها فقد هکم الدین اسکے معنی یہ ہیں کہ نماز دین کی تھوٹی ہے جو شخص کہ نماز کو ادا کرے تو ایسا ہے کہ اس نے اپنے دین کو قائم رکھا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کرے تو ایسا ہے کہ اس نے اپنے دین کو خراب کیا سو مناسب ہے مسلمانوں کے تیل کہ نماز ادا کریں کہ جہیز دین قائم ہے لہذا نماز کی بزرگی ظاہر ہے زیادہ بیان کرنے سے طول ہو گا اور نماز بہشت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی پاک ہے بغیر پاک کے نماز درست نہیں ہے اور پاک کنجی ہتم کی ہر قسم ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

دوسرا باب طہارت کے بیان میں

اور اس باب میں تیرہ فصل ہیں پہلی فصل وضو کے بیان میں جس وقت آدمی چاہے کہ نماز ادا کرے تو پہلے اگر وضو نہ ہو تو وضو کر لے اور اگر حاجت نہ ملنے کی ہو تو غسل کر لے اور اگر وضو اور غسل نہ کر سکے کسی عذر سے تو تیمم کر لے اور ان سب کا اگے بیان آویگا صاف صاف انشاء اللہ تعالیٰ اب پہلے بیان وضو کا ہے وضو میں چار چیز فرض ہیں اور سب کی گنتی داڑھی ہو تو اس کے واسطے پانچ چیز فرض ہیں پہلے منہ دھونا بالجنس کی جگہ سے ٹھنڈی کے نیچے تک اور کان کی لہر سے دوسرے کان کی لہر تک اور سب کی گنتی داڑھی ہو تو اس کے واسطے پانی پہونچانا داڑھی کے بال کے نیچے فرض نہیں ہے اور جس مقام پر زخم ہو اور پانی قلیل کرتا ہو اور بیٹی کے نیچے جو جراح نے فصد لیکر باندھا ہو اور ٹکٹی کے نیچے جو ٹوٹے عضو پر باندھی جاتی ہو پانی پہونچانا فرض نہیں سمجھ کر سو بیان اسکا اگر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اٹھ کے اندر بھی پانی پہونچانا فرض نہیں مگر ایک کو دھونا فرض ہے دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کنڈیوں تک ورتیسے دونوں پاؤں دھونا ٹخنوں تک جب کو گنتی ہوتی ہے اور بعضے نہ ہاگتے ہیں اور وہ ایک ٹہری ہی ہاٹوں اور ٹنگڑی کے جوڑ پر بارہا بھر ہی ہوئی اور جو تھیں سمجھ کر ناچو تھائی سر کا اور پانچویں داڑھی اور ایک سس کرنا چو تھائی داڑھی کا اور سس کے یہ معنی ہیں کہ ہاتھ کو تر کر کے ایک بدن پر پہونچانا اور سنت وضو میں بہت ہیں فائدہ جو شخص کو اسکا دھو سکے تین دنوں ہاتھ گھسٹے ہو جائیں یا ریشہ جاکر نیچے پہونچا کر نیچے بھی نہ ہوتی ہو اور بڑے دھو برتن میں ہاتھ ٹٹالے صورت کی سیج کہ اگر چھوٹا برتن ہو تو جو ہاتھ سے اٹھ سکے جس طرح بدھنا یا لوٹا تو اسکو بائیں ہاتھ سے اٹھکھا وادھنا ہاتھ دھو دیتین بار بھر دابنے ہاتھ میں اسکو لیویا اور بائیں ہاتھ دھو دیتین بار اور اگر بڑا برتن ہو تو کہ ہاتھ سے نہ اٹھ سکے جس طرح منکا تو اگر اس کے ساتھ کوئی چھوٹا برتن جس طرح بھر کا یا آنچرا ہو جو وہ دھو تو اس پانی نکالے اور اس طرح دونوں ہاتھ دھو وادھکھا وادھکھا چھوٹا برتن ہو جو نہ ہو تو اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی خوب جھکے میں پانی اس کے اوس بن میں ڈالے اس طرح کہ پھیلنے نہ دے اور پانی نکال کے بائیں ہاتھ سے دابنے ہاتھ پر ڈالے اور ایک انگلی سے ایک کو ملر اسی طرح تین بار

کرے تب فراغت ہو دینے ہاتھ کو شے میں ڈالے اور پانی نکال کے جو چاہے سو کرے اور یہ اوس وقت میں ہے کہ جب ہاتھ میں کوئی ناپاکی نہ معلوم ہو وی اور اگر ناپاکی ہاتھ میں معلوم ہو وی تو ایسا بچا کے دھو وی کہ جس میں برتن ناپاک نہ ہو جائے خلاصہ یہ ہے کہ جس اوگلی میں ناپاکی معلوم ہو وی تو اوسکو نہ ڈوبا وی یا کسی دوسری طرح بچا دے جس میں برتن وغیرہ ناپاک نہ ہو جاوے کیونکہ یہ حکم ایسا فرض ہے یہ مسئلہ شرح وقایہ میں ہے لکھا اب بیان سنت وضو کا کرتے ہیں پہلے دونوں ہاتھ گئے تک دھونا تین بار اور اوپر جو بیان کیا سو اسی کا بیان تھا اس میں ایک فائدہ نکلا اور بات ایک ہی ہے اور دوسرے نام اللہ کا لینا وضو شروع کرنے کے وقت نام لینے سے یہ مراد ہے کہ یہ لفظیں کہ لیسلم اللہ علیہ العظیم والحمد لله علیٰ دینہ الخ سلامہ الاکرام الخ والکفر باطل الا سلامہ نوروا اکفر مظلمہ عاقبت سے مسواک کرنا اور مسواک تلخ و تر کی ہو وی اور دینی ایک بالشت کی اور موٹی چھینکیا کے موافق اور چوتھے کلمے کلی کرتا تین بار اور پانچویں شیخ غرغہ کرتا یعنی اسی پانی سے جو کلی کے واسطے منہ میں لیا ہوا اور چھٹے پانی میں ڈالتا اور ساتویں شیخ داڑھی کا خلال کرتا صورت اوسکی یہ ہے کہ داڑھی کے نیچے سے اوس کی داڑھی کے لیے کہ لجاوے اور اوپر سے نیچے کو ملاوے اور آٹھویں شیخ خلال کرنا ہاتھ اوپر کی اونچائیوں کا اور نویں شیخ تین تین بار دھونا ہر بدن کا اور دسویں شیخ مسح کرنا تمام سر کا ایک بار اور گیارہویں مسح کرنا دونوں کان کا اسی پانی سے جو سر کے مسح بچا ہے ہاتھ میں دوسرا پانی نہ لیوے اور بارہویں نیت کرنا اور تیرھویں ترتیب وضو کی گاہ رکھتا یعنی پہلے منہ دھوے بعد اوسکے دونوں ہاتھ تب بعد اسکے سر کا مسح بجاوے کہ دونوں پاؤں اور چوہوہویں ترتیب دھونا بدن کا یعنی ایک بدن دھو وی وہ سوکھنے پادے کہ دوسرا دھو دے اور پندرہویں شیخ استنجا کرنا پتھر یا ڈھیلے سے اور پانی سے دھونا افضل ہے اور فتویٰ یہی ہے کہ پانی سے دھونا سنت ہے اور یہ سنت اوس وقت ہے کہ وہ مکان درم شرعی سے کسر ہو وی اور اگر زیادہ تر ہو وی تو اوس وقت اوس مکان کا دھونا فرض ہے اور اگر

اگر حرم شرعی کے برابر ہو تو اس وقت دھونا واجب اور استنجا کرنے کی ترکیب اور دم شرعی کا اندازہ اگے بیان ہوگا، انتشار اشد تعلے اور سختی وضو میں دو چیزیں ہیں پہلے داہنے طرف سے بدن کا دھونا شروع کرنا اور دوسرے مسح کرنا گردن کا مکروہ وضو میں چار چیزیں ہیں پانی منہ پر سخت پڑنا اس قدر کہ چھینٹ پڑے اور بغیر بائیں ہاتھ سے منہ میں پانی ڈالنا اور دنیا کی بات کرنا وضو کو درمیان اور تین بار سے مادہ بدن دھونا

دوسری فصل وضو ٹوٹنے کے بیان میں

جو چیز کہ دونوں رات سے باہر آئے یعنی آگے اور پیچھے سے تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہے اگر کسی نے کیا چیز جس طرح پیشاب اور منی اور رمدی اور پتھری اور ہوا خواہ قبل سے نکلے خواہ دبر سے فائدہ رمدی ایک پانی ہے کہ شہوت کی حالت میں باہر آتا ہے اور اس کے باہر آنے سے شہوت زیادہ ہوتی ہے اور منی اور سکی اور بلتی ہے کہ اس کے گرنے سے شہوت کم ہوتی ہے اور رمدی ایک پانی سفید ہے کہ پیشاب کے بعد یا ہر نکلتا ہے اور پیچھے سے کیا چیز جس طرح سے غلیظ اور ہوا اور کیرا اور بدن سے خون اور پیسا اور بھوٹے کے پانی کا نکلنا اور بہنا اور مسکن تک کہ چسکا دھونا غسل اور وضو میں فرض ہے وضو کو توڑتا ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے سوئی بدن میں گروٹی اور لہو بھرا یا لہو بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا یا آنکھ میں خون نکلا لہو آنکھ کے باہر نہ بہا تو وضو نہ ٹوٹے گا یا ناک میں سے لمبہ نہ بھاہو اس کے دھونے کی طرح پر نکلے تو وضو نہ ٹوٹے گا اور قز کا آنا بھر نہ کے خواہ کھانا ہو خواہ پت خواہ پانی اور اگر خون بندھائے کر منہ بھر کے تو وضو ٹوٹے گا اور اگر خون تپا تو کسے تو اس حالت میں اگر خون نٹھوک سے کم ہو تو وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر خون اور بھوک برابر ہو تو وضو ٹوٹے گا اور اگر خون نٹھوک سے بہت ہے تو خواہ نچوہ ٹوٹا ہو اور اگر قز منہ بھر کے نہ کی خواہ بلغم کی تو وضو نہ ٹوٹے گا اور نیند اور شخص کی کہ لٹیا ہو یا کسی چیز پر تکیہ لگائے سو گیا اس طرح پر کہ اگر وہ چیز مال ہو تو اگر ٹپے وضو توڑتی ہے اور نماز میں گرسو جاوی تو وضو نہیں ٹوٹتا کھڑا ہو یا بیٹھا کو غرض

یاسی یعنی اور بیٹھی سے وضو جاتا ہو اور دیوانگی سے اور مستی سے جسکو منہ پھینک کر تھپڑ مار کر
 تشہیر میں وضو نہ ٹوٹتا ہو کہ اسکی چال میں فرق آئے اور ہنسا قہقہہ مار کے نمازی بالغ کا
 جس نماز میں کوع اور سجدہ سے وضو کو ٹوڑتا ہے اور اگر لڑکا نماز میں ہنسا تو وضو نہ ٹوٹتا اور
 اگر خباثت کی نماز میں یا تلاوت کے سجدہ میں کوئی ہنسا بالغ یا لڑکا تو وضو نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ زمین
 ہنسے وہ باطل ہو جاوے یعنی خباثت کی نماز اور سجدہ تلاوت کا باطل ہو جاوے اور منہ سی کی تین
 قسمیں ہیں پہلی قسم قہقہہ کہ آپٹے اور جواو کے پاس ہے سو بھیٹے تو اس سے نماز باطل
 ہوتی ہے اور وضو بھی ٹوٹتا ہے اور دوسرا ضحک کہ آپٹے اور اس کے پاس کا آدمی رہے
 تو اس سے نماز باقی ہو اور وضو رہتا ہے اور تیسرا تبسم کہ نہ آپٹے نہ دوسرا مگر دانت سفید
 ہو زمین تو اس سے نہ وضو جاوے نہ نماز باطل ہوگا اور مباشرت فاحشہ وضو کو ٹوڑتی ہے اور
 اس کے یہ معنی ہیں عورت اور مرد دونوں ننگے ہو میں اور مرد کا اندام نہانی عورت کا اندام
 نہانی کو چھوے اور اندر سجاوے اور نہ انزال ہو تو اس سے وضو ٹوٹتا ہے اور اگر مرد عورت کو
 چھوے یا عورت مرد کو یا زخم میں سے کپڑا کرے یا مرد کے پیشاب کے سوراخ سے کپڑا کرے
 یا زخم سے گوشت گے یا عورت کے پستان میں سے دودھ نکلے یا کسی کے تھوک یا ناک یا پسو
 سنا یا سینا نکلے تو اون سب صورتوں سے وضو نہیں ٹوٹتا پڑ

تیسری فصل غسل کے بیان میں

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں کلی کرنا اور ناک میں پانی کرنا اور تمام بدن ہونا یہاں تک کہ اگر کسی
 اٹا سنا اور اتنا نہ کرے اندر دباو غسل کیا تو درست نہیں ہے کیونکہ اوس مقام میں پانی نہ پہنچا تو
 یہ ہے کہ پانی ناخن میں بھی پہنچا دے اور اگر ناخن میں میل ہے یا مٹی سانی اور ناخن میں بھری
 ہے تو غسل درست ہے کیونکہ میل اوس مقام سے پیدا ہو رہی ہے پانی پہنچ جاوے اور اسی
 اگر مینہ دی کا رنگ ہے یا تیل ملا ہو بدن میں غسل کیا تو درست ہے اور اگر کان میں بالی ہے
 اور جانا کہ بغیر بالی کے پھر اٹے پانی نہ پہنچے گا تو بالی کو پھیرا دے اور اگر جانے کہ بغیر پھیرا نہ پھیرے گا

تو نہ پھرے اور اگر بالی اوتاری گئی اور اس کا سوراخ بند ہو گیا مگر تھوڑا سا باقی ہو گیا
 کہ اگر بالی ہو چکا تو ہو چکا اور اگر غفلت کرے نہ ہو چکا تو بالی ہو چکا اور زیادہ تکلف نہ کرے
 کہ اگر وہی یا دوسری چیز سے ہو چکا اور اگر ماتھ میں لگاؤ مٹی تنگ ہو تو اس کے چوڑی یا پیچاؤ
 اور چکا ختم نہ ہو دی تو وہ بھی بالی چمکے اندر ہو چکا و سطح اگر پیشاب ٹپکا مگر چمکے یا نہ ہو
 تو وضو ٹوٹا اور سچم چکا حکم باس رکھتا ہے اور بدن ملنا فرض نہیں ہے اور احتیاط کرے کہ تمام بدن
 تر ہو اگر ایک بال نہ تر ہو گا تو غسل درست نہ ہو گا اور غسل میں دو نون ہاتھ کو نہ دھونا
 اور اندام نہانی غسل کے پہلے دھونا اور تر سے ناپاکی دھونا اگر لگی ہو تو اور وضو کرنا جس طرح
 نماز کیلئے کرتا ہے مگر نون نہ دھو و پھر جاری کئے پانی بدترین یا تپ پانوں کو دھو و اس
 مکان سے مل کر یا وقت کا مسئلہ ہو کہ جب ایسی جگہ پر ہو کہ پانی جو بدن گزرتا تو دیاں چھینے
 اور اگر چوکی یا پیچہ کے تحت پر ہو تو پانوں اور مٹی کان پر وضو کے ساتھ ہی دھو و اور مستحب غسل میں
 بدن کا ملنا مسئلہ اور چمکے کھولنا اور تمام چوکی کا سر کرنا عورتوں پر فرض نہیں ہے جس وقت کہ بال کی جڑ
 سے نکلتی ہو چوکی کو نہ دھو و اور یہ حکم فقط عورتوں کو واسطے ہے بغیر صلہ کے قول کے موافق کہ اس کے
 حق میں فرمایا تھا لَقَدْ بَلَّغْتُكَ لَذَابُ الْهَلَاكِ اَصْلُكَ شَعْرًا اُسکے یہ معنی ہیں کہ نفایت کرتا ہو چمکے جو
 پانی تیری بالوں کی جڑ میں اور جس عورت کی چوکی گندھی ہو تو اس حالت میں اس کو پانی ہو چکا تمام بال بابت
 فرض ہے اور اگر کوئی مرد چوکی گونا نہ ہو اس کو چوکی کھولنا اور تمام بال میں پانی ہو چکا فرض
 اگر ایک بال خشک ہو گیا تو وہی ہی ناپاکی باقی رہی اور موجب غسل کا جس سے غسل فرض ہوتا ہے کھانا
 مٹی کا کوئی شہوت کے ساتھ جانے میں ہو خواہ سوتے ہیں یعنی منی گتے وقت شہوت ہو نہ ہو
 کہ اگر منی بر شہوت کے غسل فرض ہو و اور سوتے ہیں جو ہوتا ہو اس کو احتلام کہتے ہیں اور احتلام
 میں عورت اور مرد دونوں کے واسطے ایک حکم ہے یعنی غسل فرض ہوتا ہے اور احتلام سے عورت کو ہو خواہ
 مرد کو اور غائب ہونا حشفہ کا جو ترکہ اندام نہانی میں گر چا نزال ہو و عورت مرد دونوں پر غسل فرض
 کرتا ہے اور درمیان غائب ہونے سے بھی دونوں پر غسل فرض ہوتا ہے نعوذ باللہ نہا اور دیکھنا منی یا

نہی کا پڑھیں سو اوٹھے غسل فرض کرتا ہے اور حیض اور نفاس کے خون کا موقوف ہو یا غسل فرض کرتا ہے اور حیض و نفاس کے بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور چار غسل سنت ہیں پہلے جسے کا وہ عیدین کا تیسرے عرفے روز کا چوتھے احرام کے وقت حاجیوں کو تین اور غسل واجب ہیں پہلے مرد کا غسل دینا زندہ نہ رہا جب ہو دو سو سے غسل کرنا اور سادمی کو کہ پہلے کا فر تھا اور اب سلمان ہوا واجب اور اگر ایک ہا ہو دو سو سے غسل واجب ہیں اور تین غسل مستحب ہیں جب تک کہ مسلمان ہو اور وہ نایک نہ ہو تو وہ تو اسکو غسل کرنا مستحب ہے اور اس لئے کہ غسل کرنا کفر و نشانی بلوغ کے جس طرح اختلام وغیرہ ہے اس پر حکم بالغ ہونیکا دیا جائے یعنی پندرہ برس کی عمر پہلے ہو نیکی سبب سے اسکو بالغ کا حکم دیوں اور غسل شب برات کا مستحب ہے

چوتھی فصل پانی کے بیان میں جس سے وضو درست ہوتا ہے

وضو درست منہ کے پانی اور چشم کے پانی اور برف سے جبکہ سطح پر ہو کہ اس کے دھو نیکی بھوٹ جاو یعنی ایسا پلا ہو کہ پانی کی طرح ہو اور پیکر بندی برف سے وضو درست نہیں اور اگرچہ ان پانیوں کی تیوں صفتوں میں سے کوئی صفت بدل گئی ہو کہ بہت روڑ رہی کہ سب سے پاک یا کسی ایک چیز کے ملنے سے جس طرح سے ٹی یا زعفران یا صابون تو وضو درست ہے اور تین صفتیں پانی میں رنگ اور بو اور مزہ اگرچہ ٹی یا زعفران یا صابون کے ملنے سے یا نیکار رنگ مل گیا یا بو یا مزہ بدل گیا تو وضو درست ہو گا اور ٹی میں جو چیز کہ زمین کی غیس سے ہے سب داخل ہو گئیں جس طرح سے بالو یا تھیر یا ہیر اور زعفران اور صابون کہنے سے یہ غرض ہے کہ وہ چیز آپ پاک ہو کہ اس کے ملنے سے کوئی چیز پاک کیجاو اور ہر پانی سے وضو درست ہو اگرچہ نجاست پڑی ہو اور نجاست کے ٹپے سے ہوتا پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک ناپاکی کا کوئی اثر اس پانی میں ظاہر نہ ہو اور اگر نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ جیسے پانی میں معلوم ہو کہ وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہو اس سے وضو کرنا درست نہیں اور جو پانی کہ شست ہوتا ہو مگر گھاس اور پتی کو نہ کہ وہ بھی مل ہے بتے پانی میں اور جب یہ پانی سے وضو کرے جو شست ہوتا ہو تو اس طرح مٹھو کہ غسالہ وضو یا تھیر نلے یا یا نیکی اٹھا نہیں بری

کے یعنی غسالہ کو بننے دیوئی تیرے دوسرا پانی لیوڑ اور غسالہ کہتے ہیں میں کے دھوؤ مکو مسئلہ اور
جب چھوٹا حوض ہو کہ اس طرح کا کہ ایک طرف سے اوٹھیں پانی آتا ہے اور دوسری طرف سے بہتا تو اس
حوض میں سب طرف سے وضو درست مسئلہ اور درست وضو اس پانی کی جو حیدر جانور پانی کا پیدا ہوتا
مرا ہو کہ جس طرح مچھلی یا مینڈک وغیرہ اور اس کہتے ہیں پانی کے رہنے والے جانور جو باہر پیدا ہوتے
ہیں اور پانی میں لگے رہتے ہیں نکل گئے جس طرح بطحہ یا مرغابی اس واسطے کہ انکے مرنے سے
پانی نجس نہ ہوگا اور جسکے بدن میں بہتا ہو نہیں ہے جس طرح مچھلی کو بھی غیرہ تو انکے مرنے سے بھی
پانی نجس نہیں ہوتا اور وضو نہیں درست ہے اس پانی سے کہ درخت یا پھل سے نچوڑا جاوے اور نہ اس
پانی سے کہ دوس پانی کی طبیعت کسے دوسری چیز کے ملنے سے جاتی ہے اور طبیعت پانی کی کیا ہے تیار ہونا
اور بہنا خلاصہ کیا ہے کہ کوئی دوسری چیز یا نجس ملے اور پانی پر غالب ہو کہ اس طرح پر کہ گاڑھا
ہو جاوے اور بہنے سکے اور نہ سرکے سے اور اس پانی کو کہ پکنے سے گاڑھا ہو جاوے جس طرح شوربا مگر
گرم پانی سے درست ہے جو اکیلا پانی گرم کریں کچھ چیز نہ ملاو میں اور نہ بندھو پانی سے حیدر نجاست
پڑی ہو کہ مگر جینہ دردہ ہو کہ لینے پینے میں سو گز ٹھہرے اور گہرائی اس کی اس قدر ہو کہ
کہ چلوئی میں نہ کھلجاوے تو اس سے وضو درست ہے اگرچہ نجاست پڑی ہو کہ اس کا حکم بہتے پانی کے
موافق ہے اور اگر اس حالت میں نجاست کی طرف نظر پڑے تو دوسری طرف وضو کرے اور اس طرف
وضو کرے اور اگر کوئی نجاست اس طرح کی پڑی ہو کہ معلوم نہیں ہوتی جس طرح بیتاب تو سب
طرف سے وضو درست ہے اس واسطے کہ اس کا حکم بہتے پانی کا ہے تو پڑی نجاست پڑے نہ پانی میں ہو تا مگر
جب اس میں نجاست کا رنگ یا بوی یا مزہ معلوم ہو گا تب وہ بھی پاک ہو جاوے گی اور یہی حکم بہتے پانی کا
لکھ چکے اور اب ستمل وضو درست نہیں ہے اور اس عمل کہتے ہیں وضو کر نیوالیکے بدن کے دھوؤں کو

پانچویں فصل کنوئین کے بیان میں

اگر کسی کنوئین میں کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور چھوٹا یا بڑا مر گیا اور پھول گیا خواہ
ریزہ ریزہ ہو گیا او سب آدمی یا پکری یا کتا مر گیا تو ان سب صورتوں میں تمام پانی کنوئین کا

نکالا جائیگا اگر نکال سکیں گے اور جس کو نہیں ہیں نکال سکیں گے اس سے کہ اس میں بڑا سوتا ہو
اس قدر کہ کاپانی نکالا جاتا ہے اور پھر چلا آتا ہے تو اس وقت میں اس قدر پانی نکالیں کہ دوسرا چھو
پانی کا اندازہ معلوم ہو وہ کہ دیوین کہ پہلا پانی سب نکل گیا اور امام محمد رحمہ اللہ نے اس کا
اندازہ دو سو ڈول سے تین سو ڈول تک لکھا ہے تو اگر کوئی کنواں سطح کا ہو اور کوئی آدمی اندازہ
نکال سکے تو دو سو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال ڈالے کنواں پاک ہو جاوے اور اگر کیسے تیرا مرغی یا
بلی ہو یا اس کے مانند کوئی جانور تو چالیس سے ساٹھ ڈول نکالنے کا حکم ہو اور اگر وہ بایا گویا یا اور
مانند اور کوئی جانور کہ تو نہیں سے تیس ڈول تک نکالنے کا حکم ہو یہ اس وقت میں ہے کہ نہ تو پھولا ہو نہ
نہ ریزہ ریزہ ہوئے اور اگر پھولے ہوں یا ریزہ ریزہ تو اس کا حکم دوسرا ہو جو لکھ چکے اور اس
جگہ اس وقت سے مراد ہے کہ نہ چھوٹا ہو نہ بڑا سیانہ ڈول ہو اور اس کا اندازہ یہ کہ ایک صاع
کی برابر ہو مگر مسئلہ کھسی اور بریں اور مچھل اور مینڈک اور مچھلی اور اس کے مانند کہ مرنے سے
پہلے میں بتا رہے ہیں کہ کنواں ناپاک نہیں ہوتا مسئلہ اور کنواں نجاست اگر نیکی کے وقت سے
ناپاک ہوتا ہو اگر اس کے گرنیکا وقت معلوم ہو ورنہ اگر اس کے گرنیکا وقت معلوم نہ ہو تو اس کا
یہ مسئلہ یہ کہ شکار چو بایا کوئی دوسرا جانور کنوئیں سے نکلا تو اگر وہ پھولا نہیں ہے تو جس شخص
اور اس سے وضو غسل کیا ہو وہ ایک سات دن کی نماز دوہرا ہو اور اگر پھولا ہو یا ریزہ ریزہ
ہو تو تین سات دن کی نماز دوہرا ہو اور یہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف
اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جس وقت سے کہ وہ جانور معلوم ہوا اسی وقت کی نماز دوہرا ہو
نہ اس وقت سے کہ وہ پھولا ہو نہ حاجت نہیں ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ اسی وقت چیل یا کسی دوسرے جانور نے ڈالا
یا تو اس کے واسطے ہے کہ پہلا مسئلہ احتیاط کے واسطے ہے اور دوسرا حج کے دفع ہونیکے واسطے

چھٹی فصل چھوٹے کے بیان میں

چھوٹا آدمی اور گھوڑا اور جب کا گوشت کھایا جاتا ہے پاک ہے اور چھوٹا کتے اور خوک اور چار پائے
شکار کر نیوالے کا ناپاک اور چھوٹا بلی اور مرغی کا اور چھوٹا بھری اور ککڑی اور چوہا اور تھن جانور

کہ گھر میں گھسے رہتی ہیں مگر وہ ہزار وجہوں کا گدھے اور چکر کا مشکوک مشکوک کے یہ معنی ہیں کہ تو پاک
کہ سکین اور نہ ناپاک اگر مشکوک پانی کے سولے دوسرے پانی میں موجود ہو تو وہی سے وضو کرے اور تیمم
بھی کرے خواہ وضو کے پہلے خواہ پیچھے اور اگر پانی مکر وہ ہو تو فقط وضو کرے

ساتویں فصل تیمم کے بیان میں

جب کوئی شخص پانی کی قدرت نہ رکھے اس سبب سے کہ اس شخص سے ایک کوس کے فرق پر پانی
ہو گیا اور اسکے پاس پانی ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر اس پانی سے وضو کرے تو آپ یا جانور اس کا
پیاسا ہے یا پانی کے ٹکڑے پر دشمن کا خوف ہے یا کوئی اس طرح کا جانور بیٹھا ہے کہ بیچاڑ کھا
یا کنواں ہے مگر اس کے پاس پانی نکالنے کا اسباب نہیں یا اسکے پاس پانی ہے اور وہ بیچت
نہیں دیتا اور اس کے پاس قیمت موجود نہیں یا ہے اس کے پاس مگر قیمت پانی کی اس قدر ما
ہے کہ اوس میں اس کا بڑا نقصان ہے یا اپنے گھر میں ہے اور پانی بھی موجود ہے مگر اس کو بیماری ہے
اور جانتا ہے کہ اگر وضو غسل کرے تو باری زیادہ ہو دیگی یا جائے کا ایام ہے اور جانتا ہے
کہ اگر وضو غسل کرے تو ضرر کرے گا تو ان سب صورتوں میں تیمم کر لیا خواہ محدث ہو خواہ جب
محدث اسے کہتے ہیں کہ جب وضو ہو اور جنبہ ہے کہ جب کوئی نہانے کی حاجت ہو و ملاصق ہے کہ
تیمم مرد اور عورت دونوں کی واسطے ہے وضو اور غسل کے بدلے میں اگر مرد و کمو حاجت غسل کی ہو
یا ادھکا وضو ہو یا عورتوں کو حاجت غسل کی ہو مے یا ادھکا وضو ہو یا حیض و تقاس سے
صاف ہوئی ہیں اور ان سب کو نیکو پانی کی قدرت نہ ہو اور غرض کے سبب سے جو لکھ چکے تو
اوس وقت میں تیمم کرین اور عیدین اور جنازہ کی نماز کی واسطے اگرچہ پانی موجود ہو لیکن مشیت
ہو اگر وضو کر گیا وہ نماز نہ ملیگی تیمم درست ہے مگر بادشاہ کے تین اور وکی اسکے تین پانچ
ہوتے ہوئے تیمم درست نہیں ہے اس واسطے کہ ان دونوں نماز جانیکی و شہت نہیں ہے لوگ انتظار
رہیں گے اور جمع کی نماز اور وقتی نماز کے فوت ہو چکی و شہت پانی کی قدرت رکھتے ہوئے تیمم درست
نہیں ہے اس واسطے کہ اس کا بدلہ موجود ہے جمع کا بدلہ ظہر اور وقتی کا بدلہ قضا اور صورت اس کی یہ

کہ پہلے نیت کرے تیمم کی اس واسطے کہ نیت میں فرض ہے نہ و نون ہاتھوں کو زمین پاک پر مارے
ایک بار اور مسح کرے تمام منہ کو بال جبے کی گچھ سے ٹھڈی کے نیچے پکھا دریاں کی لہریں دوسرے کان کی
لہر تک تب پھر دوسرے بار و نون ہاتھوں کو مارے اور مسح کرے و نون ہاتھوں کو کہیںون تک اس طرح
کیے پہلے بائیں ہاتھ سے دینے ہاتھ کو مسح کرے تب دینے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو مسح کرے اور اگر دایا
کہیں کوئی عضو باقی ہے تو تیمم درست ہو گا ورنہ یہ کہ اس طرح پر ہاتھوں کو مسح کرے کہ پہلے بائیں
ہاتھ کی واسطے ہنسا اور ہنسا اور ہنسا پہلی سے دینے ہاتھ کی پچھلی کو اوٹھکے پچھلی سے سر انہی پہلی سے مسح
کرے تب دینے ہاتھ کی پچھلی کو پچھلی اور باہر ام سے مسح کرے اور گلیوں کے سر تک اس طرح سے دینے ہاتھ
سے بائیں ہاتھ کو مسح کرے اور تیمم میں بھی میں فرض میں نیت کرے بلا و نون مسح اور و نون ہاتھوں کو مسح
اور فقط و بار ہاتھ یا پچھلی حکم ہو اور و بار کفایت کرتا ہے ایک چپا اوٹھکے پچھلی سے سر انہی پہلی سے مسح
ہو تو نینسری بار ہاتھ یا پچھلی اوٹھکے پچھلی میں مسح کرے اور اگر ایک شخص کو حاجت نہاں ہو چکی ہو اور
وضو بھی ہو تو دو نوٹ کے واسطے ایک تیمم کرنا نیت ہو مگر نیت و نوٹ کے دو نوٹ کرے اور اگر ایک ہی کو دو
نیت کی تو دو سر کا تیمم نہاں مثلاً غسل کی واسطے نیت کی تو وضو کا تیمم نہاں وضو و نون نیت کی تو
غسل کا تیمم نہاں تو مناسبت ہے کہ دو نوٹ کے واسطے نیت کرے مگر تیمم ایک ہی کفایت اور تیمم کو ناز میں پاک کرے
اور جو کچھ کہ زمین کی غس کرے اور پھر تیمم درست ہے جس طرح خاک اور بالو اور پتھر اور ہر حال اور چھ اور چو
اور ہر محیط میں ہے مسئلہ تیمم کرنا پتھر پر درست ہے اگرچہ او سپر گرد بھی ہو اور گرد بھی
اور کچی اینٹ پر تیمم کرنا درست ہے اور جو چیز کہ زمین کی غس سے نہیں ہے او سپر تیمم درست
نہیں جس طرح چاندی اور سونا مگر جب تک کہ یہ سب بھی گلانی ہو وین اور ٹی میں ہی ہو وین
تو تیمم درست ہے مسئلہ اگر کیوں اور جو تیمم درست نہیں ہے اور اگر انہی بھی غبار ہو
تو درست ہے مثلاً ایک شخص نے دیوار کرانی یا کیوں پاؤں اور اسکے منہ اور ہاتھ پر گرد بھی
اور نئے تیمم کی طرح پر منہ اور ہاتھ کو اسی غبار سے مسح کیا تو تیمم درست ہے اور اگر کھ سے
تیمم درست نہیں اور ایک نے مین پر پہلے نجاست تھی اور ایا و کا اثر جاتا رہا اور وہ مین کو گئی

تو او سن میں یکم درست ہوگا اور نماز درست ہوگی اور اگر گپڑ یا یک ہر یا دوسری چیز پڑے
جی ہو تو وہ سن یکم درست ہوگا اور اگر کوئی شخص قہر میں ہے اور پانی نہ پاوے تو
کیا اسے مثلاً ایک قہر ہی ہو کہ اسکو نماز وضو کرنے سے منع ہے یا ایک شخص ہے کہ اسکو
کھانسی ہے کہ اگر وضو کرے تو کھانسی قتل کرونگا تو اس صورت میں تم کہو اور نماز ادا کرے ایک شخص ہے
کہ نماز ادا کرے یا نہ کرے ہو جائے تب نماز کو دوسرا اور اگر قہر ہو تو کھانسی میں اور مان نہ پانی
میں نہ پانی ہو اگر مقدور ہو تو کسی چیز میں پانی یا دھوا کو کھو اور تم کھانسی کے لئے دوا کرو اور اگر دوا نہ ہو
نہ سکے تو ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تب نہ پڑھے بلکہ پانی یا پاک مٹی کی انتظار ہی کرے اور
ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز یونہی مشاہدت پر اشک سے نماز پڑھے اور جب عذر دفع
ہو تو تب نماز دوسرا اور میلہ محیط میں ہو مسئلہ اگر کوئی آدمی طرح کے مکان پر جاوے کہ وہاں تو
پانی ہو اور نہ خاک تمام کچھ ہی مثلاً پانی برسانہ تو اس طرح ہو کہ وضو کرے اور نہ خاک باقی رہی کہ تم کہو
تو کپڑے یا بدن میں کچھ لگا دیو جب سوکھ جائے تب اس سے تم کہو اور اگر کسی کو امید ہو کہ پانی ملیگا
تو مسج سے کہ نماز کی تاخیر کری آخر وقت تک در اگر اول وقت میں تم سے نماز پڑھ لی پھر پانی آیا
اور وقت باقی ہو تو نماز دوسرا اور جبکوشبہ ہو کہ پانی نزدیک ہو تو اسکو ایک تیر کے
پچھٹک پانی ڈھونڈنا واجب ہے اور پچھٹے تیر کا اندازہ تین سو گز سے چار سو گز تک ہے اور ابو
رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت کہ پانی ایسے مکان پر ہو کہ اگر وہاں جاوے اور وضو کرے
تو قافلہ چلا جاوے اور اسکی آنکھ سے غائب ہو جاوے تو اس وقت میں تم درست ہو وہاں
نجا و غرض یہ ہے کہ عاجزی کے وقت میں تم درست ہے اور تم کہنا نماز کے وقت میں
اور وقت ہو نیکی پہلے درست ہے مسئلہ اگر جس وقت بہت سادین جنب کا زخمی ہو گیا
بہت سادین محدث کا زخمی ہو و اور تھوڑا سا اچھا تو اس حالت میں تم کہو اور اسلحہ
بدن کو نہ دھو و اور اگر سب بدن اچھا ہو و اور تھوڑا زخمی تو تمام اچھے بدن کو دھو و
اور نہ تم پر مسح کرو خواہ غسل ہو و خواہ وضو اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنے اور مٹی پر مسح کرنا اگر کھینچ

انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ مسئلہ اور جب تک کہ تمیم باقی ہے ایک ہی تمیم سے فرض اور نفل جو چاہے
سوا کرے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تمیم کو بھی توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہونا بھی تمیم کو توڑتا ہے
مثلاً میاں تھا اور اب آرام ہوا یا جھک میں تھا اب پانی ملا اس کے کام کے موافق یعنی چوتھم
تو وضو کے لائق اور جب ہو غسل کے لائق و اللہ اعلم بالصواب

انھو میں فصل موزوں مسج کرنے کے بیان میں

مسئلہ جو شخص کہ موزہ پہنے ہو اور سپر یا ٹوٹکا دھونا فرض نہیں ہے یا نون دھونے کی جگہ پر
موزہ پہن کر فرض ہے اور اس شخص کو واسطے مسئلہ اور مسج موزیکامحدث کیواسطے ہے جب کیواسطے
زمین پہنے ہو کوئی کہ وضو کرنا چاہے اس سے کہ اسکا وضو ٹوٹا ہے اس کے واسطے مسج موزیکادرست ہے
اور جبکہ تین حاجت نہ مانگی ہے اس کے واسطے مسج موزیکادرست نہیں اور مسج موزیکاماتھ کی طرح لگی ہو
یا برقعہ پہنے ہو اور اس میں کوئی دوسری چیز فرض نہیں اور سنت اور میں سے کہ یا ٹوٹکی اور ٹکڑے کے سر سے
شروع کرے اور پٹائی نہ کیچے لٹکاے اور مسج کو وقت ہاتھ کی اور لگی ہو کھلی کے سمتی کے اور جب
اس میں سے کہ اور لگی ہو کھلی کا خاص موزہ پہننا ہے جو وہ صورت اس کی ہے کہ سر کا مسج کرے کہ دو سر پانی سے
ہاتھ کو تر کر کے دھوے ہاتھ کی اور لگی ہو کھلی کو دھوے یا ٹوٹکے موزہ پہن کرے اور یا میں ہاتھ کی اور لگی ہو کو
یا میں یا ٹوٹکے موزہ پہن کرے اور دونوں ہاتھوں کے میں یا ٹوٹکی اور لگی ہو کھلی کی پٹائی نہ کیچے اور لگی ہو کو
کھلی کے اور مسج کیا کرتا ہے دو تین بار سنت نہیں اور موزہ کی اوپر کی طرف مسج کرے تو کوئی طرف
نکھے اور موزہ اس طرح کا ہو کہ ٹخنوں کو چھپاے اور اگر موزہ کا منہ کشادہ ہو اس طرح پر کہ اوپر
یا نون نظر پڑے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن جب یا ٹوٹکی تین اور لگی ہو لگی ہو موافق ٹخنوں کا تھوڑا دوس
موزہ پہن کر درست نہیں ہے اور جرموق پر بھی مسج درست ہے اگر چہ کچا ہو اور جرموق اس کو کہتے ہیں جو
موزہ کی اوپر پہنا جائے اس واسطے کہ موزہ نجاست اور کچھ کے لگنے سے بچا رہے اور پائتاں پر بھی نجاست نہ
ہو کہ بغیر بانٹھے پٹائی پر کھڑا رہے اور گرنے پڑے مسج درست ہے اور مسج موزہ کی تہ درست ہو گا کہ
جب شے کے وقت پور وضو پہنا ہو گا کہ ہر نیچے وقت پورا وضو نہ ہو مثلاً ایک شخص نے پہلے یا نون

دھویا اور موزہ پہنا تباقی بدن کو دھویا تو وضو پورا نہوا اور مسج درست ہو گا کیونکہ حدیث کے وقت میں پورا وضو پایا گیا ہر نیچے وقت میں پورا وضو ہونا شرط نہیں ہے کہ پورا وضو کر لیت موزہ پہننا اور مسج کی مدت تنظیم کرنا ایک بات دن ہر اور مسافر کو بیسٹے تین بات دن جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے **يُسَبِّحُ الْمُقَدِّمُ مِائَةً وَكَلِمَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثَةً أَبَا وَقَلِيلًا إِلَيْهَا كَسَمْعِي هُنَّ كَمَسْجِدٍ كَرِيْمٍ** اور مسافر تین بات دن اور مدت مسج کی حدیث آئی ہے وقت سے شمار کیا جاتا تھا ایک شخص نے فجر کے وقت وضو کیا اور موزہ پہنا اور اس کا وضو ظہر کے وقت تک ہا اور اس وضو ظہر چھی اور بعد ظہر کے اس کا وضو ٹوٹا تو دوسرے روز کے ظہر تک اس کی مدت مسج اور جب مسج کی تمام ہوئی اور اس کا وضو سبب پانچون دھونا فرض ہو گا فقط پانچون کو دھونا تمام وضو کرنا ضرور نہیں بلکہ مسج پر عورت مرد دونوں کی بیسٹے ہر اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے مسج کو بھی توڑتی ہے اور موزہ کا اتارنا خواہ دونوں اتارنا خواہ ایک ہی اور مدت کا تمام ہونا مسج کو توڑنا ہی اور دونوں پانچون بھی دھونا فرض کرتا ہے یعنی اگر وضو ٹوٹا اور موزہ نہیں اتارنا ہی خواہ مدت تمام نہیں ہوئی ہے تو اس صورت میں وضو کرے اور مسج کرے موزہ نہی اور اگر موزہ اتارنا یا مدت تمام ہوئی تو اس صورت میں اگرچہ وضو ہو گا مگر دونوں پانچون کا دھونا فرض ہو گا فقط پانچون دھو گیا تمام وضو مرد و ہر ہو گیا اور اسی طرح اگر بانی گیا دونوں سوڑ خواہ ایک ہی اندر اس قدر کہ تمام پانچون دھو گیا خواہ بڑا حصہ یا نوکھا تر پورا تو وہی حکم ہی یعنی دونوں پانچون دھو کر اور سبب اس حکم کا یاد رکھنا کہ اگر ایک موزہ اتارنا خواہ ایک ہی موزہ میں پانی گیا اور سب پانچون خواہ بڑا حصہ یا نوکھا دھولیا تو ان صورتوں میں دونوں پانچون دھو گیا اور اگر موزہ میں پانی گیا اور اس کا پانچون تر مواتین اور گلیوں برابر یا کم اور اس تو اس صورت میں مسج پائل نہو گا اور یہی محیط میں لکھا ہے اور بڑا حصہ یا نوکھا پٹلی کی طرف باہر نکالنا بھی حکم موزہ اتارنا نہو گا اور جو موزہ کہ پانچون کی چھوٹی تین اور گلیوں کے موافق پچھٹا ہو تو اس پر مسج درست نہیں ہے اور اگر کم پچھٹا ہو تو درست ہے اور اگر اسی طرح پچھٹا ہو کہ اسی میں چھوٹی تین اور گلی پانچون کے ڈالنے سے جاو مگر اس سے اس قدر پانچون بغیر کھولے کھانے سے تو اس پر مسج جائز ہے

اور اگر اس طرح پر پھٹا ہو کہ ہر وقت بند رہے مگر علیحدہ وقت کھلے اور اس قدر اپنے تین انگلی کے برابر تو اوپر
سج جائے نہیں ہے اور اگر ایک مغز میں بہت جگہ پھٹا ہو کہ مرجع کرنے سے تین انگلی کے موافق پھر سے
تو اوپر مسیح درست نہیں اور اگر دونوں کوڑھٹے ہو دیں اور دونوں کو جمع کر کے اس قدر ٹھہری تو مسیح
درست ہے ایک سوز کا پھٹنا اس قدر مسیح کو مرنے کی بنا ہے اور غامہ بر اور ٹوپی اور برف اور دستانہ پر مسیح درست نہیں ہے

نویں فصل کھٹی اور زخم بر مسیح کرنے کے بیان میں

مسئلہ مسیح کرنا کھٹی پر جو ٹوٹے عضو پر باندھی جاتی ہے درست ہے اور اگر کھٹی جھپکے ہوئی کے پہلو کر ٹپڑی تو
مسیح ٹال ہوگا اور اگر زخم جھپکے ہوئی کے بعد کھٹی گئی ہے تو اس مقام کا دھونا فرض ہوگا پھر اگر اس کا عضو
ہوگا تو فقط اوس مقام کو دھوئے اور درست مقام کا دھونا ضرور نہیں ہے اگر مسیح کرنا کھٹی پر بھی ضرر کرے تو
اوس کا ترک کرنا جائز ہے اور اگر ضرر نہ کرے تو مسیح ترک کرنا جائز نہیں ہے اور بعض کچھ شرط یہ ہیں کہ کھٹی
طہارت کے وقت باندھی ہوگا اگر چہ یہ طہارت باندھی ہو مسیح درست ہے خواہ محدث ہو کہ خواہ
جنب مثلا ایک شخص غسل کرنا ہے جنابت کا اور اوس کے ہاتھ میں کھٹی بندھی ہے اور مسیح کرنا ہو یا نہ
کھٹی پر تو جائز ہے مسیح کرنا اور یہی محیط ہے مسئلہ اور مسیح کھٹی پر اوس وقت درست ہے کہ اوس
عضو پر مسیح نہ کر کے خلاصہ یہ ہے کہ اگر اوس عضو کے دھونے سے ضرر ہو تو مسیح کرے عضو پر اور اگر عضو
بھی نہ کر سکے اس سب سے کہ اوس کو پانی ضرر کرے یا کھٹی بندھی ہوگا اور اوس کا کھانا ضرر کرے تو
کھٹی مسیح کرے اور جس وقت کہ سب عضو پر مسیح کرے تو اوس وقت کھٹی مسیح درست نہیں مسئلہ
اور جب کسی کا بدن پھٹا ہوگا اور اوس کے دھونے سے عاجز ہوئے تو اوپر پانی ڈھکاؤ اور اگر پانی
بھی ڈھاتے نہ سکے تو مسیح کرے اور اگر مسیح بھی نہ کر سکے تو اوس کے گرد دیگر کو دھوگا و اوس کو چھوڑے گا اور
کسی کا ہاتھ پھٹا ہوگا اور وہ وضو سے عاجز ہوگا تو کسی سے مدد چاہے کہ وہ وضو کر دیوے اور اگر
مدد چاہے اور تمیم کرے تو جائز ہے اور جب کسی نے پائون کی بوائی پر دوائی لگائی تو وہ اوس
دوائی پر پانی ڈھاوے اور جب پانی ڈھا چکا دوا پر تپے و اگر ٹپڑی تو اگر خچے ہوئے سے دوا کرے
تو اوس مقام کو دھوگا اور اگر بغیر خچے ہوئے دوا کرے تو نہ دھوے اور جب کسی شخص نے

فصل اول اور اوپر کی رگی اور پٹی باندھی تو اگر وہ تھن بغیر دوسرے کی مدد کے آپ ہی پٹی کھولے
اور باندھنے کا پٹی تو پٹی کھولے اور گدی میں چرخ کے پٹی پر باندھو گا اور اگر بغیر دوسرے کی مدد کے
کھولنے باندھنے نہیں سکتا ہے تو اوپر سے پٹی پر چرخ کرے اور اگر پٹی کھولنا اور پٹی کے نیچے جو اچھا
بدن ہے اسکا دھونا زخم کو ضرر کرے تو پٹی پر چرخ جائز ہے اور اگر ضرر نہ کرے تو پٹی کو کھولے اور اچھی
پان کو دھوے اور گدی پر چرخ کرے اور اگر پٹی کا کھولنا ضرر کرے مگر اسکا اوٹھالنا زخم کی جگہ
سے زخم کو ضرر کرے تو پٹی کو کھولے اور اس جگہ سے نہ اوٹھالے اور پٹی کے نیچے جو اچھا بدن ہے
اسکو زخم کی جگہ تک دھو کر پٹی کو باندھے اور زخم کی جگہ پر چرخ کرے اور اگر اسکا کھولنا
باندھنا مشکل ہو جیسا کہ ہم لکھ چکے تو پٹی پر چرخ کرے اور اس صورت میں جو بدن کے اچھا
کھولنے کی طرف پٹی کی گرے کے نیچے اسکا دھونا بھی ضرور نہیں ہے اور سپر بھی مسح کفایت کرتا ہے
اس واسطے کہ اگر اس طرف دھو دیکھا تو پٹی تر ہوگی اور اسکی تری منہ کی جگہ پر پہنچے گی
اور نکستی اور پٹی کے مسح میں یہ شرط ہے کہ تمام نکستی اور پٹی پر مسح کرے اور جب پٹی یا نکستی پر مسح کیا
پھر اسکو کھولا اور اوٹھالیا اس مقام سے اور پھر باندھا تو مناسب ہے کہ مسح بھی پھر کرے اور اگر
نکستیا تو مضائقہ بھی نہیں ہے اور اگر پٹی یا نکستی زخم سے گر پڑے اور دوسری پٹی یا نکستی اس سے بدلی
تو بہتر ہے کہ مسح بھی پھر کرے اور اگر نکستیا تو مضائقہ بھی نہیں ہے اور تین بار اوپر مسح کرنا کچھ
شرط بھی نہیں ہے بلکہ ایک ہی بار کفایت کرتا ہے اور اس کے واسطے کچھ مدت میں تصریح ہو

دسویں فصل حیض اور نفاس اور استحاضہ اور سفید ریان میں

مسئلہ حیض وہ خون ہے کہ عورت بالغ کر جم و بغیر درد و بچہ اور وہ عورت سن یا اس کو نہ پہنچی ہو
اور کیا بیان ماہانہ کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عورت بالغ کے یہ معنی ہیں کہ وہ عورت نو برس کی ہو
اور اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی خون دیکھے تو وہ حیض نہیں نکلا چھ برس کی لڑکی یا سات برس کی خون دیکھے تو وہ
حیض نہیں بلکہ بیماری ہے اور جتنے برس کی لڑکی یا خون دیکھتا ہے وہ حیض اور وہ بالغ ہوئی مسئلہ

اور جو زنانہ رحم سے نہ ہو تو وہ حیض ہی نہیں ہے اور اسی طرح جو خون کہ رحم سے مرض کی سبب ہو اور
 مثلاً درود ہو تو وہ بھی حیض نہیں ہے اور مرض کا نام مقرر کیا ہو یا یا سنک ساورس یا یاہ کا اندازہ ہو کہ
 عورت ساٹھ برس کی ہو پھر اگر سن یا یا سن کے بعد کچھ دیکھے تو وہ حیض نہیں ہے مگر جب سیاہ رنگ خون یا خوب
 سرخ رنگ خون دیکھے گی تب وہ بھی حیض ہو گا اور اگر زرد یا سنبلہ رنگی رنگ خون دیکھے گی تو وہ شکار
 ہے اور بہت کم مدت حیض کی تین دن اور اسکی رات بچا سکے یہ معنی ہیں کہ تین دن کے گزرتے ہیں جرات
 آئی ہو تو اور یہ معنی نہیں ہیں کہ تین ہی رات اور تین ہی روز ہو دیں مثلاً ایک عورت نے شنبہ کی فجر کو
 خون دیکھا اور دو شنبہ کے روز آفتاب و تہ وقت خون موقوف ہوا اور اوہیں تین دن اور دو روزی
 رات ٹھہری تو حیض ہے اور بہت زیادہ مدت و سکی مدت ان میں جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا **أَقْلُ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَأَكْثُهَا سِتَّةٌ أَيَّامٌ** کم سے کم تین دن شنبہ آفتاب
 اسکے معنی یہ ہیں کہ بہت کم مدت حیض کی عورت کیلئے خواہ مرد نہ دیکھی ہو و خواہ مرد دیکھی ہو و تین روز
 او سکی رات اور بہت زیادہ مدت حیض کی دس روز طبع نہیں پاک ہو نیکو طہر کرتی ہیں اور بہت کم مدت
 طہر کی پندرہ روز ہیں اور زیادہ کی چوبیس دن اور طہر کرتی ہیں اس کی کو کہ عورت دو حیض کے بیچ میں
 دیکھے مثلاً ایک عورت نے رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دسویں کو وہ صاف
 ہوئی اور پھر شوال کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا تو یہ چوبیس روز دو حیض کے درمیان میں گزرے
 ہیں اسکو طہر کہتے ہیں مسئلہ حیض الی عورت حیض کی مدت میں جس رنگ کا خون دیکھے سو اس
 سفیدی خالص کے تو وہ حیض ہے اور حیض کے خون کے چھ رنگ ہیں سنبلہ اور سیاہ اور زرد اور
 سبز اور تیرہ رنگ اور مٹی کے رنگ تیرہ او سکو کہتے ہیں کہ سفیدی اٹل ہو و او سکی رنگ
 او سکو کہتے ہیں کہ سیاہی اٹل ہو و مسئلہ حیض کی مدت میں جو خون کے بیچ میں جو پاکی دیکھے
 تو وہ بھی حیض ہیں داخل ہے مثلاً ایک عورت کی عادت ہے کہ او سکو چھ روز حیض ہوتا ہے
 اور او سنے دو روز خون دیکھا اور دو روز پاک ہی تب پھر دو روز خون دیکھا تو وہ دو روز
 بیچ میں پاک رہی ہے وہ دو روز بھی حیض میں داخل ہیں اور او سکو طہر متکمل کہتے ہیں اور حیض کا

یہ حکم ہے کہ عورت حیض والی نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے مگر حیضات ہو ورنہ جب غسل روزہ نماز نہ کرے کہ عورت حیض والی نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے اور جو نماز اس حالت میں قضا ہوئی ہو اسکی قضا نہ پڑھے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جب مہتر آدم صلوات اللہ علیہ اور خواہ راضی اللہ تعالیٰ عنہما جہان میں آئے تب جو نماز پڑھیں کہ حیض نہ کیا اور جو نے بہشت میں جہنم نہ کیا تھا اور جب خواہ کو نمازین حیض آیت جو نے مہتر آدم صلوات اللہ علیہ سے پوچھا کہ نماز ادا کروں یا نہیں مہتر آدم نے مہتر جبریل سے پوچھا مہتر جبریل نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا حکم ہوا کہ نماز ادا کرے بعد چکر ورنہ پھر حیض آیت جو نے مہتر آدم سے پوچھا کہ روزہ رکھوں یا نہیں مہتر آدم نے کہا روزہ مست کھو پھر جب خواہ حیض سے پاک ہوئیں تب مہتر جبریل نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا حکم ہوا کہ نماز کو چھوڑنے سے روک دیا تھا تب مہتر آدم نے مناجات کی کہ بارخدا یا نماز میں تو قضا کا حکم نہ دیا جواب آیا کہ نماز کو چھوڑنے سے روک دیا تھا کہ مست پڑھے پھر اسکی قضا بھی نہ پڑھے اور روزہ کو توڑے کہ اسکا مست کھو پھر اسکی قضا بھی نہ کرے اور عورت مسجد میں جاکو اور طواف کعبے کا لکڑے اور اس عورت کے بدن سے جو اذائے نیچے سے ناف سے لیکر زانو تک فائدہ لینا مرد کو حرام ہے اور بوسہ لینا اور جو بدن کے ازار کے اوپر ہے اسکا چھونا حلال مسئلہ شوہر کے تئیں اپنی عورت سے اور مولے کے تئیں اپنی لونڈی کو حیض کی رسالت میں جلع کرنا حرام ہے اور جو شخص کہ حلال بنے تو وہ کافر ہو و مسئلہ اگر کسی شخص کے تئیں غلطی سے یا نادانی میں سبب جس کے حیض کی حالت میں اپنی عورت سے اتفاق جامع کا پڑا تو واجب ہے اسپر کہ رات دن استغفار کرے اور سبب ہے کہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ دیوے اسکا کفارہ اور عورت حیض والی قرآن نہ پڑھے جنب اور نفاس کی طرح خلاف محدث کے کہ وہ قرآن بغیر چھوئے پڑھے اور عورت جائز و نفاس و قرآن بھی نہ چھوئے محدث اور جنب کی طرح مگر جزو دان میں ہو تو تھے چاروں چھوئیں یعنی محدث اور جنب اور نفاس اور نفاس محدث اور جنب کے معنی تو لکھ چکے ہیں اور جائز اس عورت کو کہتے ہیں جو حیض میں ہو اور نفاس ادا نہ کرے کہتے ہیں جو نفاس میں ہو اور نفاس کا بیان ہے

لکھتے ہیں انتشار اندھا قال اور کمر و سبب قرآن شریف کا چھوٹا اور سبب سے تین اسٹین سے اور
 نفاس نہ خواہ ہے کہ لڑکا پیا ہونیکے بعد آئے اور اس کے یک مدت کی حد نہ میری ہے اور اس کی
 بہت زیادہ مدت کی حد چالیس روز ہیں اور اگر چہ روز ایک پیا ہو میں ایک پہلے اور ایک
 تیچھے تو پہلے لڑکے پیا ہونیکے بعد سے نفاس اور اگر غل کر پٹے اور بضا عضواہ سکا بنا
 ہو تو وہ بھی لڑکا ہے اور وہ عورت کسی نہ سائے اور حقیقت نفاس کا ایک ہی حکم ہو جیسا کہ
 لکھ چکے ہیں بعض کہ واسطے و سبب نفاس کہ واسطے بھی ہے اور جس عورت کا خون موقوف ہوا
 حقیقت اور نفاس کی ٹری سرکھا ہے یعنی دس روز کے بعد موقوف ہوا اور چالیس روز کے بعد
 نفاس موقوف ہوا تو اس عورت سوسل کہ پہلے جماع درست ہو اور جو عورت دس روز کم میں
 حیض کھاتی ہے اور چالیس روز سے کم ہر نفاس سے صاف ہوئی تو اس عورت کے غسل کے پہلے جماع درست نہیں ہے
 مگر چالیس روز کے بعد کہ وہ روز چالیس سے کم ہو تو اس کے بعد کہ وہ روز چالیس سے کم ہو تو اس کے بعد
 وہ عورت اگر چالیس روز سے کم ہو تو اس کے بعد کہ وہ روز چالیس سے کم ہو تو اس کے بعد کہ وہ روز چالیس سے کم ہو تو اس کے بعد
 ہوئے دس روز سے کم ہر نفاس میں یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ یا نو روز میں اور اس کی
 عادت سے کم ہوئے مثلاً اس کی عادت تھی ٹھیک وقت اور یہ خون موقوف ہوا دوپہر کے وقت
 تو اس عورت میں واجب ہو کہ غسل میں دیر کرے نماز کے آخر وقت تک اس واسطے کہ شاید
 پھر خون آجائے کیونکہ اس کی عادت نے پہلے موقوف ہوا اور اتنی دیر نہ کرے کہ وقت مکروہ
 ہو جائے بلکہ وقت تک نہ دیر کرے اور اگر وقت نماز پانچ کا ہوئے غسل کر کے نماز
 پڑھے ایسا کرے کہ نماز فوت ہو جائے مسئلہ اگر ایک عورت لڑکا جنی اور دس روز یا زیادہ
 میں پاک ہوئی تو اس کا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے اور روزہ رکھے اور منتظر نہ رہے کہ چالیس روز
 گزرے اور جو بعض عورتیں چالیس روز سے کم میں پاک ہوتی ہیں اور نماز نہیں پڑھتی
 ہیں جب تک کہ چالیس روز نہیں گزرتے ہیں یہ اوکھی نہایت غلطی ہے ایسا ہرگز نہ کیا
 چاہیے مسئلہ اور جو خون کہ حیض کی کم مدت یعنی تین روز سے کم میں بند ہو یا اس کی ٹری

یعنی دس روز سے زیادہ ہوئے یا نفاس چالیس دن روئے سے زیادہ ہوئے یا حاملہ عورت خون دیکھے تو یہ سب استحاضہ ہے یا جو عادت کر اور سنے حیض اور نفاس کی پہچان کچھ ہے اور سب زیادہ ہو تو وہ بھی استحاضہ ہے مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی سات روز تھی اور دس دن بارہ روز خون دیکھا تو یہ پانچ روز جو سات روز کے بعد ہیں استحاضہ ہے اور وہ سات روز حیض اور ایک عورت ہو کہ اس کی عادت نفاس کی تیس روز تھی اور اس نے پچاس روز خون دیکھا تو یہ بیس روز جو تیس روز کے بعد ہیں استحاضہ ہے اور وہ تیس روز نفاس ہے اور یہ حکم معتادہ کی واسطے ہے معتادہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کے تین حیض اور نفاس ہوا ہو اور جو عورت ایسی ہے کہ اس کو کبھی حیض اور نفاس نہیں ہوا تھا اور وہ بالغ ہوئی تو استحاضہ ہی یعنی اس کا خون زیادہ روز تک جاری رہا تو اس کے واسطے حیض ہر مہینے سے دس روز ہیں اور جو خون دس روز سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے اور نفاس اس کے واسطے چالیس روز ہے اور باقی روز جو چالیس سے زیادہ ہیں وہ استحاضہ ہے اور استحاضہ کا یہ حکم ہے کہ جس عورت کو استحاضہ ہو وہ نماز پڑھے اور وہ روزہ رکھے اور اس کا شوہر جماع کے مسئلہ عورت استحاضہ والی اور جس شخص کے زخم ہو اس طرح کا کہ اس میں سے خون یا پیپ بہی جاوے یا کسی شخص کے پیشاب بہا جاوے یا ناک سے خون بہا جاوے اس کے شکم سے براختیار ہوا چل جاوے اور اس کو قدرت ضبط کا شوہر یا اس طرح کا دوسرا آزار ہو تو ان کا یہ حکم ہے کہ یہ سب ہر نماز کو وقت میں وضو کریں اور اتنا وضو فرض نفل جو چاہیں سوا اگرین جب تک کہ وقت نماز کا باقی ہو ان سب کو نماز وضو بھی باقی ہے اور جب وقت گزر جائے ان سب کو نماز وضو بھی ٹوٹ جائے دوسری جو نماز آئے والی ہے اس کے واسطے دوسرا وضو کریں اور ان سب کو نماز وضو وقت کے جانے سے ٹوٹتا ہے اور وقت کے آنے سے نہیں یعنی اگر ظہر کے وقت آئے کے پہلے معذور نہ وضو کیا اور وضو کے بعد ظہر کا وقت آیا تو اس کا وضو نہ ٹوٹا اور اگر ظہر کے وقت میں وضو کیا اور ظہر کا وقت عاتار ہوا تو اس کا وضو بھی جاتا رہا اور ایسے آدمی کو معذور کہتے ہیں اور یہ کوئی خیال کر نہ کہ اس کا

وضو وقت جانیکے پہلے ٹوٹتا ہے نہیں اس کو یہ معنی ہیں کہ معذور کا وضو اس عذر کے سبب سے جو رکھتا ہے نہیں ٹوٹتا جب تک کہ وقت باقی ہے اور دوسری چیز سے ٹوٹتا چاہے مثلاً ایک شخص کے زخم سے خون جاری ہے اور اس نے وضو کیا تو جب تک کہ وقت باقی ہو اس خن بہنے سے وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر دوسری چیز وضو کی توڑنی والی آویگی مثلاً ہوا وغیرہ تو اس کا وضو ٹوٹے گا اگر یہ وقت باقی رہے گا اور عذر کی ثابت ہو نیکی حد یہ ہے کہ وہ عذر یعنی استحاضہ خواہ ہوا وغیرہ ایک وقت نماز کا تمام لے لیوے اس قدر کہ تمام وقت میں وضو اور نماز کی وہ شخص فصحت نیٹا ہے اور عذر کے باقی رہنے کی یہ شرط ہے کہ ہر وقت پایا جاوے اور جب ایک وقت نماز کا اس حدت سے خالی گذرے تو وہ شخص عذر سے باہر آئے وہ معذور میں داخل ہوگا اور اگر ایک شخص کے تین ایک نماز کے بیچ وقت میں کوئی حدت جس طرح سے ہو یا خون زخم کا یا ناک کا یا دوسرے کوئی آوے اور وہ حدت جاری ہو جاوے تو وہ شخص توقف کئے اور انتظار کرے کہ وہ حدت موقوف ہو جائے یا نہیں اور اگر وہ حدت موقوف نہ ہو اور نماز کا وقت آخر ہونے لگے تب اوسی حدت کی حالت میں وضو کے نماز ادا کرے پھر اگر وہ حدت دوسری نماز کے وقت کو بھی لے لیوے تو وہ شخص معذور میں داخل ہو و اور وہ نماز جو اس نے پڑھی تھی وہ درست ہوئی اور اگر دوسری نماز کے وقت کو نہ لیا اور حدت موقوف ہو تو اس شخص کا عذر ثابت نہوا اس نماز کو دوبارہ اس واسطے کہ وہ حدت آدھے ہی وقت تک رہا اور عذر ثابت ہو نیکی یہ شرط نکلمہ چکے ہیں کہ ایک وقت نماز کا تمام لے لیوے اور یہاں اوس شخص کو بیچ وقت میں حدت ہو اتھا اور دوسرے وقت کو نہ لیا تو اس صورت میں آدھا ہی وقت ٹھہرا اس سبب سے وہ شخص معذور نہوا خلاصہ یہ کہ اگر کسی کے ہر وقت پیشاب جاری رہے یا زخم سے خون جاری ہو یا عورت کو استحاضہ ہو یا کسی کی ناک میں خن جاری رہے یا کسی کے پیشاب کے مقام سے خون یا پیپ جاری رہے یا دوسرے کوئی حدت میں گرفتار ہو تو وہ شخص نماز اوس حالت میں پڑھ کر پانچ وقت نماز تیارہ وضو کیا کرے فائدہ بغیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکہ عورت غرض الی نہ نماز کے

وقت میں شتر دفع استغفر اللہ کے تو اللہ تعالیٰ ہزار رکعت کا ثواب دیوے اور شتر گناہ اوسکے
نخنشے اور شتر درجہ بہشت میں دیوے اور شتر تقیہ کی لفظ کے ہر حرف کے عین میں ایک نو دیوے
اور جتنے بال کہ اوسکے بدن میں ہیں ہر بال کے شمار کے برابر ثواب حج اور عمرہ کا لکھ اور
جب حیض سے پاک ہووے اور غسل کئے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد
تین بار قل هو اللہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اوسکے تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ گزرے ہوئے نخنشے
اور دوسرے حیض تک اوس پر گناہ نہ لکھے اور وہ عورت شتر شہید کا ثواب پائے اور شتر میں
اوس عورت کے واسطے محل درست کریں اور اوسکے سر میں عتقہ بال عین ہر بال پیچھے اوس
عورت کے تین ایک نور دیوے اور اگر دوسرے حیض کے پہلے مرے تو شہید مری ہووے فائدہ
مستحب ہے حیض والی عورت پر کہ ہر نماز کے وقت میں وضو کرے اور سبحان اللہ کہائے اس قدر کہ
کہ اوس قدر دیر میں اگر نماز پڑھتی تو پڑھ جائیگی مہینہ فائدہ ہے کہ اوس عورت نماز کی عادت نجاتی رہے

اگر کسی عورت میں نجاست کے پاک کرنے کا بیان

جو نجاست کہ تندر ہے یعنی خشک ہونے کے بعد نشان معلوم ہوتا ہے جس طرح خون وغیرہ ہے
تو اوس نجاست سے نمازی کا بدن اور جانماز اور کپڑا پاک ہوتا ہے پانی کے دھونے سے اور
اوس چیز کے دھونے سے جو بہنی والی اور پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اوسکے دھونے سے
جو کچھ لگا ہووے تو چھوٹ جاوے جس طرح پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اوسکے دھونے
سے جو کچھ لگا ہووے جس طرح سر کہ اور گلاب وغیرہ ہے اور پاک ہوتا ہے دھونے سے جب کہ
اوس نجاست کا نشان مٹ جاوے جیساں طرح کی نجاست ہووے کہ اوس کا داغ چھوٹا یا پانی
سے بغیر صابون کے شکل ہووے جس طرح سے مینہ می کا رنگ یا تیل یا پاکی ملا ہووے یا دوسری
چیز اس طرح کی لگی ہووے تو اس صورت میں فقط تین بار دھونا کفایت کرتا ہے اگرچہ داغ نہ چھوٹے
کیونکہ دھونے میں اصل ناپاکی نکل گئی اگرچہ داغ رہ گیا تو کیا مضائقہ اور وہ جو بہنی اور پیریاں کہ
جو چیز بہنی والی اور پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اوسکے دھونے سے جو کچھ لگا ہووے تو چھوٹ

اور صاحب شریعت و قایم بھی یہی قول ہے اور قاضی مختصر شافعی میں بھی یہی مسئلہ اور جس طرح لوگ کھانے کو
 حرام ہے اور کھانا پینا اور گوشت نجاست غلیظہ جس طرح کہ ہمارا اور بتی اور چہ با وغیرہ اور مرغی کھانا
 اور بطور کھانے غلیظہ ہے اگرچہ انکا گوشت حلال ہے مسئلہ اور خفیہ کہتے ہیں کہ ناپاک کو گھوڑے کا
 پیشاب اور کھانے کا گوشت حلال ہے اس بات کو کھانا پینا جس طرح گائے اور بکری اور اونٹ وغیرہ
 اور پھال اور چڑیوں کا بھی کھانا گوشت حرام ہے جس طرح باز وغیرہ خفیہ ہے مسئلہ اور پھال اور
 چڑیوں کی کھانا گوشت حلال ہے تو وہ اگرچہ پھال میں بد بو آتی ہونا پاک ہے جس طرح پھال مرغی اور
 بطور کی جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں مسئلہ اور کبوتر اور تیر اور مور اور گورٹہ وغیرہ کھانا پاک ہے
 مسئلہ اور نجاست غلیظہ سے درم شرعی کے موافق معاف ہے اور اگر درم شرعی سے زیادہ
 ہو تو نہیں یعنی اگر نجاست غلیظہ درم شرعی کے برابر لگی ہو تو اور نماز پڑھ لیو تو معاف ہے
 اور زیادہ میں نہیں معاف اور درم شرعی کا اندازہ تھیلی کے غار برابر ہو یعنی تھیلی جب کتنا
 کرے اور پانی لیو تب جانتا پانی ٹھہر رہا ہو ہی غار تھیلی کا ہے مسئلہ اور نجاست خفیہ کپڑے
 کے چوتھے حصے سے کم تک معاف ہے اور جب کپڑا چوتھا حصہ پورا ناپاک ہو تو تب نہیں یعنی
 جب تک کپڑا ناپاک ہے چوتھے حصے سے کم تب تک نماز اس کپڑے سے درست ہے اور جب
 چوتھا حصہ پورا ناپاک ہو تب نماز درست نہیں مسئلہ اور مچھلی کا خون ناپاک نہیں ہے مسئلہ
 اور گدھے اور خچر کا کھانا پاک چیز کو ناپاک نہیں کرتا ہے اس واسطے کہ وہ مشکوک ہے اور
 پاک چیز کی پاک شک سے نہیں جاتی مسئلہ اور پیشاب کرتے وقت جو سونے کی نوک برابر
 چھینٹ پڑے تو وہ کچھ خیر نہیں ہے مسئلہ اور جس کپڑے کا استر ناپاک ہو تو اس کے ابر سے پر
 نماز درست ہے مسئلہ اور جس کپڑے کا ایک کٹہہ ناپاک ہو تو اس کے دوسرے کنارے پر نماز
 درست ہے خواہ اس کے ایک کٹہے کے بلایے سے دوسرے کنارہ ملے خواہ شہلے کیونکہ وہ بچھو ہوا ہے جس کے
 یہ مسئلہ قاضی مختصر شافعی میں ہے اور بھی شریعت و قایم میں بھی ہے مسئلہ اور اگر ایک کپڑا پاک ہو تو اس میں ایک
 بھینکا ہو اچھا یا گیا ہو اور اس ناپاک کپڑے کی ایسی ایک کپڑے میں لگی ہو تو اس قدر نجی نہ آئی ہو

کہ چوڑے سے نہ بچھڑے تو اس پاک کپڑے کے اوپر نماز درست ہو اور اگر ایک کپڑا ایک بھیگا ہو اس کو
مکان پر جو مٹی اور گوبر سے لپیا ہے رکھا گیا تو اس کپڑے پر نماز درست ہو اور اگر کسی شخص کے کپڑے
ایک کنارہ ناپاک ہو گیا اور اس شخص کو سہو ہوا اور اس شخص نے کوئی کنارہ اس کپڑے کا
بغیر ٹھہرائے ہوئے دھو ڈالا تو وہ کپڑا پاک ہے کیونکہ اس شخص کی طرح مثلاً ایک شخص نے گیہوں پر
گدھ دلوڑی چلائے اور گدھے نے اس پر پیشاب کیا اور اس گیہوں کے دو حصے ہو کر اُن میں
گیہوں کے مالک نے وہ شخص پہنے دونوں شخصوں نے اپنا اپنا حصہ لے لیا مثلاً دو من بنما ایک ایک من
لے لیا تو اس صورت میں دونوں حصے پاک ہیں اس واسطے کہ احتمال ہے دونوں کے تئیں کہ دوسرے
حصے میں نجاست ہوگی یا اس میں سے کچھ فقیر کو دیا تو اس صورت میں بھی سب پاک ہے
اس واسطے کہ احتمال ہے کہ نجاست اس میں گئی اور اس پاکی کا اعتبار ضرورت کی واسطے ہے تاکہ حرج نہ ہو

تیرھویں فصل استبر اور استنجا اور استنقا کی بیان میں

پیشاب کے بعد تین بار کھٹکاری اور اس عضو کی خشکے پاس سے نرم نرم تین بار دھوئے گلیے کی
پیتھان کی طرح اور اس عضو کے سوراخ کو زمین یا کھنچ مسجھ کر جو پیشاب باقی ہو وہ
نکال دیا اور گانچ لیکر ٹھلے مسئلہ اور شرح اور امین قنار و حجت سے لکھا ہے کہ مناسب ہے وضو
کرنا یا لیکر ٹھلنے کے بعد استنجا کرنا اس واسطے کہ شاید اس کے پیشاب کو مکان سے کچھ نکال کر تو ہمچہ وضو
دوہرانیکا تہاج ہو و مسئلہ اور اس ٹھلنے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ چار سو قدم ٹھلے اور
بعض کہتے ہیں کہ تیر سو قدم اور بعض دس قدم اور بعض کہتے ہیں کہ جتنے برسکی اسکی عمر ہو گا وقتے قدم اور
بعض کہتے ہیں کہ زمین پر پانچوں مارا کر کھٹکاری اور دھوئے یا نو تکو یا تین یا نو تین اور یا تین
یا نو تک دھوئے یا نو تین یا نو خواہ اونچے پیسے نیچے کو او تری لیکن صحیح یہ ہے کہ آدمیوں کی طبیعت مختلف ہے
پھر زمین کی تسلی ہو جاوے کہ اب ہم پاک ہوئے ہیں تمہارے درست ہے کہ وہ اس طرح استنجا کرے اور اس
کے ہر ایک آدمی اپنی احوال سے خوب خبر رکھتا ہو مسئلہ بعد اس کے پانی سے تین مرتبہ اس عضو کو یا تین
یا تھہرے دھوے اور تنو ۱۰ مرتبہ مانعہ ہاتھ کہ سمجھو گا کہ نہ تھوے اور اگر ناہی ہو تو استنجا

فقط کلون سے کفایت ہو اور اسکو استبرکت میں اور یہی فائدہ مختصر شافی میں بھی لکھا ہے کہ
 اسکو استبرکت میں یعنی جو پیشیاں باقی ہوں اس سے پاکی طلب کرنا اور غلط سے فراغت ہونے کو
 بعدِ نجاست پاک کر نیکو استیجابات میں اور غلط کتنے میں باوجود کو صورت اسکی یہ ہے کہ اگر احتیاج
 غلط کی رکھا ہو تو پہلے آتشیں اور ٹھالیوں سے بعد اس کے بائین ہاتھ میں کلون یا کم یا زیادہ
 لے لیو اور باوجود میں ہوا اور جب باوجود میں جاوے تب پہلے بائین یا نون یا نون یا نون یا نون یا نون
 پھرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کری اور جس چیز پر خدا تعالیٰ کا نام لکھا ہو یا قرآن میں
 کچھ لکھا ہو تو اس کے اپنے ساتھ نہ لیجاو اور باوجود کے پہلے کلون درست کر لیو اور نیکو
 استیجاب اور باوجود میں آنیکے پہلے وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگ
 اور کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرَّجْسِ الْخَبِیْثِ الْخَبِیْثِ فَزَالِ الشَّیْطَانُ الرَّجِیْمُ اور باوجود میں
 وقت بائین یا نون پر زور کر جو میں جلدی فراغت ہوئے اور جس کچھ باوجود میں اس کچھ باقی
 سے استیجاب کرے اور اگر میان میں ہو تو آدھوں دوں دوں جو میں کی نظر نہ پڑے اور جس کچھ پر
 بیٹھے گا وہاں پر پہونچنے کے پہلے منہ کھولے اور آدھوں کے بیٹھنے کی کچھ پر اور میوہ وار درخت کے نیچے
 باوجود میں پھرنے نہ بیٹھے اور ہو کے مقابلہ پر اور بلندی کی طرف پیشاں نہ کرے اور آفتاب اور
 مہتاب کی طرف بھی نہ دیکھے فرشتوں کی تعظیم کی سبب سے جو اوپر مقرر ہیں اور جب باوجود
 پھر چلے تب کلون لیو اس طرح پر کہ مرد ہو تو گرمی کے دنوں میں پہلے کلون کو آگ سے
 پیچھے کو لیجاوے اور دوسرے کلون کو پیچھے سے آگے کو لاوے اور تیسرے کلون کو پیچھے آگے سے
 پیچھے کو لیجاوے اور اگر زیادہ کی حاجت ہوئے تو زیادہ لیوے اس واسطے کہ استیجاب کرتا میں کلون
 سے سنت ہے اور اس میں کچھ عدد نہیں مقرر ہیں خواہ تین سے کم میں صفائی ہوئے خواہ زیادہ
 میں غرض صاف ہونے سے ہے اور کلون اس طرح پیچھے کہ پاک بدن پر نہ پہونچے اور گرمی
 کے دنوں میں اس واسطے آگے سے پیچھے کو لیجانا کہ اس کا خفیہ گرمی میں لٹک آئے اور اس میں
 لگ نہ جاوے اور جاوے کے دنوں میں گرمی کے آگے سے یعنی پہلے کلون پیچھے سے آگے کو لاوے اور

دوسرے آگے سے پیچھے کو پہنچا دے اور پھر تیسرا پیچھے سے آگے کو لائے کیونکہ جائز میں خفیہ نہیں
 اکتنا ہے اور میں لگے کا خوف نہیں ہے اور پہلا کلین پیچھے سے آگے کو لانے میں زیادہ معافی ہوتی
 ہے اور اگر عورت ہو تو ہمیشہ پہلا کلین آگے سے پیچھے کو لیجائے اس واسطے کہ اس کے اندام نہانی
 میں نہ لگے اور دوسرا پیچھے سے آگے کو لائے اور تیسرا آگے سے پیچھے کو لیجائے اور عورت کی واسطے
 کلین لینے میں گرمی جائز یا برابر ہے ہمیشہ اسی طرح پر کیا کرے اور گاہ کے بعد پانی سے آبدست کرنا
 اور ہے جب چاہے کہ پانی سے استنجا کرے تب کشادہ ہو کے بیٹھے اور پہلے ہاتھ کو دھوئے
 تب بعد اس کے اونگلی کے پیٹ سے آبدست کرے خواہ ایک اونگلی خواہ دو خواہ تین مگر اونگلی کی
 نوک سے آبدست نہ کرے کیونکہ اس سے بواسیر ہوتی ہے اور دبا آبدست کر چکے تب پھر دوسرا
 بار ہاتھ دھو و م مسئلہ اور بہت زیادہ عدد استنجے کے سات مرتبہ ہیں اور بہت کم تین مرتبہ
 اور پانچ مرتبہ بھی ہے اور بعض عالموں نے کہا ہے کہ اس قدر دھوئے کہ اس کے دل کی تسلی
 ہو جاوے اور بائیں ہاتھ سے آبدست کرے مسئلہ جس وقت نجاست درم شرعی سے زیادہ
 اس مقام کے گرد بگرد لگی نہ ہو تو اس وقت استنجا کرنا پانی سے سنت ہوئے اور اگر درم
 شرعی سے زیادہ لگی ہوئے تو اس وقت استنجا کرنا پانی سے فرض ہونے اور اگر درم شرعی کے
 برابر لگی ہو تو اس وقت استنجا کرنا پانی سے واجب ہو لیکن نقل ہو کہ پانی سے استنجا کرے مگر جو مقام ایسا ہو کہ بائیں
 پانی سے آبدست کرے تو آدمیوں کی نظر اس کو عورت پر پڑے اور اس سے بدن چھپ نہ سکے
 تو اس مقام میں گنج پر کفایت کرے آبدست ترک کرے تاکہ بدن کھولنے سے فاسق نہ ہوئے
 مسئلہ اور استنجا کرنا پھر اور مٹی کے ٹھیلے اور خاک اور بگیا اور لکڑی اور خمڑی اور
 روئی اور پورے کپڑے سے رو لے اور پڑی اور ٹیکری اور شیشہ اور پکی ہوئی اینٹ اور گھاس
 اور کوئلے سے اور اس چیز سے کہ ناپاک ہے جس طرح گو براہ و اس چیز سے کہ کھانسنے کی ہے
 جس طرح نمک اور دانے ہاتھ سے اور کاغذ سے اگرچہ سفید ہو و اور اچھے کپڑے سے اور
 لکڑی اور تیز پتھر سے مکر وہ ہے مگر وہ ضرورت کے وقت سو گوبر اور کاغذ اور ان سب چیزوں سے

اور دہنہ ہاتھ سے درست ہو سکتا ہے کثر العباد میں لکھا ہے کہ کاغذ سے اگرچہ سفید ہو ورنہ
استنجا نکرے اس واسطے کہ کاغذ کی تعظیم کرنا اسلام کے ادب سے ہے اور آبدست کے بعد
تھوڑی کچری پانی کو پونچھے تاکہ زانوں پر نہ ٹپکے اور یہ آداب ہر اسکو استنفا کرتے ہیں

تیسرا باب نماز کی بیان میں

اور اس باب میں تیس فصلیں ہیں

پہلی فصل نماز کے وقتوں کے بیان میں

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہے اور صبح ایک چوڑی سی سفیدی ہے کہ وہ آسمان کے کناروں کو
غلام ہر ہوتی ہے اور اس وقت سے جب تک کہ آفتاب نکلے وقت باقی رہتا ہے اور دراز
سفیدی جو ظاہر ہوتی ہے اسکو صبح کا زب کہتے ہیں وہ رات میں داخل ہے فجر کی نماز کا وقت
نہیں ہے اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک
کہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھوڑ لے اسکا دونا ہو گیا ایک روایت میں ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ
سے اور دوسری روایت میں ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے یوں ہے کہ جب تک کہ سایہ ہر چیز کا سایہ
اصلی چھوڑ لے اس کے برابر ہو گیا اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کا ہے یہ فقہان
شرح و قیاس کہے اور سایہ اصلی کے معنی انتشار اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں سلسلہ جب کوئی راڑ
کرے کہ سایہ اصلی پہچانے تب ایک جگہ برابر زمین پر ایک لکڑی کھڑی کر کے گاڑے اور اس
لکڑی کے سائے کے سر پر ایک نشان کر دیوے پھر جب تک کہ سایہ کم ہوتا ہے تب تک ملو
کرے کہ آفتاب سر نہیں آیا اور جب کہ سایہ کم ہو گیا اور نہ زیادہ تب تک تیل تلو کہتے ہیں
اور وہی سایہ اصلی ہے اور یہ ٹھیک ہے ہر کوئی ہوتا ہے اور فادوی مختصر شافعی اور شرح ہدایہ بھی
لکھا ہے اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ لکھا ہے کہ سایہ اصلی اس کو کہتے ہیں
کہ جہاں سے کم ہوتا سایہ کا موقوف ہو گیا اور زیادہ ہونا شروع ہو گیا اور یہ وہی موقوف ہے جو
لکھ چکے خلاصہ یہ ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ دونا ہو گیا اصلی چھوڑ لے اور دوسری روایت کے بموجب

جب ہر چیز کا سایہ اوسکے برابر ہوا اصلی چھوڑا کے تپ نہ ظہر کا آخر وقت ہو پھر اوس وقت آ
عشر کا وقت شروع ہوتا ہو اور باقی رہتا ہو تک کہ آفتاب نہیں ڈوبتا اور جب آفتاب
ڈوبتا ہو تب مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق غائب نہیں
ہوتی اور شفق کہتے ہیں اوس سرخی کو جو آفتاب ڈوبتے وقت کے بعد کچھ طرف ظاہر ہوتی
اور اوس کو ہندی میں سینہ سی کہتے ہیں یعنی جب تک کہ سرخی رہتی ہے مغرب کا وقت بھی
رہتا ہے اور جب سرخی مٹ جاتی ہے تب مغرب کا وقت بھی جاتے ہیں اور اوس وقت سے
عشا کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ صبح صادق نہ ہو اور شرکا کا وقت
عشا پڑھنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ صبح صادق نہ ہو
مستملہ اور وتر اور عشا کا وقت ایک ہے لیکن ان دونوں میں ترتیب لازم ہے
کہ پہلے عشا پڑھے پھر وتر پڑھے پھر صبح پڑھے پھر وتر پڑھے

ایمان و وقت و ترتیب کا

اور عجب ہی فخر کی بات ہے شیخ کرنا اوس وقت گنہگار و شیعہ دے مگر ایسے وقت شروع
کرتے کہ چالیس آیت یا زیادہ اوس سے یا قرآن پڑھ سکے اگر اوس کے وضو میں فساد
ہو تو پھر وضو کیلئے اوس سے قدر دو برابر کے جیسا کہ بغیر خدا علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اَسْقِدُوا بِالْفَرْحَانِ اَسْقِدُوا بِالْفَرْحَانِ اَسْقِدُوا بِالْفَرْحَانِ اَسْقِدُوا بِالْفَرْحَانِ اَسْقِدُوا بِالْفَرْحَانِ
فجر کا بزرگ زیادہ ہے مرد و عورت اور ثواب کیواسطے اور عجب ہی ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کے دنوں میں
جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا كَانَ الظُّلُّ وَالْحَرُّ فَانْبِذُوا بِالصَّلَاةِ اَمْسِ
سخت ہو تو گرمی پھر سرد کرو و نماز کو یعنی نماز ظہر میں تاخیر کرو تا کہ گرمی کم ہو جاوے اور صبح بخاری
میں بالصلوۃ کی جگہ پر بالظہر ہی معنی ایک ہی ہیں یعنی سردی کرو نماز ظہر میں فَإِنَّ شِدَّةَ
الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ اوسلو کہ سختی گرمی کی دوزخ کی دوزخ کرنے سے ہے اور عجب ہی تاخیر عصر کی شیعہ
مگر اس قدر تاخیر نہ کرے کہ آفتاب کا رنگ بدل جاوے اور انکسہ میں چوندھی دیکھے کیونکہ اس قدر تاخیر

مکروہ ہر اور عجب ہر عشا کی ثلث رات تک یعنی رات کی تہائی تک اور ادھی رات تک تاخیر عشا کی مصلح ہر اور بعد ادھی رات تک تاخیر کرنا بغیر عذر کہ مکروہ اور عجب ہر تاخیر وتر کی آخر رات تک اور شخص کیو اس طرح اپنے جلگنے پر اعتماد رکھتا ہر اور جسکو جلگنے کا اعتماد نہیں ہے وہ سونچے پہلے اور اگر ہر اور عجب ہر عشا کی نماز جاڑ کر تو نہیں ہر اول وقت اور اگر نماز اور غرب کی نماز تھیں ہمیشہ اول وقت اور اگر نماز کریدلی کے روز اور عجب ہر بدلے کے روز اول وقت اور اگر نماز عشا کا اور باقی نماز کی تاخیر کیا

پس ان دنوں قنوت کا جس میں نماز درست نہیں ہے اور مکروہ ہے وہ ہے
مسئلہ آفتاب نکلے وقت اور جب آفتاب سر پر آئے یعنی چھبک دو پہر کے وقت اور آفتاب
ڈوبے وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز حجاز کی درست نہیں ہر مگر اوسے روز کی عمر اگر کسی
اس قدر تاخیر ہوئی ہو کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہو تو آفتاب ڈوبے ہر وقت درست ہر لیکن اگر
تاخیر کیا جائے کیونکہ اس قدر تاخیر کر دے ہر جیسا کہ لکھ چکے ہیں جسے ایک رکعت عصر کی پائی اور
عصر پائی و لیکن اور مسخارین ان تینوں وقتوں میں درست ہیں اور مکروہ ہر نفل پڑھنا جب
امام جمعہ کا خطا پڑھنے کو اور ٹھکے اور بعد صبح صادق کے جب تک کہ آفتاب نکلے اور عصر کی نماز پڑھنے
کو بعد چھبک کہ نماز مغرب کی نہ اور اگر کسی نفل مکروہ ہر مگر دو رکعت سنت فجر کی اور جو نماز فوت ہوئی
ہر اور اسکا اور اگر نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز حجاز کی درست ہر اور دنوں قنوت میں نبی بعد صبح صادق
اور بعد عصر پڑھنے کے مغرب پڑھنے تک لیکن جب امام خطبے کو اور ٹھکے تب اوس وقت یہ سب بھی مکروہ ہر
اور دو فرض ایک وقت میں نہیں ہر ایکے جاتے ہیں بغیر حج کو دو فرض کے یہ معنی کہ نماز اور عصر اور مغرب اور عشا
ایکے وقت میں ہر پڑھو اور جو نماز کہ فوت ہو اور جو جس قدر چاہے اور اگر کسی کو اسکا ذکر نہیں ہے انتقام میں مسئلہ
اور جو عورت کہ پاک ہوئی حیف یا ناپاس سے عصر وقت میں تو وہ عصر پڑھو اور عشا کے وقت میں تو وہ عشا پڑھو
مسئلہ اگر ایک لڑکا بالغ ہو یا لڑکا یا عورت مسلمان ہو آخر وقت میں اور وقت باقی نہیں ہے مگر اس قدر کہ تحریر یا بندہ تو
اوس وقت کی نماز کی قضا پڑھنا اور دنوں پر واجب ہے اور اگر ایک عورت کے تین آخر وقت میں حیف ہو اور تو اسے
اور وقت کے نماز کی قضا پڑھنا واجب ہے سو ابراہیم علیہ السلام کے ارشاد ہر بندہ اللہ کہ نماز

اللہ تعالیٰ نے فرض کی آٹھ رکعت دن کو ہر اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کی رکعت
 کر نہ تو دن میں ہے اور رات میں چوایں دن کی آٹھ رکعت کے سبب یہ آٹھ رکعت ہر روز تین بار
 کشادہ ہوتے ہیں اور رات کی سات رکعت کے سبب یہ ساتوں دروازے دو دروازے کے پچھلے ہیں
 فجر کی دو رکعت کے سبب دن گناہ اور رات گناہ بخشے جاتے ہیں اور قضا کے قضا میں ہر روز

دوسری فصل اذان اور اقامت کے بیان میں

مسئلہ اذان کتنا بچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز کیواسطے سنت ہو کہ ہر مرد کے حق میں اور
 عورتوں کے حق میں سنت نہیں اور تعلقوں کیواسطے اور خناسے اور عیدین کی نماز کیواسطے سنت نہیں
 اور اذان کتنا نکلے وقت میں سنت ہے جو وقت کے قبل اور وقت کے بعد سنت نہیں ہے اور اگر وقت
 کے پہلے کوئی اذان کہے تو اسکو پھر دوہرائیو اور امام ابو یوسف اور امام شافعی جیسا اللہ کے نزدیک
 فجر کی نماز کیواسطے اخیر آدمی رات میں اذان کتنا روا ہوا درود شخص اذان کہی کہ جو وقت پہنچتا ہو
 تاکہ ثواب اذان کہنے کا پادہ اور اذان کہتے وقت قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی ہونوں
 اونگلیاں دونوں کا نوں میں کرے اور جب حی الصلوٰۃ پر پہنچے تب منہ دہنی طرف
 پھیرے اور جب حی علی الفلاح پر پہنچے تب منہ بائیں طرف پھیرے اور لفظین اذان کی تہو
 بین اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوات الخیرین النعم دوم مرتبہ کہو اور اذان
 کی لفظ جابدا کہے اور ٹھہر ٹھہرے اور راگ سے نکلے اور کوئی حرف اذان میں کہے کہ مگر اور اذان
 کے درمیان میں کوئی حرف زیادہ نہ کرے اور حرف کا زبر اور زیر اور مد وغیرہ راگ
 کیواسطے زیادہ نہ کرے و لیکن خوش گلا کہی آواز سے اذان کہنا بہت خوب ہے مگر جب کہ
 اذان کی لفظ میں کچھ نہ بگڑی اور قدم ایک ہی جگہ پر رکھے ہے مسئلہ اور اگر اذان کا مکان
 اس طرح کا ہو کہ اگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہتے ہیں منہ بائیں نہ پھیری بغیر یا تو کو اور
 تو اعلان نہ ہو تو یا نوں اوٹھاں مثلاً ایک اذان کا مکان اس طرح کا ہو کہ او میں کھڑکی ہو اور
 او میں سے آواز باہر نہ آوی اگر یا نوں ایک جگہ پر رکھے رہی تو اس وقت یا نوں اوٹھا اور ہوا

کھڑکی میں سر ٹھکانے اور کوئی علی الصلوٰۃ تب پھر جاوے یا نہیں کھڑکی کی طرف اور اپنا سر کھڑکی میں
 ٹھکانے اور کسے کوئی علی الصلوٰۃ تاکہ اعلام بخوبی حاصل ہوگا اور اعلان کر معنی نماز کی واسطے خبر کرنا۔
 مسئلہ اور اقامت مثل اذان کے ہے ہر ایک کی اقامت کے الفاظ جلدی جلدی کہے اور معنی علی
 کے بعد قدامت الصلوٰۃ کہے دوبارہ اور منہ قبلہ کی طرف کہے اذان کی طرح اور اذان
 کہنے کے چچ میں اور اقامت کہنے کی جھپٹیاں بات کہے یعنی اذان اقامت کہتے ہیں نہ بات کہتے
 مسئلہ اور متاخرین لوگوں نے تثنیہ کو پسند رکھا ہے سب نماز کی واسطے اور قدیم لوگوں
 کے نزدیک مکروہ ہے مگر فجر کے وقت مکروہ نہیں اور روایت ہے مجاہد سے اوصحون نے کہا
 کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں گیا اور اوس میں اذان ہو چکی تھی اور ہم ارادہ رکھتے
 تھے کہ اوس میں نماز پڑھیں تب موذن نے تثنیہ کہی پھر عبداللہ بن عمر نماز مسجد سے نکلے اور مجھ کو
 کہا کہ آنکھ سے ہاتھ اس بدعت الیکہ پائے اور اوس مسجد میں نماز پڑھی اور عبداللہ بن عمر
 نے تثنیہ کہنے کو مکروہ جانا اوس واسطے کہ لوگوں نے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس
 نکال دیا جامع ترمذی میں ہے اسی حدیث سے قدیم لوگوں نے مکروہ جانا اور تثنیہ کے معنی اعلان
 کے بعد اعلان کرنا مثلاً الصلوٰۃ الصلوٰۃ خواہ قَامَتِ قَامَتِ یا مانتہ اسکو دوسری
 لفظ کہنا مسئلہ موذن اذان اور اقامت کے درمیان میں چار رکعت کے موافق بیٹھے
 مگر مغرب کے وقت نہ بیٹھے بلکہ تھوڑی سی دیر کرے تب اقامت کہے مسئلہ ایک نماز تو
 ہوئی ہووے تو اوس کے واسطے اذان اور اقامت دونوں کی اور اگر بہت سی نمازیں
 فوت ہوئی ہوویں تو پہلے نماز کے واسطے اذان اور اقامت کہے اور باقی نمازوں میں مختار ہے
 چاہے دونوں کہے چاہے فقط اقامت کہے پر کھایت مگر محض مسئلہ محدث کی اذان جائز ہے
 اور اقامت اوسکی مکروہ ہے اور اگر وہ اقامت کہے تو دوسرا بھی بخیر و برکت کی
 اذان اور اقامت دونوں مکروہ ہیں اگر وہ اذان کہے تو دوسرا بھی جائز اور اقامت کہے تو
 دوسرا بھی صحیح و اس واسطے کہ شریعت میں دوبارہ اقامت کہنا نہیں جائز کیونکہ اقامت حاضر لوگوں کی

کیونکہ اسطے ہے تو بس ایک ہی کفایت ہو اور اذان غائب ہو تو تکبیر کی کفایت ہو تو یہ سب
 شہدہ ہے کہ بعضوں نے سنا ہوگا اور بعضوں نے نہ سنا ہوگا تو پھر یہ سب لے کر اس کے فائدہ پر
 مسئلہ جنس اور عورت اور ست اور دیدار کے کی اذان مکروہ ہے اور اگر یہ سب نہیں
 تو مستحب ہے گو پھر دو ہر ایو م مسئلہ ساغر اذان اور اقامت دونوں کے اور اگر دونوں
 ترک کرے تو مکروہ ہے ولیکن اگر اقامت پر کفایت کرے تو جائز ہو اور جو شخص کہ جماعت کی
 مسجد میں نماز پڑھے تو وہ اذان اور اقامت دونوں کے اور اگر وہ ایک بھی ترک کرے
 تو مکروہ ہے اور جو شخص کہ اپنے گھر میں نماز پڑھے اور اس کا گھر شہر میں ہو تو وہ اذان اور
 اقامت دونوں کے اور اگر وہ دونوں ترک کرے تو جائز ہے اور جس کے تین اذان اور اقامت
 محلہ کی مسجد کی کفایت ہو جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہر اذان الحی یکفیت
 یعنی اذان محلہ کی کفایت کرتی ہے ہمارے تین اور یہ حکم اس وقت ہے کہ اس کے محلہ کی
 مسجد میں اذان اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گاہ تو تین گھر ہو کہ در وہاں کی مسجد میں اذان
 اور اقامت ہوتی ہو تو وہاں نماز کا حکم شہر والے نماز کی جیسے کہ لکھ چکے ہیں یعنی دونوں ترک
 کرے تو جائز ہو اور اگر وہاں کی مسجد میں اذان اور اقامت نہ ہوتی ہو تو وہاں جو شخص کہ
 اپنے مکان میں نماز پڑھے اور اس کا حکم مسافر کے جیسے یعنی اگر فقط اقامت کے تو جائز ہے اور
 اگر وہ دونوں ترک کرے تو مکروہ ہے مسئلہ اور بیا اقامت میں حی علی الصلوٰۃ کہے تبلا
 اور سب لوگ کھڑے ہو جاویں ورجب فکذا قامت الصلوٰۃ کہے تبلا امام نماز شروع کرے

تیسری فصل نماز کی شرطوں کے بیان میں

اور شرطیں نماز کی چھ ہیں جب نماز کے پچھلے فرض میں پہلی شرط یہ ہے کہ نماز کی بدن پاک ہو
 یعنی اگر مردت ہو تو وضو کر لیں اور اگر جنس ہو تو غسل کر لیں اور اگر نبھیں کوئی نجاست لگی
 ہو تو دھو لیں جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں ان کے بیان و تفسیر شرط یہ ہے کہ کپڑا پاک ہو اگر کوئی
 شخص پاک کپڑے نماز پڑھے لیو بغیر غدار کے تو نماز باطل ہو ورنہ جس شخص کا تین حصے کپڑا پاک

ہو دی اور ایک حصہ پاک در او سکے پاس دوسرا کپڑا تھوڑا اور کپڑا پاک کر لیا اور جو دوسرا حصہ
 جس طرح پانی اور سرکہ وغیرہ تو اسی کپڑے میں نماز پڑھے اور پھر دوسرا دی اور اگر اس کپڑے
 ٹوٹے ہوئے ہو تو درست نہیں ہے اگر تین حصے سے زیادہ ناپاک ہو اور ایک حصہ
 کم پاک تو قصہ ہے اسی کپڑے پر ہٹا اور اگر نگاہیں پڑھے تو درست ہو اور اگر تمام کپڑا ناپاک
 ہو دی اور نگاہیں پڑھی تو درست ہے لیکن اسی کپڑے پر پڑھے تو بہتر ہے حسین اوسکا بدن درست
 چھپا ہے اور چھتھ کپڑا اچھا تو وہ نگاہیں پڑھے اشاریے خواہ کفر خواہ بیٹھا مگر مستحب ہے کہ
 بیٹھ کر پڑھے اشاریے اس واسطے کہ اندام نہانی بیٹھنے کے وقت چھپا رہتا ہو اور یہی افضل ہے۔
 چھتری شرمنازا کا مکان پاک ہو کہ اس قدر کہ دونوں یا دونوں اور دونوں انوں اور سپر لکھ کر
 اور سجدہ کر کے اگر اوسکے سوا اور باقی جگہ ناپاک ہو تو نماز درست ہے مسئلہ اگر منہ چھپنا
 ہو کہ اس طرح کا اگر دونوں یا دونوں لکھے تو شریک نہ پہنچو اور زمین ناپاک ہو تو اس حالت میں صلیاؤں کو
 نیچے رکھ کر سجدا چھپ کر نہیں کیونکہ نماز میں یا ٹونگا پاک جگہ پر ہونا مستحب ہے جب یا ٹون پاک جگہ پر ہونا
 درست ہوئی اور عوام لوگ اس طرح کا مسئلہ سجدا کی جگہ پر لکھتے ہیں اور یا ٹون کی جگہ خالی رکھتے ہیں ایسا
 نہیں چاہیئے مسئلہ اگر مریض کے نیچے کچھ نہ ہو اور مریض کا حال اس طرح پر ہو کہ اگر دوسرا کپڑا اوسکے
 نیچے بچھا دیں تو اوسے وقت بچھنا پاک ہو جاوے تو اس صورت میں نہ مریض اسی کپڑے پر نماز اور اگر نہ ہو
 اوسکی درست اور اگر کوئی مریض اس طرح کا ہو کہ کچھ نہ ہو تو اس مریض کو ایذا ہوتی ہے اگر نہ دوسرا
 کچھ نہ ناپاک نہیں ہوتا ہے تو اس صورت میں بھی نہ مریض اسی کچھ نہ پر نماز پڑھے مسئلہ اگر اگر بالکل زمین
 ناپاک ہو یا تمام کپڑے اور کینچنک نہیں ہے تو اس صورت میں کپڑے ہو کہ نماز اشاریے اور اگر کسی عورت کو اسلام
 سے لکھا ہو چوتھی شرط نماز کی عورت کا چھپانا ہو اور عورت کہتے ہیں اس میں کہ جس کا چھپانا فرض ہے اوسکا ہم
 بیوی بیان کرتی ہیں اشارہ مسئلہ عورت مرد کے واسطے ناف کے نیچے سے زانو تک نیچے تک ہے اور ناف
 عورت میں ناف نہیں ہے اور زانو عورت میں ناف ہے اور زانو کیوں کہ واسطے عورت مرد کی طرح ہے مگر اوسکے
 واسطے بیٹھ اور پیٹ بھی عورت ہے اور آراو عورتوں کیوں کہ واسطے تمام بدن عورت ہے منہ اور دونوں

تھیلی اور دونوں قدم کے سوا اور یہ تینوں عضو نماز کے حق میں عورت نہیں پڑا کر نماز میں پیکر اور ہاتھ
تو نماز درست نہو گی لیکن شہوت کی نظر سے دیکھنے کے حق میں یہ عضو بھی عورت کا حکم رکھتے ہیں نتیجہ
یگانہ مرد کے تین ٹخنہ اور دونوں تھیلی اور دونوں قدم شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے مسئلہ جو یہ کہ
کہ عورت میں داخل ہے اور میں سے ہر ایک عضو کا جو تھا حصہ نکلتا نماز کو باطل کرتا ہے مثلاً آزاد عورتی
پنڈلی اور سیٹا اور ران اور ذرا اور فرج انہیں کسی عضو کا جو تھا حصہ نکلا ہو گا تو نماز درست نہو گی
اسی طرح بال جو سر سے نکلتا ہے جو تھا حصہ نکلا ہو گا تو نماز درست نہو گی کیونکہ سر دوسرا عضو ہے
اور بال جو نکلتا ہے سر دوسرا عضو ہے خلاصہ یہ ہے کہ عورت میں ہر ایک عضو کا جو تھا حصہ نکلتا
نماز کو باطل کرتا ہے اس میں بیٹھ بھی اور دوسرے عضو بھی سب آگے یا بعد کا ذکر یا غصہ جو تھا حصہ نکلا
تو نماز درست نہو گی کیونکہ ذکر دوسرا عضو ہے اور غصہ دوسرا عضو ہے اس طرح دوسرے عضو کا نکلتا جو
عورت میں داخل ہے اور ہر ایک عضو کا جو تھا حصہ نکلتا ہو گا تو نماز درست نہو گی اور اگر دوسرا عضو کا جو تھا
نہیں ہو مثلاً کوئی شخص اپنے تین ٹخنہ نماز میں نہ نکالے تو نماز درست ہے اور اگر دوسرا دیکھے تو نماز درست نہو گی
مسئلہ اور جو شخص کرا یا یا کشتا ٹھیکے رکھ کر کوع سجود نماز ادا کرے اور یہ کٹھن ہو کہ ادا کرنے سے بہتر ہو
کہ اوپر کہے چکے یا پچوسن شرط قبلہ کی طرف نہ کرنا مگر جو شخص قبلہ کی طرف نہ نہ لاسکے دشمن کے خوف سے
کہ دشمن قبلہ کی طرف ہو وی یا کوئی جانب اور بھارتیہ لاقبلہ کی طرف ہو وی اس کے خوف سے قبلہ کی طرف نہ
نہ لاسکے تو اس صورت میں جس طرف سے اس طرف نماز پڑھے خواہ کٹھن خواہ میٹھے خواہ لیٹ کر مسئلہ
اگر کوئی اس طرح کے مکان میں جا پڑے کہ اس کو قبلہ کی طرف معلوم نہ ہو تو اس کو قبلہ جو شخص کہ حاضر ہو
اوس سے پوچھے اور نماز ادا کرے اور اگر بغیر پوچھے نماز پڑھے اپنے دل میں ٹھہر کر تو درست نہیں ہے اگرچہ قبلہ
کی طرف پڑھی ہو اور اگر اوس کو قبلہ کوئی نہ ہو کہ اوس سے پوچھے تو اپنے دل میں تحری کرے جس طرف
کہ اس کے دل کو یقین ہو وی اوس طرف نماز پڑھے اور بعد نماز کے اگر معلوم ہو کہ قبلہ کی طرف تھی
تو نماز اوسکی درست ہوئی اور بچہ نہ دوسرا اگرچہ دوسری طرف پڑھی ہو وی اور تحری کی سغنی میں
ٹھہر لینا مسئلہ ایک شخص نے تحری کے نماز شروع کی اور اوسکی ایک کت پڑھنے کے بعد معلوم ہوا

کہ قبلہ دوسری طرف ہو تو اوسی طرف پھر جاؤ اور باقی نماز اسی طرف ادا کرو اور اگر ایک گھنٹہ
دوسری طرف پڑھی اور پھر اوس کے تیسرے معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہو تو اوسی طرف پھر جاؤ اور
باقی اوسی طرف ادا کرو اسی طرح اگر چار رکعت چار طرف پڑھی تو درست ہو مسئلہ اور اگر کوئی
شخص غیر تحریمی کے نماز شروع کرے تو نہیں جانتا کہ اگر چاہے قبلہ کی طرف پڑھی ہو یا نہ ہو کیونکہ
جس مکان میں قبلہ نہ معلوم ہو تو اوس مکان میں قبلہ تحریری کی طرف ہو اور اوسے تحریری ہی مسئلہ
انکار دہیز و راتیں ایک چار بجے نے جماعت کی نماز پڑھی اور ہر ایک نے ایک طرف قبلہ ٹھہرایا اور اپنی
تحریری کی طرف ہر ایک نے منہ کیا اور ان میں سے کسی کو معلوم نہیں ہے کہ امام کس طرف منہ کیا ہے ہر ایک
کوئی یہ جانتا ہے کہ امام ہر ایک پہنچ نہیں ہے تو سب کی نماز درست ہوئی لیکن اگر ان میں سے کسی نے نماز پڑھا
اوس طرف کے تیس کے جس طرف امام منہ کیا ہے اور اوسے جانکر اوس طرف منہ کیا تو اوس شخص کی
نماز درست نہوگی اور اسی طرح اوسکی نماز بھی درست نہوگی جسے معلوم کیا کہ امام ہر ایک پہنچے ہے
اور قبلہ کی طرف ہمارا یا میری مغرب کی بھیجینے صورت اوسکی ہے کہ بائیں میں جب غیب چھوٹا
دن ہووے تب اون دنوں میں آفتاب دینور کی جگہ معلوم کرے اور اگر کسی میں جب غیب آئے دن ہووے
تب اون دنوں میں آفتاب دینور کی جگہ معلوم کرے اوسے دنوں کے بھیجینے قبلہ ہے اور اگر ان دنوں
طرفوں کے باہر پڑھے تو نماز درست نہیں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دہنی طرف دو حصہ چھوڑو اور
بائیں طرف ایک حصہ اور سچ میں نماز ادا کرے چھٹی شرط نیت کرنا یا اور نیت کو معنی میں قصد
کرنیکے ہیں یعنی میں جانتا کہ یہ کون نماز ادا کرتا ہے اور نیت کرنا دل میں فرض ہے اور زبان سے
استحباب ہے کہ اگر نیت کرنے والا دل میں چاہے کہ یہ فجر کی نماز ہے مثلاً تو یہ نیت درست ہو اور اگر
زبان سے نیت کرے اور دل میں نیت کرے تو نماز درست نہیں ہے تو پھر فصل تیسری کہ دل میں قصد کرے
اور زبان سے بھی اسکی لفظ کے مسئلہ نقل اور تراویح اور سب سنتوں کے واسطے اگر مطلق نماز
کی نیت کرے تو درست ہے یعنی اگر یہ صلوة النفل یا صلوة الشنتہ یا صلوة التراويح نہ کہ لفظ
یہی نیت کرے کہ میں اللہ کی نماز ادا کرتا ہوں تو درست ہے اور فرض کے واسطے شرط ہے کہ نیت

میں مقرر کرے کہ فلاں وقت کی فرض نماز ادا کرتا ہوں جس طرح عصر وغیرہ ہی اور دو رکعت ہو گا
فجر کی تو رکعتی صلوٰۃ الفجر کے اور اگر چار رکعت ہو گا مثلاً ظہر کی تو اربع رکعات صلوٰۃ الظہر کے اور تین رکعت
ہوں مثلاً مغرب کی تو ثلاث رکعات صلوٰۃ المغرب کو مسئلہ اگر میقیم فی ظہر کے وقت فقط صلوٰۃ
کما اور اربع رکعات نہ کما تو اسکی نماز درست ہوئی اسواسطی کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہی جیسا دس
ظہر کی نیت کی گویا چار رکعت کی نیت کی اور رکعات کے عدد کی نیت کرنا کچھ شرط نہیں ہے اگر اندر
اربع خواہ ثلاث نہ کما تو نماز ہو جاوے گی مسئلہ امام کے تین یا ماست کی نیت کرنا شرط نہیں ہے
مثلاً ایک شخص ہے کہ وہ اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوسرے شخص آیا اور اقتدا کیا نماز مقتدی
کی درست ہوگی مگر مقتدی کیواسطے نیت اقتدا کی شرط ہے اگر مقتدی نیت اقتدا کی تکرار تو نماز
اوسکی درست نہ ہوگا اور اقتدا کے معنی تابعداری کرنا مسئلہ اگر امام رکوع میں جاتا ہے اور
مقتدی تمام نیت زبان سے کہہ نہیں سکتا اس سبب سے کہ اگر تمام نیت زبان سے کہو تو اوپر
رکعت کو نیا کو تو اس طرح کہ دَخَلْتُ فِي صَلَوةِ هَذَا الْاِمَامِ خواہ ہندی میں کہ داخل
ہو یا میں اس امام کی نماز میں مسئلہ اور نیت نماز کی ہندی میں یا جو زبان کہ اوسکی ہو تو اوس
زبان میں درست ہو مسئلہ اگر دل میں جانے کہ ہم نماز ظہر کی پڑھتے ہیں اور نیت کرتے تو وقت اوسکی
زبان سے عصر نکل جاوے تو ظہر کی نماز درست ہو گئی اور زبان کا سہو کچھ زبان نہیں کہتا ہی ہوسکتا
کہ نیت دل کی معتبر ہے اور اوسکے دل میں نیت نماز میں تحریمہ کہنے سے ملتی ہے تو نیت کی شرط
یہ ہے کہ نیت اور تحریمہ میں فرق نہ کرے یعنی نیت اور تحریمہ کے درمیان میں کوئی کام نہ کرے کہ نیت اور
تحریمہ جدا ہو جاوے بلکہ نیت کرے یا یہ تحریمہ تحریمہ کی کہ اور تحریمہ کیا بیان آگے لکھتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ

چوتھی فصل نماز کی صفت کی بیان میں

نماز کے اندسات فرض ہیں اور اول فرض کو نماز کی صفت کہتے ہیں پہلا فرض نماز کا تحریمہ ہے
اور تحریمہ کہتے ہیں پہلی تکبیر کی تشکیل اسواسطی کہ جو کچھ کہ نماز کے پہلے مسامحہ جس طرح کہانا پینا اور باکنا وغیرہ
تحریمہ کہنے کی ساتھی وہ سب حرام ہو جاتا ہی اور تحریمہ کیا ہے کہ جس لفظ میں اللہ کی تعظیم ہو اوس

لفظ سحر نماز شروع کرنا جس طرح **اللَّهُ أَكْبَرُ يَا اللَّهُ أَجَلُ يَا اللَّهُ أَعْظَمُ يَا اللَّهُ** یا **اللَّحْمَنُ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ** یا **الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اور مانند اسکے جو لفظیں ہیں اور جس لفظ میں دعا اور سوال کا طرح **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي** یا **اَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ** اور مانند اسکے تو اس لفظ سے شروع کرنا درست نہیں مسئلہ مناسب ہے کہ تکبیر بغیر مکے کے یعنی اللہ کی لفظ میں جو ہم پہلے اوپر مدتکری اس واسطے کہ اس کے معنی اس طرح یہ ہو جاتے ہیں کہ اللہ بزرگ ہو یا نہیں اگر اس معنی پر معتقد ہو تو کا فر ہو گا لیکن نماز تو باطل ہوتی ہے خواہ خواہ معتقد ہو و خواہ نہیں اور اگر اکبر کی بجائے بعد الف کو بغیر اکبار کے تو اس کی نماز باطل ہو دی اور اگر اس کی معنی پر معتقد ہو تو کا فر ہو دی اس واسطے کہ اکبار نام شیطان کا ہے مسئلہ اگر مقتدی نے امام کو پہلے تکبیر تحریمہ کی کہ تو وہ مقتدی امام کی نماز میں نہیں داخل ہوا اور صحیح یہ ہے کہ اپنی نماز میں بھی داخل نہیں ہوا اور دوسرا فرض نماز کا قیام ہے اور قیام کے معنی کھڑے ہونیکے ہیں مسئلہ کھڑے ہونے کے نماز پڑھنا فرض ہے اور قیام اور قدر فرض ہے کہ قراءت فرض و سمین پڑھ سکے اور یہ قیام بغیر مدد بیماری کے ترک نہیں کر سکتا ہے اور قیام فرض نماز میں فرض ہے اور نفل اور سنت میں فرض نہیں اگر نفل سنت بیشک پڑھے تو درست ہے مگر فجر کی نماز کی سنت بیشک درست نہیں ہے، ہوا کہ فجر کی سنت واجب ہے قریب ہے اور تفسیر فرض نماز کا قراءت ہے اور قراءت کہتے ہیں قرآن پڑھنے کو مسئلہ اور نماز میں ایک آیت دراز جس طرح آیت الکرسی یا آیت قل **اللَّهُمَّ مَا لَكَ لَلَّامُ** یا مانند اسکے یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ایک آیت پڑھنا فرض ہے چھوٹی ہو دی خواہ بڑی جس طرح ظہ یا ص یا ق یا ائمہ ہا متتان اور شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ ایک آیت پڑھنا فرض ہے مگر جو شخص ایک ہی آیت پر کفایت کئے تو وہ شخص گنہگار ہو و واجب ترک کرے سب اس واسطے کہ فقط قراءت فرض ہے مگر فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور سورہ ملانا بھی فتح محمد کے ساتھ واجب ہے جیسا کہ آگے لکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ قرآن پڑھنا فرض نماز میں واجب

میں فرض پڑھنا اور سنت اور ترمیم کے رکعات میں فرض مسسئلہ امام جمیعہ اور عیدین
 میں اور فجر کی نماز میں پہلی دو رکعت مغرب میں اور پہلی دو رکعت عشاء میں ادا ہو وہ خواہ قضا قرآن خبر
 پڑھی اور تراویح کی نماز اور تینوں رکعت ترمیم بھی رمضان کے مہینے میں ہر گز اور ہر گز سختی
 بلند آواز سے پڑھنا اور باقی سب نمازوں میں بھی پڑھو اور خفی کے معنی آہستہ پڑھنا اور ہر گز جلدی
 کہ اگر بہت کم ہر گز تہمت بھی دوسرے کو نہ سننا اور خفی کی یہ حد ہے کہ اگر کلمہ خفی کے تہمت بھی آپ سنو اور
 اکیلا نمازی اگر ادا نماز پڑھتا ہو تو اسکو نہ تہمت ہو چاہے جو ہر پڑھو اور علیہ خفی اور اگر قضا پڑھتا ہو تو
 واجب ہو اسکو خفی پڑھنا اور سنت قرأت کی سفر میں دو طرح پر ہو ایک ضرورت کی حالت میں
 جس طرح سے دشمن کا خوف یا چوروں کا خوف ہو اس طرح پڑھو کہ فاتحہ اور سورہ کہ خوشتر آواز
 پڑھے اور دوسری غیر ضرورت کی حالت میں جب اس آواز ہو اور کسی کا خوف ہو تو اس صورت
 میں فجر اور ظہر کی نماز میں فاتحہ کے بعد سورہ بروج اور اذ اللہ ان الشکات پڑھو اور سورہ
 عشا کی نماز میں فاتحہ کے بعد سورہ پھر سورہ بروج سے چھوٹی ہو وہ سورہ شرب کی
 نماز میں نہایت چھوٹی سورت پڑھے اور سنت قرأت کی حضر میں بھی دو طرح ہو سکتی ہے یعنی
 کے وقت فجر اور ظہر کی نماز میں طویل مفصل پڑھے اور عصر اور عشاء میں اوسط مفصل پڑھے اور
 مغرب کی نماز میں قضا مفصل پڑھے اور طویل مفصل سورہ ہجرات سے سورہ بروج تک میں
 اور سورہ بروج سے کم مگر تک اوسط مفصل میں اور کم مگر سے آخر قرآن تک قصار مفصل میں
 اور دوسری طرح یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جس طرح وقت تک ہے تو اس صورت میں اس قدر
 پڑھے کہ وقت بچا دے اور حضر کرتے ہیں اس کے مقیم ہونے کی جگہ کو اور مکر وہ ہے کسی سورہ
 کا سطر کرنا نماز کے واسطے یعنی اس طرح پر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑھو تب اس کے سوا دوسری
 سورت نہ پڑھے مسسئلہ اور موتم قرآن نہ پڑھے بلکہ اس سے چپ رہے اور موتم کہتے ہیں اسکو
 جو پہلی رکعت سے امام کی نماز میں ملا ہو دے اور موتم اس واسطے کہ اس کا معلوم ہو جو کہ جو پہلی
 رکعت سے نکلا ہو گا تو وہ امام کے فراغت ہونیکے بعد اپنے اوپر کی نماز پڑھنی چاہیے اور اسکا

بیان آگے آدیکھا انشاء اللہ تعالیٰ غرض یہ ہے کہ امام کے پڑھتے وقت مقتدی چپے ہو اور سنو
 جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَاَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور
 جب پڑھا جاوے قرآن نماز میں تب سنو تم سب اوسی قرآن کے تئیں اور چپ ہو جب تک کہ امام
 تلاوت کرتا ہے شاید کہ تم بے محنت کیے جاؤ اور جمعے کے روز جب امام خطبہ پڑھتے تب بھی چپ
 رہے اور سننے اواسطے کہ خطبے میں قرآن کی آیت شامل رہتی ہو اور کہا گیا ہے کہ جہاں کہیں
 قرآن پڑھا جاوے وہاں سنو اور یہ آیت سورہ اعراف میں ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّمَا جَعَلَ الْكُمَامَ لِيُحْمِلُوا
 اِمَامًا نَّبِيًّا كَمَا كُنَّا نَفْعَلُ اَوَّلَ مَا كُنَّا نَفْعَلُ اَوَّلَ مَا كُنَّا نَفْعَلُ اَوَّلَ مَا كُنَّا نَفْعَلُ
 یہاں تک کہ اوسکی موافقت اور متابعت کرے قَاذَا الْكِبَرُ فَلَا يُؤَاوِزُكَ فِتْنَتُهُمَا پھر جب
 تک کہ امام تب تکبیر کو تم سب نے جب قرآن پڑھو امام تب خاموش ہو تم سب در سنو اوسکی
 قوت کے تئیں اور اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہو خلاصہ یہ ہے
 کہ مقتدی سنو اور چپ رہے یہاں تک کہ اگر امام خواہش دلائے یا دہشت لائیکلی آیت پڑھو خطبہ
 پڑھے اور نبی صلعم پر درود بھیجے تب بھی چپے ہو مگر جب خطبہ پڑھو اور یہ آیت پڑھے
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا تب آہستہ سونی صلعم پر درود بھیجیں
 ایک شخص نے عشاء کے بعد دونوں رکعت میں فاتحہ پڑھا اور سورہ نہ پڑھا تو آخری دونوں رکعت پڑھا تو
 بعد سورہ پڑھو اور چہرہ پڑھو اور دونوں رکعتوں کو اگر امام ہو اور اگر کہتے پہلی دونوں رکعت میں
 فاتحہ پڑھا تو آخری دونوں رکعت میں اوس فاتحہ کا بدلہ نہ پڑھو کیونکہ آخری دونوں رکعت میں فاتحہ
 پڑھیکا تو اگر اوس فاتحہ کا بدلہ بھی پڑھیکا تو ایک رکعت میں فاتحہ ہو جاوینگا اور غیر شروع ہو
 اور چوتھا فرض کا رکوع ہو اور رکوع کو منے بیٹھ کر نماز پڑھو اگر کوئی شخص کوزہ پشت ہووینگی کہ
 ہووے اور اوسکی پیٹھ کا خم رکوع کر کے موافق ہووے تو وہ شخص رکوع کی ہر طرف اشارہ کرے اور پانچوں
 فرض نماز کا سجدہ ہو اور سجدہ کو معنی زمین پر پشانی رکھنا اور سجدہ میں پشانی اور ناک دونوں لگاؤ اور

اگر سجدہ فقط پیشانی پر کرے اور ناک نہ لگا دے تو درست ہے اور اس کے اولیٰ درجہ نہیں مگر جبکہ
پیشانی میں خم ہو تب اگر فقط ناک سے سجدہ کرے درست ہے اور سجدہ کرنا سات بدن پر سنت ہے یعنی
دونوں پانچوں اور دونوں انون اور دونوں ہاتھ اور پیشانی پر اور سجدہ کرنا پیشانی اور دونوں
پانچوں سے فرض ہے یا ناک کہ اگر سجدہ کچھ فی شخص میں سے دونوں پانچوں اور ہاتھ اور ناک
نماز باطل ہو مسئلہ اگر ایک شخص گناہی کے چچ پر سجدہ کرتا ہے یا اس کا کپڑا جو زیادہ ہے
اور سجدہ کرتا ہے مثلاً اس کا اور ڈھنے یا پیر نکھانے اور اس کے سجدہ کی جگہ پر جا بیٹے اور وہ دوسرے
سجدہ کرے تو درست ہے اور اگر کسی ہم دار چیز پر سجدہ کرتا ہے مثلاً سنگریز پر تو اگر اس کی پیشانی
زمین پر پہنچتی ہے تو درست ہے اور اگر نہیں پہنچتی ہے تو نہیں اور اسی طرح اگر ازاں ہوا ہو اور گھٹ
کم ہو تو نماز کی ٹیٹھ پر سجدہ کرے اور وہ نماز ہی نماز پڑھتا ہو وہی جو یہ پڑھتا ہے درست ہے
اور جو شخص کہ دوسری نماز پڑھتا ہے یعنی یہ ظہر پڑھتا ہے وہ عصر یا یہ اور پڑھتا ہے وہ فضا یا یہ عات
پڑھتا ہے اور وہ جماعت کے انصیب کے اکیلا پڑھتا ہے تو اس کی پڑھٹھ پر دست نہیں ہے اور اسی طرح جو شخص
کہ نماز پڑھتا ہے نہیں اس کی ٹیٹھ پر بھی درست نہیں ہے سوال اس میں کیا حکمت ہے کہ نماز
میں ایک رکوع فرض ہے اور سجدہ دو جواب اس میں دو وجہ ہیں ایک یہ کہ جب فرشتوں
کے تین حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو تب فرشتوں نے سجدہ کیا اور ابلیس علیہ اللغۃ نے سجدہ نہ کیا
پھر جب فرشتوں نے سر اٹھایا اور ابلیس کے تین دیکھا کہ لعنت کا طوق اس کے گلے میں پڑا کہ
تب شکر ادا کیا کہ حق تعالیٰ نے ہمارے فرما پر داری کی توفیق دی اور سمیعوں نے پھر دوسرا
سجدہ کیا اس واسطے دو سجدہ فرض ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلے سجدے میں اشارہ ہے
کہ ہم خاک سے پیدا کیے گئے ہیں اور خاک پر سر رکھتے ہیں اور دوسرے سجدے میں یہ اشارہ ہے
کہ پھر ہم خاک میں ہیں اس لیے تو خاک پر سر رکھیں گے اور یہ کافی میں لکھا ہے اور عمدۃ الاسلام میں
منافع سے لکھا ہے کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کے شکر کے واسطے اور دوسرا سجدہ ایمان
کے باقی رہنے کے واسطے اور چھٹا فرض نماز کا قعدہ اخیرہ ہے اس قدر کہ تشهد پڑھنے کے

اور قاعدہ کے معنی سمجھنے کے ہیں اور ساتھ ساتھ ان فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نماز سے اوس کام کے سبب ہے جو نماز کا تباہ کر دیا لہذا ایک شخص نے قعدہ اخیرہ کے بعد کوئی بات کہی یا قعدہ مار کے ہنسنا تو وہ شخص نماز سے باہر آیا و لیکن سلام کی لفظ کے ساتھ نماز سے باہر آنا واجب ہے

پانچویں فصل نماز کے واجبات کے بیان میں

واجب ہر نماز میں پہلے سورہ فاتحہ پڑھنا اور دوسرے فاتحہ کے ساتھ سورہ خواہ تیر آیت چھوٹی خواہ ایک آیت بڑی کا ماننا اور تیسرے مقرر کردہ اقراء کا پہلی دو رکعت میں یعنی قرأت دو رکعت میں نہ ہو و لیکن غیر میں خواہ پہلی دو رکعت میں پڑھے خواہ پچھلی میں مگر دو رکعت میں پہلے پڑھنا واجب ہے جو کچھ گناہ رکعتا ترتیب کا یعنی ہر فرض اور واجب کو اوس کے مقام پر ادا کرنا پانچویں تعدیل ارکان کی اور تعدیل ارکان کے معنی ٹھہرنا رکوع اور سجدہ میں ایک بار تسبیح کرنے کے موافق چھٹے پہلا قعدہ یعنی پچھلا بیٹھنا یا رکعت والی نماز یا تیس رکعت والی نماز میں فرض ہو وہی خواہ نفل خواہ سنت ساتویں تشہد پڑھنا دونوں قعدہ میں اور تشہد تیسریں التحيات کو جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرمایا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے تین تشہد پڑھایا کہ التحيات لله والصلوة والطيبات السلام عليك يا ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام عليكوا على اعباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اور محیط اور شرح وقایہ اور ہایہ اور قدوری میں اسی کو تشہد لکھا ہے اور اسی طرح مشہور بھی ہے آٹھویں نماز سے باہر آنا لفظ سلام کی کہ نہ نوین و عار قنوت پڑھنا وتر میں دسویں عیدین کی نماز میں تکبیروں کا کہنا گیارہویں بلند پڑھنا جس میں بلند پڑھا جاتا ہے جیسا کہ اوپر لکھا ہے مسئلہ اور امام کے تین بلند پڑھنا واجب ہے اور جو شخص کہ یکلا پڑھنا ہی چاہے تین بلند پڑھنا چاہے بارہویں آیت پڑھنا چاہے تین آیت پڑھا جاتا ہے یعنی ظہر اور عصر میں قاعدہ یا نویم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع اسلام میں سب نمازوں میں

بلند پڑھتے تھے اور مشرکین انہیں اگر کالی دیتے تھے اللہ اور رسول کو تب حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا کہ رات کی نماز و عین بلند پڑھو اور دن کی نماز ٹھیک بہتے تب ظہر اور عصر کی نماز میں حضرت آہستہ پڑھتے تھے اس واسطے کہ قافروں سے وقت ایذا دینے کے واسطے مستعد رہتے اور مغرب کے وقت کافر کھانے پینے میں مشغول رہتے اور عشا اور فجر کے وقت سوئے رہتے سواؤں و قنوں میں حضرت بلند پڑھتے تھے اور یہی حکم باقی رہا ہر اگر یہ وہ عذر مسلمانوں کے غلبے کے سبب جاتا رہا اور سواؤں و قنوں میں در واجب کے جو کچھ کہ نماز میں نہ ہو سنت یہاں تک

چھٹی فصل نماز کی سنتوں کے بیان میں

اور سنت ہے نماز میں دونوں ہاتھ اوٹھانا تحری کی تکبیر اور دعا قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیر کے واسطے کان کی لہر نکاس اور غورتین کندھے نکاس اوٹھاؤں اور ہاتھ اوٹھاؤں وقت اوٹھائیوں کو ٹٹھی سے کھلا رکھنا یعنی ٹٹھی بندھی نہ رکھے اور یہ نہ کوئی خیال کرے کہ اوٹھائیوں کا پھیلا ناسنت ہے بلکہ اوٹھائی کو اپنی حالت پر جمی ہوئے نہ پھیلا دے نہ سمٹا دے اور یہی شرح وقایہ میں ہے اور امام کے تئیں تکبیریں بلند کہتا اور ثنا پڑھنا تحری کی تکبیر کے بعد فرض نماز ہووے یا سنت یا وتر یا نفل اور امام ہووے یا مقتدی یا اکیلا اس میں سب برابر ہیں اور ثنا یہ ہے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ سَمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ مسلسلہ اور ہدایہ میں آیا ہے کہ جل ثناؤک فرض نماز میں نکلے اور قاضی شہاب الدین بلکہ العلماء نے لکھا ہے کہ جل ثناؤک مشہور روایت میں نہیں آیا ہے اور یہی صاحب ہدایہ نے بھی لکھا ہے فائدہ صاحب عمدۃ الاسلام و شامان میں ہے لکھا ہے کہ توبہ ہتر آدم کی ثنا پڑھنے کی برکت سے قبول ہوئی ہمارے تئیں حکم ہو کہ پہلے ہم ثنا پڑھیں جس میں نماز ہماری قبول پڑے فائدہ اور ثنا تسبیح سواؤں و قنوں کی جو عرض اوٹھاؤں میں ایک فرشتہ کہتا ہے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَعَالَى جَدُّكَ دوسرا کہتا ہے تَبَارَكَ سَمُكَ تیسرا کہتا ہے تَعَالَى جَدُّكَ چوتھا کہتا ہے لَا إِلَهَ غَيْرُكَ تو پھر چوتھا

شخص کرشن پڑھتا ہے تو ثواب پاتا ہے اور چاروں فرشتوں کا جو عرض اوٹھائے ہیں اور
 تقدیر دینے والے اور ان کے حکم کے مطابق آہستہ کننا اکیلا ہو خواہ امام اور مہجور کے
 ہیں جو شخص کہ سچے سے نمازیں پڑھ کر کیونکہ فقیر قرآن پڑھتا ہے اور سبوق قرآن
 پڑھ گیا اس واسطے کہ اگر جب اپنی باقی نماز کے پڑھنے کے واسطے پہلے قعود پڑھ کر قرات
 شروع کرے اور مقتدی جو شروع نماز سے ملا ہی وہ نہ لے کیونکہ وہ قرآن نہ پڑھتا گا
 اور شریعت بقایہ اور ہدایہ میں بھی لکھا ہے سنہ اور عیدین میں نہ لے گا اور نہ کسی کے تکیہ کے
 بعد قعود کیے کہیں قرآن پڑھنے کے نزدیک شہر اور تہذیب میں نہ لے گا اور نہ کسی کے تکیہ کے
 آہستہ کرنا اور اسرار و سورت کے پڑھنے کے نزدیک اور یہ بھی لکھا ہے امام سید خواہ
 اکیلا اور قعود کے بعد آہستہ سے آئیں کہنا امام سید خواہ اکیلا اور مقتدی کی واسطے جو یہ
 نماز میں نہ ہو بیجا امام ولا الضمائم پڑھنے سے بے فائدہ ہے آہستہ سے آئیں کہنا اور
 آہستہ سے معنی قبول ہو جیسا کہ مردوں کی واسطے دہنا ہائیں پڑھنا مات کے نیچے
 اور عورتیں جیسا کہ ایسا تھا کہیں اور رکوع میں جاتی وقت تکیہ کرنا اور رکوع میں دونوں ہاتھوں
 دونوں زانو پکڑنا اور زانو پکڑتے وقت اوٹھ کر تکیہ کرنا اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب
 رکوع میں جاوے تو دونوں زانو دونوں ہاتھوں سے پکڑے اور اوٹھ کر تکیہ کرنا اور رکوع میں
 تکیہ کرنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں
 دیوے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا تین بار اور قوم غیریسیا کھڑا ہونا رکوع
 کے بعد اور جب رکوع سے اٹھتا ہے سبحان ربی العظیم کہنا امام کی واسطے سنت ہے اور
 مقتدی کی واسطے نہ لے گا کہ کہنا سنت ہے اور شرح وقایہ میں اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو شخص
 اکیلا پڑھتا ہو تو وہ دونوں کے معنی سبحان ربی العظیم کہنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں
 رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں
 اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں تکیہ کرنا اور رکوع میں

رکعتا اور پشیمانی اور دونوں پانچوں رکعتا تو فرض ہیں اور سبحان الہی الاکملے سیر میں پشیمانی
تین بار اور وہ پشیمانی کی طرح سنت ہر قعدہ میں بائیں پانچوں سجدا اور اسی پر پشیمانی اور دونوں
پانچوں رکعتا اور عورتوں کو سنت ہر پشیمانی اور دونوں پانچوں سجدا اور اسی پر پشیمانی اور دونوں
اسکی عہد میں ہر رکعت میں اور دو سجدا کیے پشیمانی اور پشیمانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
دو سجدا اور دعا ہے ماثورہ پشیمانی اور دعا ماثورہ کہتے ہیں اور سکو جو پشیمانی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرمایا ہو یا قرآن کے موافق ہو یا اور وہ دعا پشیمانی جو آدمی کو کلام میں ملتی ہو وہ مثلاً
اللہ تعالیٰ مجھ کو بہت سامان دے یا فلا فی عورت کو ساتھ میری شادی ہو یا طرح کی گستاخا اور دونوں طرف سلام پشیمانی

ساتون فصل نماز کے مستحق کے بیان میں

اور اسی کو آداب کہتے ہیں جب ہر نماز میں سجدے کی جگہ پر دیکھنا قیام میں اور رکوع میں نشیبت
پانچوں پر دیکھنا اور سجدے میں ناک کی طرف دیکھنا اور قعدے میں گودی کی طرف دیکھنا اور یہ
حکم فرض نہ سب میں برابر ہے اور جہاں آئے وقت منہ بند کرنا اور تحریک کی تکبیر کہتے وقت دونوں
ہتھیلیاں آستین سے باہر نکالنا اور کھانسی کا دفع کرنا اپنے مقدور بھر اور جب موذن یا قامت کہتا
سبحی علی الفلاح پر پہونچے تب نماز کی واسطے کھڑے ہو جانا اور جب موذن قد قامت الصلوٰۃ
تک پہونچے تب امام کے تین نماز شروع کرنا اور ترتیل قرآن پڑھنے میں اور ترتیل کے معنی حرفوں کا
ادا کرنا اور وقفوں کا نگاہ رکھنا اور وقف کہتے ہیں ٹھہرنے کو یعنی جہاں رہا ہو وہاں ٹھہر
جائے اور رکوع میں سر کو پیچھے کے برابر رکھنا اور سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں زانو رکھنا
بعد اسکے دونوں ہاتھ بعد اسکے ناک بعد اسکے پشیمانی اور اوٹھتے وقت اسکی اولیٰ کرتا
یعنی پہلے ہمارا ٹھکانے تب ہاتھ تب زانو اور سجدے میں دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھنا
اور ہاتھ اور پانچوں کی اوٹھنے کو قبل کی طرف متوجہ کرنا اور قیام میں دونوں پانچوں کو بیچ میں
چار اونگل کا فرق رکھنا اور قعدہ میں دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھنا اور منہ داہنی اور
بائیں پشیمانی سلام میں اور رکوع اور سجدے کی تسبیح تین مرتبہ زیادہ کہنا اس شرط پر کہ طاق

جنت شکر اس واسطے کہ پیغمبر صلعم طاق پر قدم کرتے تھے اپنے پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ کے اور یہ حکم اکیلے کے واسطے ہے اور اگر امام ہو وی تو اس طرح پر زیادہ ٹکرسے کہ مقتدیوں کو بھیج ہو وی یہاں تک کہ بھاگیے بھاگیے کریں کیونکہ یہ مکروہ اور محظوظ اور فساد و مختصر شافی میں لکھا ہے کہ امام کو چاہیے کہ پانچ مرتبہ کے تاکہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہہ سکیں اور سجدہ میں باز و قن کو کشادہ رکھنا شکم سے اور شکم کو ران سے اور ران کو پنڈلی سے اور پنڈلی کو زین سے اور عورت ہو تو اس کی اولیٰ کرے یعنی خوب سٹی ہوئی سجدہ کرے اور پیٹ کو ران میں چھپا دے اور مسبووح کے تین منظر رہنا کہ امام فراغت کرے تب باقی نماز کو اسطے کھڑا ہو کر اور آخر کی نماز میں پچاس آیت پڑھنا تیس آیت پہلی رکعت میں اور بیس آیت دوسری رکعت میں اور ظہر کی نماز میں دونوں رکعت میں تین آیت کے موافق پڑھو اور عصر اور عشا کی نماز میں تین آیت کے موافق اور مغرب میں چھوٹی سورتیں اور وہ لم ہیں سے آخر قرآن تک ہے اور یہ حکم اختیار کی حالت میں ہے اور ضرورت کی حالت میں جو کچھ ہو سکے وہ پڑھو اور اس کا بیان ہم اوپر لکھ چکے ہیں

اٹھویں فصل نماز کے ادا کرنے کے قاعدے کے بیان میں

اس فقیر عاجز و جب فرض اور واجب و سنت اور تحبیات کے بیان کیے تب اسکے دل میں خواہش ہوئی کہ اب نماز کے ادا کرنے کی ترکیب بھی بیان کیا جائے کہ جس میں صاف صاف ہر ایک کو کو تکو معلوم ہو جاوے اور وہ لوگ ہر ایک فرض اور واجب و سنت اور تحب کو اس کے مقام پر ادا کریں سو وہ بیان یہ ہے کہ جب نماز پکڑا ہو تو تہل کو خوب جوع کرے اور دنیا کو اندیشہ دل سے دور کرے اور یہ معلوم کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں اور اگر میں نہیں دیکھتا تو اللہ تعالیٰ تو مجھ کو دیکھتا ہے جیسا کہ پیغمبر صلعم فرمایا ہے اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ اس کے یہی معنی ہیں کہ تو عبادت کر اللہ تعالیٰ کی اس قدر جگہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہوگا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم اور شرم کی ساتھ سر جھکائے ہوئے نہایت خوف اور شوق اور محبت کھڑا رہیگا اَنْ لَوْ تَرَكَ تَرَاهُ كَاَنَّكَ تَرَاهُ پھر اگر تو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ

تو تم کو دیکھنا ہی تو جو شخص کہہ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا جو کچھ چاہے تو وہ تم کو بھی تمہاری مرضی اور
 احتیاط سے کھڑا کرے گا اور دلہنہ بائیں نہ کیے گا اسکو خیال کیا جائے کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کے
 روبرو کھڑا ہو تو اور بادشاہ اس کے احوال کو دیکھتا ہے کہ یہ شخص کس طرح کا کام کرتا ہے تو اس پر
 شخص کو یہ طاقت نہ ملے گی کہ ذرا کسی ٹوٹ دیکھے یا زور دے یا کسی سے بولے یا بیٹھے اور نہ اس پر
 اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہو تو اور جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور تمام عالم کا پاپا اگر یہ اللہ
 اور سب پر غالب اور جو چاہے سو کرے اور جو چاہے سو کرے اور جو چاہے سو کرے اور جو چاہے سو کرے
 کہ جب نماز پڑھتا ہو تو دل میں عبودیت کے سوا کچھ خیال اور اندیشہ نہ کرے اور نماز میں مشغول ہو کر
 اور نماز کی تیر گتیاں کہ پہلے قبلہ کی طرف کھڑا ہو پھر اور دونوں ہاتھوں کو درمیان میں چاروں گلیوں کا
 فرق چھوڑے اور دونوں ہاتھ لٹکا دیں اور اپنی **قَسَمْتُ قَسَمْتُ لِلَّهِ الَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ**
حَقِيقًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَشَكِّكِينَ پڑھے نہ بیت کہے اور دونوں ہاتھ کان تک و سٹاؤ اس طرح پڑھے
 دونوں انگلیوں کا ان کی اہر میں چھو جاویں اور تکبیر تحریمہ کی کہے یعنی اللہ اکبر اور اگر عورت ہو تو
 نو کندھے تک ہاتھ اوٹھا لے اور تکبیر تحریمہ کی کہے اور تکبیر کے بعد داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے
 ناف کے نیچے اور عورت ہو تو چھاتی پر ہاتھ رکھے اور رکوع کو قوسہ میں اور عیدین کی تکبیر دن
 میں ہاتھ چھوڑ دیں پہلے غلاصہ پہنچے کہ جس قیام میں کہ دراز ذکر ہو دیں یعنی بہت پڑھنا ہو تو اوپر
 ہاتھ باندھے یہ شام نماز میں قرآن پڑھتے وقت یا دعا قنوت پڑھتے وقت یا جنازہ کی نماز
 میں اور جس قیام میں کہ دراز نہیں ہے یعنی بہت پڑھنا نہیں ہے تو اوپر سمیں ہاتھ چھوڑے یہ
 مثلاً رکوع کے قوسہ یا عیدین کی تکبیر دن میں اور قوسہ کہتے ہیں رکوع کے بعد کھڑے ہونیکو اور
 ہاتھ باندھنے کی ترکیب یہ کہ داہنے ہاتھ کے انگلی اور چھوٹی انگلی سے حلقہ باندھو اور
 بائیں ہاتھ کو اسی ہی کی طرح اور باقی تین انگلی بائیں ہاتھ کی اوپر رکھے اور شام پڑھتے وقت غور پڑھو
 بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تب سورہ فاتحہ پڑھی ایک مرتبہ پھر آیتیں کہ اور فاتحہ کے ساتھ سورہ لاؤ
 اور اگر ایک ہی آیت ملاؤ مثلاً ہاتھان میں بھی آیت پڑھو تب سورہ فاتحہ لکھ کر رکوع میں رکھو

نہ ہاتھ اوٹھا کر اور جب دوسری رکعت تمام ہو ویں تب ایمان پانچواں پہنچا دے اور اوٹھ کر
 اور وہاں کھڑے رہے اور انگلیاں پانچوں کی قبلیہ رخ رکھے اور دونوں ہاتھ نہ کرے ورنہ انہوں پر پکڑ
 اور تھکی کھلی رکھے اور انگلیاں قبلیہ رخ رہیں انہوں پر پکڑی ہوئی اور شافی جڑہ اس کے نزدیک نہ اور
 ہنصر کو بند کرے اور پچھلی انگلی اور ابهام کو حلقہ کر کے باندھے اور سببہ یعنی گلے کی اونٹنی سے استاء
 کہے یعنی اوسکو اوٹھا کر اسے کہ لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُهُ
 پڑھتے وقت اور اسی طرح ہمارے علموں سے بھی روایت ہے یہ نہ منہوش نہ حلقہ غرض کہ ہمارے
 منہ میں بھی سنت ہے اور عورت ہو ویں تو اوسطی جیسے کہ عورتوں کو اوسطی کے حکم پر
 تب بعد اسکے احتیاط پڑھے اور پچھلی احتیاط پر کچھ زیادہ تکرار اور دوسری دونوں رکعت میں
 فقط الحمد پڑھے اور یہ افضل ہے اور اگر سبحان اللہ کہے یا چپ کھڑے رہے پچھلی دونوں
 رکعتوں میں تب بھی جائز ہے مگر افضل ہے الحمد پڑھنا اور جب دونوں رکعت تمام ہو ویں تب
 اوسطی جیسے جس طرح پہلے بیٹھا تھا اور احتیاط پڑھے اور درود پڑھے درود یہ ہے اَللّٰهُمَّ
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ
 حَمِیدٌ مُّجِیدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ وَعَلٰی اٰلِ
 اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ اور یہ درود محیط اور مشکوٰۃ سے لکھا ہے جب درود پڑھے تب
 دعا مانورہ پڑھے اور دعا مانورہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِ وَلَدِیْ وَلِیْکَ تَوَّالِدٌ
 لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْہُمْ
 وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یہ درود پڑھے اور چاہے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ کَاغْفِرُ مَغْفِرًا
 مِّنْ عِنْدِکَ وَاَسْتَغْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اسکے یہ معنی ہیں کہ اے آسمانی شہید
 میں نے ستم کیا ہے اپنی جان پر بہت ستم اور کوئی نہیں بخشا میری بدوں کے گناہوں کو مگر تو ہی
 سو تو مجھ کو بخش دے خاص بخشا اپنے پاس سے اور رحمت اور مہربانی کر میری اور بیشک تیری

بخشنے والا بندہ ہو گا اور بندوں پر مہربانی کرنا اور مشکوٰۃ اور مصابیح میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ تجھ کوئی دعا سکھلائیے کہ اس کو میں اپنی غائے آخر میں پڑھوں تب حضرت صلعم نے صدیق اکبر سے فرمایا کہ تو اسی دعا کو پڑھا خلاصہ یہ کہ جو دعا کہ حضرت نے فرمائی ہو وہی یا قرآن کی آیت ہو وہی پڑھے تب دعا مانورہ کے بعد دہائی طرف منہ پھیرے اس طرح یہ کہ کندھا نظر پڑھے اور اس کا رخسار چھپے سے نظر پڑھے اور کہے اللہ لاکم علیکم کو رحمة اللہ اور اسی طرح بائیں طرف کے اور امام ہووے تو دونوں سلام میں آدمی اور فرشتوں کی نیت کہے جو سب دے سکے پیچھے ہیں اور اگر مقتدی ہو تو امام کی نیت کری اور اگر اکیلا ہو تو فقط فرشتوں کی نیت کہے اور جب امام سلام سے فارغ ہو وہی تب دہانے یا بائیں پھر کے بیٹھے اور جو دعا کہ چاہے پڑھے مگر بہتر یہ ہے کہ ایک مرتبہ آیت لکری پڑھے بعد اس کے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر اٹھا دی اس طرح یہ کہ دونوں انگلیں ظاہر ہوویں اور جو حاجت چاہے سوا اللہ سے مانگے اور چاہے تو یہ مناجات پڑھے رَبَّنَا لَا تُخِزْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْكَوْنُ الْغَابِرُ رَبَّنَا إِنَّا أَتَيْنَاكَ بِخَيْرٍ وَكَانَ غَدَاؤُنَا بِحَبْلٍ طَائِفِينَ لَكَ فَارْحَمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ

تو چاہے دہانے یا بائیں منہ کے بیٹھے چاہے نہ بیٹھے

نویں فصل جماعت کے بیان میں

ہایہ میں لایا ہے کہ جماعت سنت ہو کہ وہی جیسا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے اَلْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ الْاِمَامِ لَا يَحْتَفِظُ عَنْهَا اِلَّا الْمُنَافِقُ مَعْنَى جَمَاعَتٍ مُتَوَكِّدَةٍ ہاؤں سے خلاف نہیں کرتا ہو مگر جو منافق ہو اور جماعت کا ثواب کیلئے پڑھنے سے زیادہ ہو جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ پیغمبر صلعم فرمایا کہ صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوةِ الْفَدْلِ بِسَبْعِينَ عَشْرَیْنِ دَرَجَةً یعنی جو نماز کہ جماعت کے ساتھ پڑھتی ہو وہ نماز زیادتی کرتی ہو ثواب میں اوس نماز سے کہ اکیلے پڑھتے ہیں سترائیس رتبے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں مذکور ہے

کہ جماعت نہ ہو تو وہ بھی اور تو یہ ایک ہے مسلمان اور یہ ہر مسلمان کی سیوا اور قضا ہے
 جو نماز کے مسئلے پر بات ہو تو اور اگر کسی نے یہ کہہ دیا ہے تو یہ بھی ایک مسلمان کی سیوا اور قضا ہے
 پڑھتا ہو اور اگر اس میں بھی یہ ہو تو یہ بھی ایک مسلمان کی سیوا اور قضا ہے
 مرنے کے وقت تک اس کا حق ہے کہ اس کے لئے ایک مسلمان کی سیوا اور قضا ہے
 یہ بھی تو ایسا ہے کہ اس کے حق میں کسی کی سیوا اور قضا ہے
 زیادہ ہو اس واسطے کہ اس کے امام بنو خیر یا عت سے زیادہ ہوگی اور اگر غیر میں ہو تو
 اس وقت وہ شخص بہتر ہو کہ جس سے اس کا واسطہ ہو اور اگر وہ امام زمانہ
 غلام کو اس واسطے کہ اس کو فراغت مل سکے کی نیت میں ہو اور اگر وہ اس واسطے کہ اس کو
 نادان بہت ہو تو میں اور اگر اس کی نیت میں ہو تو کوئی اور نہ ہو کہ یا بہت ہو تو میں اور اگر اس کو
 اس واسطے کہ وہ اپنے دین کے کام کی نیت میں ہو تو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو
 لگنے کی احتیاج نہ ہو تو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو
 اکثر اتفاق ہو تو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو
 بنو خیر میں اس کو کوئی نفرت ہو تو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو
 ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خداوندی حبیب علیکم السلام
 فاجرا یعنی اس کی کرنا کا فرض ہے تمہارے اور ہر مسلمان کے ساتھ ہو کر نیک ہو کر
 ہو کر ان کے لئے اگر گناہ کبیرہ ہو تو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو
 بنو خیر میں اس کو کوئی نفرت ہو تو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو
 ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خداوندی حبیب علیکم السلام
 فاجرا یعنی اس کی کرنا کا فرض ہے تمہارے اور ہر مسلمان کے ساتھ ہو کر نیک ہو کر
 ہو کر ان کے لئے اگر گناہ کبیرہ ہو تو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو
 بنو خیر میں اس کو کوئی نفرت ہو تو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو اس واسطے کہ اس کو
 ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خداوندی حبیب علیکم السلام
 فاجرا یعنی اس کی کرنا کا فرض ہے تمہارے اور ہر مسلمان کے ساتھ ہو کر نیک ہو کر

بدعتی کی اور مکروہ ہی جماعت عورتوں کی جبکہ قطعاً عورتیں ہی ہو وین یعنی عورت ہی امام اور عورت ہی
مقتدی ہوگا اور عورتیں اگر جماعت کریں تو جو عورت کہ امام ہوگا وہی بھیجیں کھڑی ہوگا اگر وہ بڑھ
اور اسی طرح اگر ننگے لوگ جماعت کی نماز پڑھتے ہوں تو جو امام ہوگا وہ بھیجیں کھڑا ہوگا اگر نہ بڑھ
مسئلہ اور مکروہ ہی جوان عورت کا حاضر ہونا جماعت میں اور بڑھ ہی عورت کا ظہر اور عورت ہی
اور اگر فجر اور مغرب اور عشا کے وقت جماعت میں حاضر ہو وین بڑھ ہی عورتیں تو کچھ شہادت نہیں ہے
مسئلہ اور درست ہے اگر اقتدا کرے وضو والا تیمم والیکے ساتھ اور پانچوں دھو نیوالا سوزو پیر
مسح کرنیوالے کے ساتھ اور کھڑا ہو نیوالا کوزہ پشت کے ساتھ اور بیٹھنے والیکے ساتھ اسٹا
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھکے امامت کی ہے اور اشارہ کرنیوالا اشارہ کرنیوالیکو
ساتھ اور نقل پڑھنے والا فرض پڑھنے والیکے ساتھ اور یہی ہدایہ اور شرح وقایہ میں ہے
مسئلہ اور اگر مرد اقتدا کرے عورت کے ساتھ اور لڑکے کے ساتھ اور بیچرٹنکے ساتھ تو درست
نہیں ہے اور اگر قرآن پڑھنے والا اُٹھی کے ساتھ اقتدا کرے تو درست نہیں ہے اور اسی کہتے ہیں اسکو
جو کہ ایک نیت ہی قرآن کی نہ جانتا ہوگا اور اگر اقتدا کرے وہ شخص کہ کپڑا پہنے ہو ننگے کے ساتھ
یا وہ شخص کہ رکوع اور سجدہ کی اشارہ کرتا ہے اس کے ساتھ اقتدا کرے کہ جو اشارہ رکوع
اور سجدہ کرتا ہے اور فرض پڑھنے والا نقل پڑھنے والیکے ساتھ تو درست نہیں ہے مسئلہ
اور اقتدا اگر فرض پڑھنے والا اس کے ساتھ جو دوسرا فرض پڑھتا ہو مثلاً یہ ظہر پڑھتا ہو اور
عصر خواہ دوسرا فرض پڑھتا ہو مسئلہ اور جو شخص کہ بعد از ہو یعنی ناک سے خون جاری ہو یا پیشاب
جاری ہو یا اور کچھ عذر ہو جیسا کہ اوپر لکھ چکے تو جو شخص کہ ظاہر ہو کہ وہ اس کے ساتھ اقتدا کرے کوئی
اسکی امامت نہایت نہیں ہے اور مغدور کی نماز درست ہے مگر ہرگز کے وقت منکر کا مسئلہ عمدۃ الاسلام میں
ہو کہ رافضی کہتے تھے جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر و درست نہیں ہے مسئلہ یہ ہیں لایا یہ کہ عہد ہو
ساتھ امام نماز کو طول بہت ہو گیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے اِذَا صَلَّيْتُ لَكَ وَالنَّاسُ فَاصْفُفْ جبکہ نماز پڑھتے تھے لوگوں میں سے کوئی شخص

آدمیوں کی واسطے یعنی اونکی امامت کرسے جب چاہیے کہ تخفیف کرے اور لوگوں کے اوپر رعایت کرے
 فَإِنْ فِيهِمُ الضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَسُوءُ اسْطِ كَدُونَ كُنْ تَحْجِيزُ بَارِ اور کم زور اور بڑھا
 وَلَا صَلَّ أَحَدٌ كَرْتَفِيسَ فَلْيُطَوَّلْ مَا شَاءَ اور جب نماز پڑھو تم میں سے کوئی اپنے ہی واسطے
 یعنی کیلا پڑھتے یا چاہیے کہ طول کھے جس قدر کہ چاہے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں ہے فائدہ
 اور جس طول سے کہ امام کو منع کیا ہو اس سے یہ مراد ہے کہ جس قدر قرات سنت ہو اس سے طول
 نکسے اور جس قدر کہ سنت ہو اس قدر تو پڑھا چاہیے مسئلہ شریعہ و قایہ میں لایا ہے کہ امام طول
 نکرے پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے سوای فجر کی نماز کے مسئلہ اگر ایک ہی مقتدی
 ہو تو توازن کو امام اپنے برابر اپنی طرف کھڑا کرے اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہو وین تو
 امام کے کھڑا ہو و مسئلہ اور اگر امام کو نماز میں عذر ہو تو مقتدی بھی نماز کو دوہرا دے
 اس واسطے کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز میں شامل ہے جب امام سے نماز میں فساد ہو تب مقتدی
 کی نماز میں بھی فساد ہوا مسئلہ پہلی صف میں مرد کھڑے ہو وین دوسری میں لڑکے کھڑے
 ہو وین تیسری میں بچے کھڑے ہو وین چوتھی میں عورتیں کھڑی ہو وین مسئلہ اگر ایک عورت
 مرد کے برابر اگر نماز پڑھو تو اگر وہ عورت شہادت دلانے والی ہو وی اور دونوں کے درمیان میں
 کچھ آڑ نہ ہو وی اور دونوں تحریم کے وقت سے ملے ہو وین اور جو وہ پڑھتا ہو وی سو یہ شرطی
 ہو وے یعنی دونوں سبق نہ وین اور شروع نماز سے تحریم میں شریک ہو وین تو اس صورت
 میں اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو تو مرد کی نماز باطل ہو گئی اور اگر امام نے عورت کی
 امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی نماز باطل ہو گئی مسئلہ اور ہدایہ میں لایا ہے کہ امامت کا
 نیت کر نیکی شرط اس وقت میں ہے کہ جب عورت کے مقتدی ہو وی مرد کے برابر مسئلہ
 اگر نماز پڑھائی اسی نے قرآن پڑھنے والے کو اور امامی کو تو ہجوں کی نماز باطل ہو گئی اور
 اسکی وجہ یہ ہے کہ قاری کی نماز اس واسطے باطل ہو گئی کہ اسکو قرات کی قدرت تھی اور اسکو
 قرات ترک کی اسکی نماز اس واسطے باطل ہو گئی کہ جب کہ اس سے خواہش کی جماعت کی تب

واجب ہو اور سپر کا اقتدار کے قاری کے ساتھ تاکہ قرائت قاری کی اور کسی قرائت ٹھہرے سوا اور ترک کیا اور قرائت کو قدرت کہتے ہوئے مسئلہ اور اگر امام نے پہلی دو رکعت میں قرائت کی پھر اس کو صحت ہوا تب اسے آخری دو دنوں رکعت میں امامی کو خلیفہ کیا تو اس صورت میں جو نکی نماز باطل ہو گئی اور خلیفہ کر کے کا مسئلہ آگے معلوم ہو و گیا ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہی ہر ایام میں ہوا ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام میں ہر جہ سے لکھا ہے کہ اگر کسی محلے میں دو مسجور ہو وین تو چاہے کہ قہر میں نماز ادا کرے اور اگر دو دنوں ساتھ کی نبی ہوئی ہو وین تو اس وقت جو ترک ہو ویک ہو ویک اور سین نماز پڑھے اور نیچے کہ دور کی مسجد میں جا وے جماعت کی کثرت کیونستے وار انظار بالخصوص

دوسو فیصل نماز میں جہاں تک جائز ہے کے بیان میں

اگر ایک نماز کو نماز میں بغیر قصد کے آپسے حدت ہو تو وضو کرے اور اسی نماز کو پوری کر دینی جس مقام سے حدت ہوا ہو و اسی مقام سے پڑھے یہاں تک کہ اگر احتیات کے بعد حدت ہوا تو چاہے کہ وضو کرے اور ان کے سلام پھیرے اسو اکل کہ نماز سے باہر آنا اپنے کام کے ساتھ فرض ہے مگر افضل ہے کہ دوسرے کے پڑھے اسکو طائفہ دینے کا مسئلہ اگر امام کو نماز میں حدت ہو وے تو امام دوسرے شخص کو خلیفہ کرے بیٹے اپنے مکان پر کھینچ لائے وہ نماز پڑھائے لکے جس مقام سے امام نے چھوڑا ہو وے اور امام چلا جائے اور وضو کرے اس صورت میں اگر امام بیٹے خلیفہ نماز سو قرائت ہو و ہو تو اسکو جس نے وضو کیا ہے اختیار ہے چاہے اسی مقام پر جہاں وضو کیا ہے پڑھے اسو تاکہ کم چلنا پڑے نماز میں اور چاہے پھر آئے پہلے مکان پر تاکہ ایک ہی مکان پر نماز ادا ہو وے اور یہی حکم اکیلے پڑھنے والے کا بھی ہے چاہے وضو کی جگہ پر پڑھے اور اگر وہ امام بیٹے خلیفہ نماز سو قرائت نہوا ہو و تو پہلے امام پھر آئے اور اپنے خلیفہ کے پیچھے نماز پوری کرے اور یہی حکم متقدمی کا ہے یعنی اگر امام نے فراغت کی ہے تو چاہے وضو کی جگہ پر پڑھے اور چاہے پہلے مکان پر پڑھے اور اگر امام فراغت نہیں ہوا ہے تو پھر آئے اور امام کے پیچھے نماز پوری کرے اور اسکو لا حق کہ میں

کیا رہو فیصل لا حق کے بیان میں

اور لاحق کا مسئلہ اس طرح پر ہو جو شخص کہ پہلی رکعت سے جماعت میں داخل ہو گیا تمام نماز اس
امام کے ساتھ نہیں پائی اس سبب سے کہ سو گیا یا اسکو حدت ہوا تو وہ شخص بابت نہ کہے چلا جاو
اور وضو کر کے پھر آئے اس صورت میں اگر امام نے کوئی رکعت پڑھی ہو تو چاہیے کہ اس رکعت کو
جواو سنے نہیں پائی ہو پہلے بغیر قرأت کے ادا کرے تب بعد اسکے امام کی تابعداری کرے
مثلاً ایک شخص طرح کی نماز امام کے ساتھ پہلی رکعت پڑھ چکا تھا کہ اسکو حدت ہوا اور وہ گیا
وضو کر نیکو جب تک کہ وہ آئے تب تک امام دوسری رکعت پڑھ چکا تھا وہ وضو کر کے آیا تو چاہیے
کہ اس ایک رکعت کو جواو سنے نہیں پائی ہے پہلے بغیر قرأت کے پڑھ لےوے تب باقی جو دو
رکعت ہیں اسکو امام کے ساتھ پڑھے اور اگر امام نماز سے فراغت ہو گیا تو اس صورت میں
جواو سنے نہیں پائی ہے اسکو بغیر قرأت ادا کرے اور اس شخص کو لاحق کہینگے

بارہویں فصل مسبوق کے بیان میں

اور جو شخص کہ امام کے ساتھ آخر نماز میں ملے یعنی اس کے اوپر کی نماز جائے تو اسکو مسبوق کہتے
ہیں اور مسبوق کا مسئلہ اس طرح پر ہے کہ مثلاً ایک شخص فجر کی نماز میں امام کے تین دوسری
رکعت میں پائے تو ثنا اور قعود اور تسمیہ کہے اور جب امام سلام پھیرے تب چاہیے کہ اوٹھے
اور آپ سلام نہ پھیرے اور وہ ایک رکعت جواو سنے نہیں پائی تھی ادا کرے اور اگر اسکو معلوم
ہوئے وہ سورت جو امام نے پڑھی ہو تو فاتحہ کے بعد اوسی سورت کو جہر سے پڑھے اور نہیں تو
سورۃ اخلاص پڑھے اور اگر امام کو تشہد میں پائے تو چاہیے کہ دونوں رکعت دہر کی ادا کرے
جس طرح فجر کی نماز پڑھتا ہے یعنی فاتحہ کے بعد سورت ملاو اور جہر سے پڑھے خلاصہ یہ ہے کہ اسی طرح کوئی
وقت ہو جو جماعت میں داخل ہو جاو اور جواو سنے نہ پائی ہو تو اسکو جب امام سلام پھیرے تب ادا کر لےوے

تیرھویں فصل نماز کے فاسد ہونے کے بیان میں

نماز کو فاسد کہنا یہ بات کہنا سہو کہ خواہ قصد سہو تین یا چار تین میں تھوڑی ہی بات اور قصد سہو
کوئی کام جان بوجھ کے کرنا اور فاسد کہنا یہ قصد سہو سلام کہنا اور اگر سہو سلام کہے گا تو نماز فاسد نہ ہو

تو بات میں داخل ہو گا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر سو سے اس کے منہ سے نکل گیا تو اللہ کا نام تھا مضائقہ نہیں اگر کسی شخص کو قصد سے سلام کیا تو بات کرنا ٹھہرا اور فاسد کرتا ہے سلام کا جوابے یا نقد ہو یا سو ہوا اور نا کہ کرنا بلند آواز سے اور آہ کرنا دریا بیاریسی اور ٹ کرنا اور آواز سے ردنا دردی یا مصیبت سے اور کھٹکنا یا بغیر غصے کے اور چھینک کا جوابے یا بغیر ہر چھلک ٹھکنا اور خبر کے جوابے یا **اِنَّ اللّٰهَ وَرَآئِ الْاَلْوَحِیِّ کُنَّا** اور خوش خبر کے جواب میں الحمد للہ کنا اور عجیب کے جواب میں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** **وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کنا اور رقم دینا اپنے امام کے سوا دوسرے کو اور اگر اپنے امام کو رقم دیو تو نماز پل ہو اور رقم دینے کے یہ معنی ہیں کہ جو کوئی نماز میں قرأت قبول کرے اور سکون دلا دینا اور نماز میں قرآن مجید پڑھنا اور بحسن و بکمال پر سجدہ کرنا اور نماز میں دعا کرنا یعنی طلب کرنا وہ چیز جو آدمیوں سے طلب کرتا ہو کہو کہ یا اللہ تنگ فانی عورت سے میرا نکاح کر دی یا کہو کہ مجھ کو ہزار دینار عطا کر یا کہو کہ مجھ کو چھپا کر عطا کر یا کہو کہ جو بات ہے اور نماز میں کھانا اور پینا اور عمل کثیر کرنا یعنی نماز میں جو کام کہ زیادہ کری نماز کو طلب کرتا ہے اور زیادہ کام کے یہ معنی ہیں کہ ایسا کام کری کہ جو کوئی نہ دیکھے تو وہ جانے کہ یہ نماز نہیں پڑھتا ہی یا نمازی آپ بوجھے کہ میں نے کام زیادہ کیا یعنی نمازی کی عقل پر چھوڑ دیو اور نماز کو نہیں فاسد کرتا ہے بشت کے ذکر سے یا دوزخ کی شہادت سے روزانہ ایک اس طرح کا رونا نماز میں مستحب ہے اور کھٹکنا نماز میں عذر کے ساتھ یعنی آواز بنانے کی واسطے کھٹکنا کہ جس میں قرآن ہو سکے اور وہ دعا جو آدمیوں کے نہیں طلب کرتا ہے اور نقد کا کام کرنا اور کسی کا گذرنا نماز کے آگے سے نماز کو باطل نہیں کرتا ہو کہ وہ شخص گنہگار ہو یا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اگر نماز چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو تو نمازی کے آگے سے جانا جس جگہ سے ہو گنہگار کرتا ہے اسو طرہ کہ چھوٹی مسجد ایک ہی مکان ہے اور اگر بڑی مسجد میں یا میدان میں پڑھتا ہو تو اس صورت میں اگر اس کے مسجد کی جگہ سے کوئی جاوے تو وہ گنہگار ہو تا ہو اور اگر نمازی کا مکان پر نماز پڑھتا ہو یا بیٹا ہو یا مکان پر اور کوئی دوسرے سامنے جاوے تو اس صورت میں اگر جانی دیکھا بعضا عضو نمازی کے بعضے عضو پر بار ہو جاوے یا تو وہ جانو والا گنہگار ہو دیکھا اور اگر راز ہو گا تو گنہگار ہو گا کہ اور جب کوئی شخص نماز میں پڑھتا ہو تو ایک ستر ایک گز کا لانا اور ایک دھڑل کا مٹا ہوا پیر کے گاؤں کو

اور وہ سترہ اس کے نزدیک تار و نون اور ویر سے ایک بار شے برابر ہو ہی اور سترہ کھڑا ہو
زین پر پڑا ہو اور زمین پر چھ نہ کیے اور اگر سترہ ہو اور کوئی سیانے آئے یا سترہ ہو اور
کوئی سترہ اور نمازی کے پھر آئے تو اس کو منع کے سبحان اللہ لکھ یا اشاریے اور بیج
اور اشارہ ساتھ کر خواہ بیج خواہ اشارہ دو نوعت ایک کر اور امام کا سترہ کہنا یہ ہو
واسطے اور سترہ کہتے ہیں اگر کو مسکن اور جب تک اس راہ میں کوئی آویگا تو سترہ کا ترک کرنا جائز ہے

چودھویں فصل نماز کے مکروہات کے بیان میں

مکروہ جو نماز میں کچھ اس پر پائندہ ہے پر ڈالنا اور اس کے کناروں کا چھوڑنا اس میں پر کہ لگا
رہیں اور کچھ کا سبب تار و نون اور اس سے سجدہ میں غائب وقت کہ نشی یا دوسری چیز لگ اور کچھ یا بند
کھیلنا اور بال کا باندھنا مو کی چاندی پر یعنی بیج سر پر اور انگلیوں کا توڑنا یعنی ملنا یا پھینکانا
اور آواز دے اور دھن یا کھینا کر دھن پھر کے اس طرح پر کہ منہ قبلہ سے پھر جائے اور بغیر گروں پھر
انگوٹھ کے کنارے دیکھنا مکروہ ہی اور مکروہ ہے لکھ کر یا کھانا یا سجدہ کو واسطے مگر ایک بار مضامین
نہیں ہے اور ہاتھ کر پر کھنا اور بدن توڑنا یعنی انکار کرنا اور کتے کی ٹھیک بٹھینا اور وہ اس
طرح ہے کہ زانو کھڑا کرے اور چوڑ پر بیٹھے اور مرد و زای کے تیل و نون بازو و دل کا بچھانا
سجدہ میں اور عورتیں اس طرح سجدہ کریں انکو مکروہ نہیں ہے اور چار زانوں بٹھینا بغیر عذر
کے اور نماز کے باہر چار زانو بٹھینا مکروہ نہیں ہے اور امام کا کھڑا ہونا سجدہ کی محراب میں اور
امام کا کھڑا ہونا کیلے و کان پر یعنی تقدیر دم کے اور بچے پر یا اس کے اوٹے یعنی امام کیلے
نیچے سے اور مقتدی اوپر نیچے ہو ہیں اور مکروہ ہے صورت کا ہونا نمازی کے آگے یا بازو
کے برابر یا چپٹ کے اوپر یا سر کے اوپر لگی ہوئی یا قبلے کی طرف دیوار میں ہو اور اگر چھوٹی ہو
یا قدم کے نیچے ہو تو مکروہ نہیں ہے اور اگر نماز کے ادب میں کسی گمے اور بے محاشی سے
نگے سر پہے تو مکروہ ہے اور نماز کی امانت کرنا اور ناچیز جان کے ننگے سر پھینکا کرنا اور اگر
اپنے سین ناچیز اور خراب جان کے ننگے سر پھر تو مکروہ نہیں ہے اور چھپا کر ہو ہو کر پھر نہیں کر

جس کپڑے پڑے آدمیوں کی پاس نہ جائے مگر وہ ہر نماز میں پیشانی کا پوچھنا خاک سے فرحت ہو نہ کی پہلے اور آسمان کی طرف دیکھنا اور گہرے سچ پر سجدہ کرنا اور آیتوں کا اور تسبیح کا شمار کرنا اور گلیوں سے اور اوس کپڑے پر پتہ جہین صورت بنی ہو وہی مسلسل اور مکروہ ہی جماع کرنا اور پیشانی کا اور جاضر پر پھرنا سجدہ کے اوپر اور سجدہ کا دروازہ بند کرنا مسلسل اور مکروہ نہیں ہے سجدہ میں کمر سے یا آنکھوں سے یا سونے کے پانی سے نقاشی کرنا اور محراب میں سجدہ کرنا اس طرح ہر کہ کھڑا ہو وہی سجدہ میں اور نماز پڑھنا اوسکے پیچھے جو بیٹھتا ہے ہر بات کہہ رہا ہو اور اوسنہ چھوٹے پر نماز پڑھنا جہین صورت بنی ہو وہی مگر سجدہ صورت پر نہ کرے یا صورت چھوٹی ہو جو کہ دیکھنے والے کو نظر نہ پڑے مثلاً چوٹی یا کھسی کی صورت ہو یا صورت اوسکی ہو جو جسکی جان نہیں ہوتی ہے مثلاً گشتی کی یا درخت کی صورت ہو وہی یا صورت جاندار کی ہو جو مگر اوسکا سر نہ بناو اور نماز میں سانپ یا بچھو کا مارنا مسلسل اور پیشاب کرنا اوس گھر کی چھت پر جہین محراب بنائی ہے نماز پڑھنے کی واسطے اسواسطے کہ وہ گھر حکم مسجد کا نہیں رکھتا ہے مسلسل اور مکروہ ہے مقتدی کی واسطے اکیلے کھڑا ہونا صفوں کی پیچھے میں وقت کو صفوں میں جگہ خالی ہو لینے اگر جگہ خالی ہو وہی تو اوسکی جگہ کھڑا ہو کہ وہ جگہ بوجہ جاو اور اگر صفوں میں کچھ جگہ خالی ہو وہی تو پیچھے کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہے اور اگر کسی شخص کو صف میں سے اپنی طرف نکلیجے لیو اور اوسکو ساتھ کھڑا ہو وہی تو یہ بہت خوب ہو اور سیلہ محیط میں مسلسل اور مکروہ ہی نماز میں تحریر کی تکبیر و بارکنا یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا اور نماز میں چوکنا اس طرح سے کہ پاس کا آدمی نہ سنے اور اس قدر چھوٹا کہ نہ باتیں داخل ہے اور بات نماز کو باطل کرتی ہو اور بلند کنا تسمیہ اور آمین اور تشهد کا اور تمام کرات قرأت کا رکوع میں جا کر اور رکوع کی تسبیح تو کہ شروع میں کہنا اور سجدہ کی تسبیح جلسے کو شروع میں کہنا اور مکروہ پہلی کعت راز کرنا افضل میں اور مکروہ ہی دوسری کعت دراز کرنا پہلی کعت سیٹھا زمین اور پیرا زمین و تاج کا اوتارنا اور پتیا اور منور کا اوتارنا حضور کا منور ہونا بہت کام ہے تو نماز باطل ہو گئی اور خوشبو اور معمول کا نہ کھنا اور ہوا کرنا کپڑے یا کپڑے کی ایک بار دوبار اور

بندر نما اور بعضوں کے گناہ اگر حضور دل کی واسطے بند کرے تو کچھ دشت نہیں ہے اور ترک کرنا کسی سنت کا اور وہ چیز نہ ہیں کہ کھنا کہ جس کے رکھنے سے قرأت نہ ہو سکے اور جو چیز کی رانت میں ہے مثلاً گوشت وغیرہ اگر چہ تھوڑا ہو وہی اس کا کھانا اور سجدہ طاعت وقت دنوں انھوں نے ان کے پہلے نہیں پر رکھتا بغیر عذ کے اور اونھنے وقت اس کے اٹھ کر تائین ہشت کے پہلے انوں اوٹھا بغیر عذ کے اور کشادہ رکھنا اور گلین کا سوار کو ع کے اور تھوگنا اور ناک چھینکنا اور کسی سورا کا تم کرنا کہ سوا کی اور یکے نماز میں نہ پڑھے اور ایک رکعت میں دو سورا کا پڑھنا سچ کی ایک سورت چھوٹے اور پھیل سورت کو پہلے پڑھنا اگر چہ دو رکعت میں ہو مثلاً پہلی رکعت میں قل ہوا اللہ پڑھے اور دوسری میں تبت یا اور نماز کا طول کرنا اس قدر کہ مقتدیوں کو اگر ان معلوم ہو کہ اور نماز کو ہلکی کرنا مقتدی کی جلدی کی واسطے اور ایک ہی سورہ دو بار پڑھنا ایک رکعت میں فرض نماز میں اور ستین کہینوں کے اور ترک اوٹھانا اور تکیہ کرنا عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذ کے مسئلہ اور صف اور شیعہ یا شیع اور جراح آگے ہو تو کچھ دشت نہیں ہے مگر آگ بھتی ہوئی مکروہ ہے مسئلہ کمر باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے مسئلہ شرح اور اردو لکھا ہے

بندر ہو فیصل و ترکی نماز کے بیان میں

وتر میں رکعت کی واجب سب سے تین رکعت کے بعد سلام پھیری اور تینوں رکعت میں الحمد کے بعد سورہ پڑھیں اور تیسری رکعت میں کو ع کے پہلے اتمنا اوٹھاتا ہو اکیس رکعت بعد اسکے دعا قنوت پڑھے اور دعا قنوت یہ ہے اللھم انا نستعینک ولنستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک وننبت علیک الخیر ونشکركم ولا نکرہک ونخلع ونترك ما کفرک اللھم ایاک نعبد و ایاک نستعبد ونسجد ولا یمک لشک و نفوس و زجوار حیاتک و غشی اعدا بک اعدا بک بالکفار یلھونہ فائدہ مثنوی کی کہ کسٹری ہو اور ترک کے کان کو نش پڑھنا خطا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص عاری قنوت نماز تو یہ آیت پڑھتا ایتنا فی اللہ یا حسنة وفي الاخر حسنة و هذا صواب القار پان تبت اللھم اخیر لکے یا تبت تبت لکے اور دیگر سوا دوسری نماز میں قنوت نہیں ہے مسئلہ

اور اگر امام شافعی مذہب ہو وی اور وتر میں کو ع کے بعد قنوت پڑھو تو مقتدی بھی پڑھو اور
اگر امام فخر کی نماز میں دعا قنوت پڑھے تو مقتدی نہ پڑھے بلکہ چپ کھڑے ہے فانکہ اس
کا کہنا ہے پہلے جو اس مقام میں شرح اور اسے لکھا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ یا غلامیہ جو بندہ مومن اور مومنه عورت کہ وقت کے بعد سجدہ میں سر کے ساتھ قَدْ وَكُنْتُ بَنًا
وَإِنِّي الْمَلَكُ وَالرُّوحُ بِأَنْجِ مَتَبَهُ كِتَابٌ سَرَّاهُ وَأَنَا تِلْكَ السَّرَى پڑھو اور پھر دوسری
بار سجدہ میں جائے اور پانچ مرتبہ پھر سُبْحُ قَدْ وُسِّرَ لَكَ الْبَنَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ کہے تو
قسم ہوا کہ خدا کی جیسا کی قدرت کے قبضے میں محمد مصطفیٰ مسلم کی جان ہو کہ وہ بخشا جاو اپنی عبادت
اور نیکوئی پہلے اور ثواب سوچ اور عمری کا اور ثواب بہار شہید کا پاؤں سے اور نہار فرشتے کو
حکم ہو وی کہ اوسکے واسطے نیکی لکھیں اور گویا کہ سو سلام آزا کیے ہو ویں اور اوسکی دعا
قبول ٹپے اور ساٹھ دوزخی کی قیامت کے دن شفاعت کرے اور جب مکر تو شہید
ہو وی سو بعد اسکے جو خوب تحقیق کیا تو اوسکی کہیں شد نہ پائی مگر بعد سلام پیرنے وتر کے
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ تین بار اور تیسری بار آواز کو کہتی ہے اور بلند کر جس حد تک رسوخۃ مضای
کا ضمون اور بعد وتر کے دو رکعت بلکہ نفل بیشک پڑھتا پیغمبر صلوات کا حصہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مشاہدہ کرتی رہی

سوطوں میں فصل سنتوں کے بیان میں

فجر کی نماز کے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کی بعد اور عشا کی نماز کے بعد دو رکعت سنت ہے اور ظہر کی نماز کے پہلے اور جمعے کی نماز کے پہلے اور جمعے کی نماز کے بعد چار رکعت سنت ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جمعے کے بعد چھ رکعت سنت ہے پہلے چار رکعت پڑھکے تب دو رکعت سنت پڑھے اور محیطین ہے اور عصر کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے بعد چار رکعت مستحب ہے اور مغرب کی نماز کے بعد بھی چھ رکعت مستحب ہے مسئلہ اور مکروہ ہے دیکھو ایک سلام کے ساتھ چار رکعت نفل ہے زیادہ پڑھنا اور اکتوا آٹھ رکعت نفل سے زیادہ پڑھنا ایک ہی سلام کے ساتھ یہ نہ کوئی خیال کرے کہ

راکھو نفل زیادہ پڑھنا منع ہے اس کے معنی میں کہ دو رکعت کو چار رکعت سے زیادہ اور رات کو آدھار رکعت سے زیادہ کی نیت نہ باندھے اور اپنی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک افضل ہے چار رکعت کی نیت باندھنا دن اور رات دونوں میں سب سے زیادہ فرض میں دو رکعت میں قرأت قرآن سب سے زیادہ وتر اور سنت اور نفل میں ایک رکعت یا دو رکعت بقیل نماز قصد شروع کرے تب اس کا تمام کرنا فرض واجب

سترھویں فصل تراویح کے بیان میں

تراویح میں رکعت عشا کے بعد اور وتر کے پہلے رمضان کی چاند رات سے آخر تک جماعت کے ساتھ اور غیر جماعت کے بھی مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے طے سنت ہو کہ وہ جب چاہے کہ تراویح ادا کئے تو میں رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنی دو رکعت کی نیت باندھے دو رکعت تمام کر کے دونوں طرف سلام پھیری اور چار رکعت کے بعد چار رکعت کے موافق بیٹھے اور تین مرتبہ یہ بھی پڑھے
سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبَرِيَّاءِ
وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا سُبْحَانَ قُدُّوسٍ رَبِّكَ رَبِّ
الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ بعد اسکے دونوں ہاتھ جھاتی کر برابر اٹھائے اور یہ مناجات پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا
لَسَمَّاكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيزُ يَا عَظَمَاءُ
يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا حَكِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَامِنِ النَّارِ يَا مُجَبِّرُ يَا مُجَبِّرُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اسی طرح چار رکعت کے بعد یہی تسبیح اور یہی مناجات پڑھے اور جب
بیس رکعت تمام ہویں تب وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام و تر کو بلند آواز سے پڑھو
اور مقتدی چپ پہنے اور رکوع اور سجدے میں امام کی تابعداری کرے جماعت کی طرح پیر اور امام
وتر میں پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سبح اہم یا اتا انزلنا پڑھے اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون
پڑھے تب بعد اسکے بیٹھے اور احتیاط پڑھے اٹھے اور فاتحہ کے بعد قل مولانا بلند آواز سے
پڑھو تب بعد اسکے دونوں ہاتھ کان کی لہر تک پہنچاؤ اور تکبیر بلند کرے اور دعا قنوت پڑھو اور مقتدی بھی
دعا قنوت پڑھے بعد اسکے رکوع و سجدہ کر کے نماز تمام کرے اور دعا قنوت ہاتھ باندھے پڑھے مسسلسلہ

رمضان کو ترک جماعت کو ساتھ نہ پڑھی مسئلہ اور تراویح میں ایک ختم سنت ہی اگر امام حافظ قرآن ہو تو ایک ختم تمام رمضان میں کرے اور اگر لوگ مستی کریں تب بھی ایک ختم کو ترک نہ کرے اور دوسرے کو تو فضیل ہے اور تین ختم کرے تو افضل اور اگر کسی ختم کی جگہ کہ اگر دس آیتیں ہر رکعت میں پڑھی تو ایک ختم ہوگا تمام رمضان میں اور اگر بیس آیتیں ہر رکعت میں پڑھی تو دوسرے ختم ہوگا اور اگر تیس آیتیں ہر رکعت میں پڑھی تو تین ختم ہو دیں اور یہی محیط میں لکھا ہے مسئلہ اور اگر امام حافظ قرآن نہ ہو تو ہر رکعت میں ایک مرتبہ قل ہو اللہ پڑھی یا کوئی سورہ قصار مفصل سے پڑھے یا الم تر کیف سے آخر قرآن تک دو بار پڑھی تاکہ ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھی جائے اور اسکا حکم ختم کا ہے اور یہ قول حسن ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام میں سراجی سے لکھا ہے کہ اگر شہر کے لوگ تراویح ترک کریں تو بادشاہ ان کے ساتھ لڑائی کرے اس سنت کے قائم کرنے کے واسطے مسئلہ اور تراویح ہوا وسطی سنت ہے کہ رسول صلعم نے کئی رات تراویح پڑھی ہے جب کہ نمازی بہت جمع ہوئے تب حجرہ مبارک سے حضرت صلعم باہر نہ آئے اور غریبان فرمایا کہ اگر میں اس نماز کو ہمیشہ ادا کروں تو یہ خوفی کہ تم سمیعوں پر فرض ہو جاؤ اور اسکا ادا کرنا تم پر مشکل ہو و حضرت صلعم فرماتے شینقت فرمائی اور ہمیشہ نہ پڑھا اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا ہوا وسطی کہ خوف فرمائی نہ تھا

اٹھارھویں فصل تحسوف و خسوف کی نماز کی بیان میں

خسوف کہتے ہیں سورج گمن کو اور خسوف کہتے ہیں چاند گمن کو خسوف کے وقت سنت ہے کہ امام جمعہ کا آدمیوں کے ساتھ دو رکعت جماعت کے ساتھ بغیر اذان اور اقامت اور خطبہ کے ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک کوع کرے سب نفلوں کی طرح پراور قرات دراز کرے اور سترہ پڑھے جب نماز سے فراغت ہو تو مرتب دعائیں مشغول ہو و جب تک کہ آفتاب روشن ہو و اور اگر امام حاضر نہ ہو تو اکیس اکیس نماز پڑھیں و جب ماہتاب میں خسوف لگے تب ہر کوئی نماز اور دعائیں اکیس اکیس مشغول ہو و جب تک کہ ماہتاب روشن ہو و اور اس طرح سے جو خوف کہ لگے آوے مثلاً آندھی آوے یا تاریکی آوے یا دشمن ظاہر آوے یا غیبت ہمیشہ

پیشہ لکے یا اگر جو یا مجبور یا غیاث اسے یا تمام عالم میں بیماری ہو ورنہ تو ایسے وقت میں نماز اور دعا میں مشغول ہونا سنت ہے مسئلہ نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہے مگر دو نماز کی جماعت مکروہ نہیں بلکہ ایک رائج کی نماز اور دو ستر کسوف کی نماز مسئلہ اس کا نماز مکروہ وقت میں اور اگر روزہ و یوم النحر و عید الاسلام کے روزہ

اویسویں فصل استسقا کی نماز کے بیان میں

اور استسقا کہتے ہیں پانی طلب کرنے کو جب نیچہ نہ برسے تب مسلمان جمع ہو ورنہ میدان میں جاویں اور دعا کریں اور استغفار کریں قبلہ کی طرف منہ کر کے اور اکیلے اکیلے نماز اور اگر نہ بغیر خطبے اور جماعت کے اس طرح تین روز یا ہر کلین اور ان تینوں روز بہت استغفار کریں اس واسطے کہ استغفار کو بیعتہ کے طلب کرنے میں اثر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْتُ لَسْتَ تَغْفِرُ لَكَ لَكَ اِنَّهٗ كَانَ عَقَابًا رَبِّكَ بِسَلِّ السَّمَاءَ عَلَیْكَ مِمَّنْ رَاٰیہٗ آیت سورہ بقرہ میں ہے یہ بات نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہی تھی خلاصہ اس کا یہ ہے کہ گناہ نہ توبہ اپنے رب سے بیشک نہ ہونے بخشنے والا اور جب تم توبہ کرو گناہ بخشو اور تو اللہ تعالیٰ تمہاری بہتے جو غوث کا پانی برساؤ اور استسقا کی نماز میں نبی کو حاضر نگریں اور چادر نہ گھوماویں اور جو نبی کے ہاتھ طبع الہی کا ہو مسئلہ اور خلق اپنی گناہوں سے توبہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے پیچھے برسا

بیسویں فصل فرض کے پانے میں

جس شخص نے کوئی فرض نماز شروع کی اور اسی نماز کے واسطے آقا ست کہی گئی تو اگر اسے پہلے رکعت کے واسطے سجدہ نکلیا ہو ورنہ نماز کو قطع کرے اور اقتدار کرے یعنی اس نماز کو چھوٹ کے جماعت میں شامل ہوئے اور اگر سجدہ کیا ہوئے پہلی رکعت کے واسطے اور وہ نماز ثلاث یا ثنائی ہو ورنہ تین رکعت والی یا دو رکعت والی ہوئے اس صورت میں بھی نماز کا قطع کرے اور اقتدار کرے اس واسطے کہ اگر قطع نہ کرے گا اور دوسری رکعت پڑھیں گے تو ثنائی نماز ہوگی تو تمام ہو جاوے گی اور اگر ثلاثی ہوگی اور دوسری رکعت پڑھیں گے تو اسپس نہ زیادہ چھٹیکا اور تیسری باقی ہے کی اور زیادہ کا حکم تمام نماز کا ہے تو اس کی جماعت جاوے گی اور

دوہی رکعت پڑھ کے جماعت میں ملا تو اس سے آفتاب ڈوبنے کے بعد اور مغرب ادا کر نیکی پہلے دو رکعت نفل پڑھے اور یہ مکروہ ہے اور اگر گلی رکعت کی واسطے سجدہ کیا ہو وہ یعنی اور وہ نماز رباعی ہوئے یعنی چار رکعت والی ہوئے تو اس صورت میں ایک رکعت دوسری بھی ملا و جو حسین دہ دو رکعت نفل ہو جائے تب بعد اسکے نماز کو قطع کرے اور جماعت میں شامل ہوئے اور اگر رباعی نماز کی تین رکعت پڑھ چکا ہوئے تو اس نماز کو تمام کر دیں سو اٹھ کہ بہت پڑھ چکا ہو اور بہت کا حکم تمام نماز کا ہے اور تمام کر نیکی بعد اقدار کرے جو نماز کہ امام کے ساتھ پڑھ چکا وہ نفل ہو جائیگی مگر عصر پڑھ کے اقدار انکرے اس واسطے کہ عصر ادا کر نیکی بعد نفل مکروہ ہے مسئلہ جس مسجد میں اذان کہی جاوے تو اس مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے اس شخص کو جسے نماز نہیں پڑھی ہے مگر جو شخص کہ دوسری جماعت کا مقیم ہو نہ نکلا تو نہ ہو ورنہ کسی مسجد کا یا امام ہوئے یا اس کے حکم سے لوگ جماعت پڑھتے ہوں اور اس کے نائب ہونے سے لوگ تتر تتر ہو جاویں یا کم اس شخص کا باہر نکلنا مکروہ نہیں ہے اور جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہو ورنہ اس کا باہر نکلنا بھی مکروہ نہیں مگر جب اقامت کہی جائے تب اس کو باہر نکلنا مکروہ ہے اور دوسری جماعت کے مقیم کو مکروہ نہیں ہے اگرچہ اقامت کہی جائے اور دونوں شخصوں میں یہ فرق ہے کہ جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہے اور وہ اقامت کے وقت باہر نکلا تو مکروہ ہے اس واسطے کہ اس کو عبادت کی مخالفت کی تہمت لگے گی اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑھی تو اس نے جماعت کی موافقت کرنے کی فضیلت پائی اور نفل کا ثواب پایا تو تہمت اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سے منہ موڑنا بہت بد ہے اور لیکن دوسری جماعت کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کے وقت تو اس کو تہمت لگے گی اس واسطے کہ اس کا قصد جماعت کی دینی اور بہتری کا ہے اور اگر نہ نکلا تو اس نے وہ فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ دوسری جماعت کی جماعت میں خلل کیا اور جس شخص نے ظہر یا مغرب یا عصر کی نماز پڑھی ہے وہ باہر نکلا اگرچہ اقامت کہی جاوے سو اٹھ کہ اگر وہ نماز پڑھ چکا تو وہ

نماز نفل ہوگی اور نفل فجر اور عصر کے بعد مکروہ ہی اور مغرب اس واسطے نہ پڑھے کہ تین رکعت نفل
شرح میں نہیں آئی ہے مسئلہ اور جو شخص جانے کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھیں گے تو جماعت نہ
پائیں گے تو وہ شخص سنت کو ترک کر دے اور جماعت میں ملے اور جو شخص جانے کہ اگر ہم سنت پڑھیں گے
تو ایک رکعت فجر کی پائیں گے تو وہ شخص سنت فجر کی پڑھے مسئلہ اگر سنت فجر کی بغیر فرض کے
فوت ہو تو قضا تکبرے اور اگر قضا کرے تو آفتاب نکلنے کے بعد دو پہر تک قضا کرے بعد دو پہر
کے نہیں اور اگر سنت فجر کی فرض کے ساتھ فوت ہو تو اگر دو پہر کے پہلے قضا کرے تو سنت بھی
قضا کرے اور اگر دو پہر کے بعد قضا کرے تو فقط فرض ہی قضا کرے اور بعضے مشائخ کے نزدیک
بعد دو پہر کے بھی سنت قضا کرے فوت کے معنی یہ ہیں کہ نماز جاتی ہے اور قضا کے معنی یہ ہیں
کہ اوسکا بدلہ پڑھو اور سنت ظہر کی ترک کئے اگر جانے کہ سنت ادا کرینگے تو فرض مل گیا یا جانے کہ
سنت ادا کرینگے تو فرض نہ مل گیا دونوں حالت میں سنت کو ترک کئے اور جماعت میں ملے
تبہ و نون رکعت سنت جو فرض کے بعد ہو اسکے پہلے چار رکعت ادا کرے اور امام محمد کو نزدیک
دونوں رکعت کے بعد ادا کرے اور سوائے فجر اور ظہر کے سنت کی قضا تکبرے مسئلہ اور جو شخص
کہ مسجد میں آگے اور اوس مسجد میں نماز پڑھی گئی ہو تو سنت پڑھے فرض کے پہلے اگر وہ اپنے
جماعت نہیں پائی لیکر جب بے وقت تنگ ہو تو سنت کو ترک کرے اور فرض کو ادا کرے
فرض کے فوت ہونے کی بدست یہی مسئلہ امام رکوع میں گیا تو جس شخص نے اقتدا کیا اور اسے
ملنے میں اس قدر دیر کی کہ امام نے سر اٹھایا تو اوسنے اوس رکعت کو نہیں پایا

اکیسویں فصل فوت نمازوں کی قضا پڑھنے کے بیان میں

یہ چون وقت کی نماز اور عین اگر فوت ہو جاوے سب باتعمود ہی مرتبہ فرض ہی خلاصہ ہوگا
اگر کسی مانع وقت کی نماز فوت ہو تو اسکو ترتیب نگاہ رکھنا ضروری ہے پہلے فوت نماز کی قضا پڑھے
پھر ترتیب پڑھے اور فوت نماز کے پہلے قضا نہ پڑھے تو وقتی نماز درست ہو ورنہ اس طرح اگر کسی
ایک نماز فوت ہو تو تب پہلے اوسکی قضا پڑھے بعد اوسکے وقتی پڑھے اور اس طرح اگر کسی کی فوت ہو

تو اوسکی فجر کی نماز درست ہو و جب تک کہ وتر کی قضائے پڑھے اور ترتیب کے معنی سیدھ و کام کرنا یعنی پہلے فوت نماز کی قضا پڑھے بعد اوسکے وقتی پڑھے اور تین چار سے ترتیب جاتی رہتی ہے ایک جبے وقت تنگ ہو و عریب ترتیب ضرور نہیں ہے، غلامہ یہ ہے کہ اس قدر وقت تنگ ہووے کہ اگر قضا پڑھے تو ادا نہ ملے تو اس وقت ترتیب ضرور نہیں ہے اور اگر اس قدر وقت باقی ہووے کہ وقتی نماز کے ساتھ بعضی فوت نماز بھی پڑھ سکے تو وہ شخص جس قدر کہ وقت میں سماوے اوس قدر فوت نماز وقتی نماز کے ساتھ ادا کرے جس طرح سے کیسی عشا اور وتر فوت ہوئے اور فجر کا وقت باقی نہ ہو مگر اس قدر کہ اوس میں بائیں رکعت سماوے تو اس صورت میں وتر کی قضا پڑھے اور فجر کی ادا کرے تب آفتاب نکلنے کے بعد عشا کی قضا پڑھے یا کسی ظہر اور عصر فوت ہے اور مغرب کا وقت باقی نہ ہو مگر اس قدر کہ سات رکعت پڑھ سکے تو اس صورت میں پہلے چار رکعت ظہر پڑھے تب چار رکعت مغرب پڑھے اور دوسرے بھول جانے سے ترتیب جاتی رہتی ہے یعنی اگر کسی کے تینوں کی نماز فوت ہوئی تھی اور اوس نماز کو وہ بھول گیا اور اوسنے وقت کی نماز ادا کی تب اوسکو یاد آیا کہ اوسکی ایک وقت کی نماز فوت ہوئی تھی تو وہ نماز وقتی جو پڑھ چکا ہے درست ہے اوسکو نہ دوہرائے اور اس وقت نماز کی قضا پڑھے اور تیسرے جب بہت نمازیں فوت ہووین اور بہت نماز کے معنی کہ چھ سو کم نہ ہو و جب تک چھ نمازیں فوت ہوئیں تب ترتیب ضرور نہیں خواہ وہ فوت نماز پرائی ہو و خواہ نئی اوسکے یاد رکھتی ہو و وقت کی نماز درست ہے اور اگر بہت نماز کی فوت ہو و اور ادا کرتے کرتے کم ہو جاوے تو اوس شخص کو ترتیب ضرور نہیں ہے مثلاً ایک شخص کی چھ نمازیں بائیں مہینے کی نمازیں فوت ہوئیں تھیں اور اوسنے قضا پڑھنا شروع کیا یا تاک کہ دو تین وقت کی باقی رہیں تو وہ ترتیب جو جاتی ہے تھی وہ پھر نہ پھر لی اوس فوت نماز کی یاد رکھتے ہو وقتی نماز ادا کرنا درست ہے مگر جب سب نماز کی قضا پڑھ چکے تب اوسکو ترتیب نگاہ رکھنا فرض ہو و ہر مسئلہ ایک شخص کی چھ نمازیں فوت ہوئی تھیں اور ایک مہینے کے بعد ایک وقت دوسرا بھی فوت ہوا

تو اس ایک نماز کو حبیہ میں ملا دیو کر اور اس ایک نماز کی یاد رکھتا ہو کہ وقتی نماز ادا کرنا وقت
میں مسئلہ ایک شخص ظہر کی نماز میں تھا کہ اوسکو شک ہو کہ میں نے فجر پڑھی ہے یا نہیں اور وقت
کے بعد یقین ہو کہ فجر نہیں پڑھی تو فجر پڑھے بعد اوسکے ظہر دوہا و کمسئلہ عمدۃ الاسلامین
عقیدہ پنجاب رکھا ہو کہ اگر ایک شخص ایسا ہو جسے تو یہ وضو نہ کرے تو معاف ہو جائے لیکن نماز میں جو
اوپر سے فوت ہوئی ہیں تو جب تک کہ اوسکی قضائہ پڑھتے تک اوسکی گردن سے اتار دین
مگر جس شخص نے کہ وقت سے تاخیر کی ہو تو امید کہ توبہ کرنے سے غفلت ہو و اللہ اعلم بحکمہ اور فضل

بایں فیصل سہو کے سجدے کے بیان میں

نماز کے کسی واجب کو سہو سے ترک کر نیے سبب سے دو سجدے سہو کے ایک سلام کے بعد وجوب سے
ہیں اور سجدے سہو کی تیر کیسے کہ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد ایک طرف سلام پھیرے دو سجدے
کرے تب بعد اوسکے بیٹھے احتیات اور درود اور دعا کا تورا پڑھ کے نماز سے فرغت کرے مسئلہ
شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے جس وقت کہ نماز کے کسی رکن کو مقدم
کرے یعنی اوسکے ادا ہونے کے وقت سے پہلے ادا کرے جس طرح سے رکوع و قرات کے پہلے
یا کسی رکن کے ادا کرنے میں تاخیر کرے یعنی اوسکے ادا کرنے میں دیر کرے جس طرح سے پھیلی
احتیات کے اوپر کچھ زیادہ پڑ گیا اس سبب سے تیسری رکعت کے قیام میں دیر ہوئی یا کسی رکن کو
دومرتبہ کرے جس طرح سے دور رکوع کرے سوال اس میں تو کوئی واجب ترک نہیں ہوا بلکہ
رکن اور زیادہ ہو اسجدہ سہو کا اس میں کس واسطے واجب ہوا جواب شرح اوراد میں لکھا ہے کہ
جس وقت کہ ایک رکن کو دومرتبہ کیا تو اوسکے پاس جو رکن ہے اوسکے ادا کرنے میں بی کی اور اس
رکن کا ادا کرنا بغیر تاخیر کے واجب ہے تو اوسنے وجہ سے کیا اور ہر فرض اور واجب کو اوسکی مقام پر
ادا کرنا واجب ہے جیسا کہ اوپر لکھ چکے یا کسی واجب کو تغیر کیا یعنی اوسکو بدل ڈالا جس طرح سے آہستہ پڑھنے کے
مقام پر بلند پڑھایا بلکہ مقام پر آہستہ پڑھایا کسی واجب کو سہو سے ترک کیا جس طرح سے پہلا قعدہ ترک کیا
خلاصہ یہ ہے کہ واجب کے ترک کرنے سے سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے کوئی واجب ہو مثلاً کہینہ دعا و قنوت

یا عیدین کی تکبیر سے ترک کی تو اس پر سجدہ سو کا واجب ہوگا مسلسل فرض ترک کرنے سے سو سو
 ہوگا یا قصد نماز باطل ہوتی ہو اور قصد سو واجب ترک کر نہیں گناہ ہے اور نماز اس کی غیر سجدہ سو
 درست ہو مگر نقصان کے ساتھ اور واجب کو سو سو ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہے اور
 سجدہ سو کا اس نقصان کے درست کرنے کے واسطے ہوتا ہے اور سنت ترک کرنا قصد سو موجب
 گناہ کا ہے اور ثواب کو دور کرتا ہے اور اگر بھول کے سنت ترک کرے تو اس پر کچھ نہیں مگر یا شرح وقایہ
 میں ہے کہ مقتدی کی سو سو سجدہ سو کا واجب نہ ہو بلکہ امام کی سو سو سجدہ سو کا واجب ہو
 اور اگر امام سجدہ نہ کرے تو مقتدی اس پر بھی واجب ہو کہ یعنی مقتدی بھی نکرے اور موقوف بھی امام کرنا
 سجدہ سو کا کرے تب بعد اسکے اپنی نماز پوری کرے مسلسل شرح وقایہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص پہلے
 قعدہ کو سو کرے تو اگر وہ بیٹھے کہ نزدیک ہی تو بیٹھ جاوے اور اس پر سو کا سجدہ نہیں ہے اور اگر قیام کر
 نزدیک ہی تو کھڑا ہو جاوے اور سجدہ سو کا کرے اور اگر آخری قعدہ کو سو کیا اور پانچویں رکعت کی واسطے
 کھڑا ہوا تو جب تک کہ پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے پھر کھڑا اور بیٹھے اور سجدہ سو کا کرے اور اگر پانچویں
 رکعت کا سجدہ کیا تو اس کا فرض نفل ہو جاوے اور چاہے تو ایک رکعت دوسری بھی ملا و تا کہ چھ
 رکعت نفل ہو جاوے اور اگر قعدہ آخر میں بیٹھا اور سو سو کھڑا ہو جاوے تو پھر کچھ جب تک کہ پانچویں رکعت
 کی واسطے سجدہ نہیں کیا ہے اور سلام پھر اور سجدہ کیا پانچویں رکعت کی واسطے تو اس کا فرض تمام ہو
 چھٹی رکعت ملا و تا کہ چار رکعت فرض ہو اور دو رکعت نفل اور اگر اس نفل کو چھوڑ دے تو نقصان
 بھی نہ کرے اس واسطے کہ قصد شروع نہیں کیا ہے کہ اس کا تمام کرنا فرض ہو جاوے اور سجدہ سو کا کرے
 واجب کے کرنے کے سبب اس واسطے کہ نماز سے باہر آنا فرض ہے اور اس میں اس نے تاخیر کی تو وجہ
 ترک ہوا اور یہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہے سوینا ب نہ ہوگی اور نہ رکعت سنت ظہر کی جو فرض کے بعد ہے
 ان دونوں کو اس میں نہ حساب کرے بلکہ دوسرے تحریری دونوں رکعت سنت پڑھ لے سو مسلسل یہ قعدہ
 اخیرہ میں الحاحیات کے موافق بیٹھا بعد اسکے سو سو پانچویں رکعت کی طرف وٹھا تو اس صورت میں مقتدی
 تا بعد ہی امام کی تحریر پہنچاں بوجھ کے خطا کرنا چاہیے بلکہ انتظار میں بیٹھے رہیں اگر سجدہ کے پہلے

پھر اور سلام پھر اتواؤ سکے ساتھ سلام پھر میں اور اگر یا تو پھر کعبت میں سجدہ کیا تو مقتدی لوگ سلام پھر میں اور یہ مسئلہ شریعہ اور اوردۃ الاسلام میں ہی مسئلہ جس شخص پر سجدہ سوکا ہو وہ اگر آخر نماز میں سلام پھر اتواؤ اگر اسے اس سلام کے بعد سجدہ سوکا کیا تو حکم دیا جاوے گا کہ وہ نماز سے باہر نہیں نکلا یہاں تک کہ اگر اس کے سلام پھر نیکی بعد کہیں وقت کیا تب اسے سجدہ سوکا کیا تو اس کا اقتدار درست ہوا اور اگر اس نے سجدہ سوکا کیا بلکہ نماز کو سلام کے بعد چھوڑ دیا تو اس کا اقتدار درست نہو کیونکہ وہ نماز باہر نکلا اور اسی طرح اگر وہ سلام کے بعد قہر یا کے مناسبت اسے سجدہ سوکا کیا تو حکم دیا جاوے گا کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا اس واسطے کہ نماز کے بعد پھر قہر یا گیا اور اگر سجدہ سوکا کیا بلکہ سلام کے بعد نماز چھوڑ دی تو اس کا وضو ٹوٹا کیونکہ وہ نماز کے باہر نہو اور اسی طرح اگر پھر اور سلام کے بعد اس نے نیت تمیم پھر نیکی کی تو اگر اس نے سجدہ سوکا کیا تو اس کی فرض چار رکعت ہو جاوے گی اس واسطے کہ اس نے تمیم پھر نیکی نیت نماز کے پھر نیکی کی اور اگر اس نے سجدہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز ہی چھوڑ دی تو اس کی فرض چار رکعت نہو گی اس واسطے کہ اس نے تمیم پھر نیکی نیت نماز کے باہر کی اور یہ مضمون شریعہ وقایہ کا ہے مسئلہ اگر کئی بار سوکیا تو دو ہی سجدہ کفایت ہیں اور اگر سوکیا اور سجدہ سوکا ادا کیا اور دوسری بار پھر سوکیا تو سجدہ سوکا پھر کے دوسری بار یہ مسئلہ عمدۃ الاسلام میں ہی سے لکھا ہے جس شخص نے نماز میں شک کیا اور وہ نہیں جانتا ہے کہ کتنی رکعت پڑھیں تو اگر شک کرنا اس کی عادت نہیں اس کو پہلی مرتبہ شک ہوئی ہے تو نماز پھر شروع کریں اور اگر اس کو بہت شک ہوتا ہے تو دل میں ٹھہرائے جو کچھ کہ اس کے دل میں ٹھہرے اور پھر عمل کرے اس واسطے کہ جب بہت شک ہو تو بہت بار بار شروع کرنے میں حرج ہے اور اگر اس کے دل میں کچھ ٹھہرے تو کم اختیار کرے یعنی اگر اس کو شک ہو تو یہ کہ ظہر کی تین رکعت پڑھیں یا چار رکعت اور اس کا دل کسی پر گواہی نہیں دیتا تو تین ہی رکعت کو اختیار کرے اور ایک رکعت دوسری ٹپھے تاکہ چار رکعت بڑھ نہ ہو ورنہ اگر اس تین رکعت کے بعد بیٹھ کیوت جو تہمی رکعت ٹپھے اس واسطے کہ اگر وہ جو تہمی رکعت ہی ہو تو آخری قعدہ جو فرض ہے وہ ترک نہو یہ مسئلہ شریعہ وقایہ میں ہے

تشیس و فصل بیماری کی نماز کے بیان میں

جو بیمار کہ مہمانوں کے مرض کے سبب سی خواہ وہ مرض پہلے سے رہا ہو وہی خواہ اسی نماز میں ہو یا پھر
تو نماز پڑھ ہی بیٹھیکے رکوع اور سجدہ کے ساتھ اور اگر رکوع اور سجدہ بھی نہ کر سکے تو بیٹھیکے سر کے اشارے سے
نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ نیچا کرے اور کوئی چیز سجدہ کے واسطے اگلی
نیچا کرے اور اسکے آگے یعنی تکیہ وغیرہ نہ کرے سجدہ کی واسطے اور اگر بیٹھیکے سر کے اشارے سے بل جہت
لیٹے اور دونوں پاؤں کو قبیلے کی طرف کئے یا پہلو کے بل لیٹے یعنی کروٹ سے اور اپنا منہ قبلے
کی طرف کرے اور جہت لیٹنا افضل ہے اور سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز
کی تاخیر کرے اور آنکھ اور سبھوؤں اور دل سے اشارہ نہ کرے اور اگر رکوع اور سجدہ نہ کر سکے تو قیام
کر سکے تو بیٹھیکے اشارے سے نماز پڑھے اور بیٹھیکے اشارہ کرنا کھڑے ہو کر اشارے کرنے سے افضل ہے
اس واسطے کہ بیٹھنا سجدے بہت نزدیک ہے اور سجدہ ہی سے مطلب ہے اس واسطے کہ سجدہ میں
نہایت تعظیم ہے اور اگر کوئی بیمار نماز کے درمیان میں صحت پاؤ تو اگر اشارے سے پڑھتا تھا تو
نماز کو پھر سے شروع کرے اور اگر بیٹھتا ہو رکوع اور سجدہ سے پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہے اور باقی
نماز کھڑا ہو کے تمام کرے یہ سب کلمہ شرح وقایہ سے لکھا ہے مسئلہ شرح وقایہ میں ہے کہ اگر کوئی
شخص دیوانہ ہو یا دوسرے بیہوشی ہوئی ایک اتدن تو جو نماز کہ اس کی فوت ہوئی ہو اس کی قضا
پڑھے اور اگر ایک اتدن وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت سے بھی زیادہ گذری تو جو نماز کہ فوت ہوئی اس کی قضا

جو بیرون قتل کشتی میں نماز پڑھنے کی بیان میں

شرح وقایع میں لکھا ہے کہ ہستی کشتی میں بغیر غدر بیٹھ کے نماز پڑھے تو درست ہے اور اگر کنارے پر بندھی ہوئے تو بیٹھ کے درست نہیں ہے مگر کوئی عذر ہو تو درست ہے مسئلہ محیط میں لکھا ہے کہ نمازی کو لائق ہے کشتی میں کہ قبلے کی طرف منہ کرے جس میں طرف کہ کشتی پھرے وہ اپنے منہ کو بھی قبلے کی طرف پھیرے نماز کا شروع ہو تو خواہ نماز کا درمیان قبلے کی طرف متوجہ ہونے میں سب برابر ہے اواسطے کہ قبلے کی طرف منہ کرنا قدر کے وقت فرض اور

وہ قدرت رکھتا ہے تو پھر قبلے کی طرف منہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَحَدِّثْ
مَّا كُنْتُمْ فَعُولًا وَجُوهَكُمْ شَطْرَهُ اور جس جگہ کہ ہو تم سب جہت پہلو کرنا ادا کرو تو پھر وہ تم سب
اپنے موہوں کو کیسے کی طرف بخلاف چارپائے کے سواری کے اس واسطے کہ وہ قبلے کی طرف منہ
کرنے سے عاجز ہو اس واسطے کہ اگر وہ قبلے کی طرف نہ کرے جس طرح چارپایہ چلے تو پھر چلنا سو قوف ہوگا
یعنی اس کو پورب ہانا ہے اور وہ قبلے کی طرف منہ کرے تو اس میں اس کا مطلب نہ ہوگا کیونکہ بغیر چارپایہ
کے منہ پھیرے ہوئے قبلے کی طرف نہوسکیگا اور اس میں اس کا حرج ہی اس واسطے اس پر معذور کا
حکم دیا گیا قبلے کی طرف متوجہ ہونے میں اور اگر چارپائے کا سوار قبلے کی طرف جاتا ہو تو اگر
قبلے سے منہ پھیرے تو اس کی نماز درست نہیں ہے اور یہ مسئلہ بھیکے چوتھوں فصل میں ہے۔

پچیسویں فصل سجدہ تلاوت کے بیان میں

سجدہ تلاوت کا ایک سجدہ ہی دو تکبیر ہے چوتھے ایسے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاؤ اور اللہ اکبر کہہ کر
سر اوٹھاؤ اور نماز کی شرطیں اس سجدہ کے واسطے یہی ہیں میں میں چھپانا اور قبلے کی طرف منہ کرنا اور
طہارت بنا کر اور اس سجدہ میں ہاتھ اوٹھانا اور شہد اور سلام نہیں ہے اور اس سجدہ میں بھی
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ تین تہ کی اور شخص کہ سجدہ کی چودھوں آیتوں میں کوئی آیت پڑھی ہو پھر
سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہے اور سجدہ کی آیت سورہ اعراف اور سورہ زمر اور سورہ نمل اور
سورہ بنی اسرائیل اور سورہ مریم کے آخر میں ہے اور سورہ حج میں دو آیتیں سجدہ کی ہیں اور میں سے
پہلی آیت سجدہ تلاوت کی ہے اور دوسری آیت میں حوا رکعوا واسجدوا کی نقطہ ہے اور میں سجدہ
نہیں ہے بلکہ اس میں نماز کے واسطے رکوع اور سجدہ کرنا حکم ہے اور سورہ فرقان اور سورہ نمل
اور سورہ آل عمران اور سورہ فطہ اور سورہ قلم سجدہ اور سورہ النجم اور سورہ الاسد انتقام اور سورہ
میں آج شخص کہ سجدہ کی کوئی آیت نہ پڑھا اگرچہ نہ کافہ نہ کیا ہو اس پر بھی سجدہ تلاوت کا واجب
ہوتا ہے مسئلہ امام نہایت سجدہ کی پڑھی تو مقتدی بھی اس کے ساتھ سجدہ کرے اگرچہ سنا ہو دے اور اگر
مقتدی پڑھا تو سجدہ نہ کرے نہ تو نماز میں اور نہ نماز کے بعد اور شخص کہ نماز کے باہر ہو اور نہ سجدہ کرے

مسئلہ ایک نمازی نے اس شخص سے آیت سجدہ کی سن لی کہ جو اس کے ساتھ نماز میں نہیں ہے تو سجدہ کیے نماز کے بعد اور اگر نماز ہی میں سجدہ کیا تو سجدہ دوسرا نماز کو نہ دوسرا اور بھی مسئلہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی سنی امام کو اور اس کے ساتھ نماز میں داخل ہوا یا دوسری رکعت میں داخل ہوا یعنی جب رکعت میں نہ تھا اور میں نہیں دوسری رکعت میں داخل ہوا تو سجدہ کریں مگر نماز میں نہیں اور اگر کسی رکعت میں داخل ہوا تو اگر امام کے سجدہ کر نیکی پہلے داخل ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ کریں اور اگر کسی رکعت کو امام کے سجدہ کر نیکی بعد یا یا تو سجدہ کریں اور وہ سجدہ ملاوت کا حکم مقام نماز میں ہے اور سجدہ نماز کے باہر قضا کر بھی مسئلہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی پڑھی تب بعد اس کے نماز شروع کی اور پھر دوسرا سجدہ کی آیت کو تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہے اور اگر آیت سجدہ کی پڑھی اور سجدہ کیا تب نماز شروع کی اور پھر سجدہ کی آیت دوسری تو دوسرا سجدہ کر بھی مسئلہ اور اگر ایک آیت سجدہ کی ایک ہی مجلس میں بار بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہے اور اگر کسی آیت پڑھی ایک مجلس میں یا ایک آیت پڑھی کئی مجلس میں تو ایک سجدہ کفایت نہیں ہے مثلاً دو آیت ایک مجلس میں پڑھی یا ایک ہی آیت دو مجلس میں پڑھی تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ کفایت نہوگا بلکہ دو سجدہ کرے گا اور مجلس کے بدلنے کی یہ حد ہے کہ مثلاً ایک جگہ کھڑے ہو گیا یا کھڑے ہو کر تانا تنٹا ہی تو اس کھونٹی سے اس کھونٹی تک جانے میں مجلس بدلتی ہے تو اگر ایک شخص آیت سجدہ کی پڑھے اور وہ اس کھونٹی کے پاس سے اور پھر اس کھونٹی تک جاوے اور پھر آوے اور وہ شخص پھر وہی آیت پڑھے تو اس صورت میں سننے والے پر دو سجدہ واجب ہووینگے کیونکہ مجلس بدلی اور پڑھنے والے پر ایک ہی ہے کیونکہ ایک ہی مجلس میں پڑھا یا یا ایک شاخ سے دوسری شاخ پر جاوے تب مجلس بدلتی ہے اور اگر پڑھنے والا مجلس بدلے اور سننے والا ایک ہی جگہ پڑھا رہا ہے تو پڑھنے والا دو سجدہ ہونگے اور سننے والے پر ایک ہی طوےم سب کے اس مقام میں مجلس بدلتی ہے دوسرا کام شروع کر نہیں اور ایک مکان سے دوسرے مکان پر جائیں مگر سجدہ اور گھر کا گوشہ ایک ہی مکان کے حکم میں ہے دلیل یہ کہ اگر سجدہ گوشہ میں تھا کہ وہ تو اس کا اقتدار ہے اور وہ ایک ہی مکان میں داخل ہے اور ایک

درخت کی شاخیں جدا جدا مکان ہیں مسئلہ اور مکروہ ہے کہ سجدے کی آیت کو ترک کرے اور باقی سورہ پڑھے اس واسطے کہ اوس سے انکار کا شہدہ معلوم ہوتا ہے اور سجدہ کی آیت پڑھنا اور باقی سورہ ترک کرنا مکروہ نہیں ہے اور سجدہ ہے کہ ایک آیت یا دو آیت سجدہ کی آیت کے پہلے پڑھ لے یعنی فقط ایک سجدہ ہی کی آیت نہ پڑھے اس واسطے کہ کوئی شہدہ نہ کرے کہ اس آیت کو دوسری آیتوں سے افضل مانتا ہے اور بہتر ہے اسکا آہستہ پڑھنا اس واسطے کہ اگر سننے والے لوگ نے وضو رہتے ہیں یہ سجدہ مضمون صحیح و فایہ گاہے مسئلہ تیسرا الاحکام میں قنایہ حجب سے لکھا ہے کہ اگر اسی وقت سجدہ میسر نہ ہو تو سجدہ ہے کہ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ کے بعد اسکے جب قادر ہو کہ سجدہ پکڑے یا لاوی مسئلہ ابراہیم شاہی میں لکھا ہے کہ سجدہ تلاوت میں یہ سجدہ ہے کہ جب چاہے اور اگر سجدہ پکڑا ہو کہ بعد اسکے سجدہ کرے یہ سجدہ سجدہ اول تھا و سجدہ دوم پکڑا ہو کہ بعد اسکے نیچے

چھبیسویں فصل مسافر کی نماز کے بیان میں

مسئلہ مسافر وہ شخص ہے کہ جسے تین رات دن چلنے کا قصد کیا میان چال سے اور جدا ہوا اپنے شہر کی بستی سے اور میان چال کل میں اونٹ اور پیادے کی معتبر ہے اور دریا میں ہوا کا موافق ہونا معتبر ہے اور پہاڑ میں جو کچھ کہ پیال کے لائق ہو وہی معتبر ہے اور مسافر کو سجدے اگر اپنے سفر میں گناہ کرنا ہو تو سجدہ واجب تک کہ اپنے شہر میں نہ داخل ہو یا آدھے میں نہ ہو کسی نیت نہ کرے کسی شہر میں یا گاؤں میں جب تک اسکے واسطے ہمیشہ نیت ہے یعنی اجازت ہے کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کرے اور قصر کے معنی کم کرنا یعنی چار کی دو کرے پھر اگر نیت کی مسافر نے آدھے میں سے کم کرنے کی یا نیت کی اقامت کے مدت کی لینے آدھے میں نہ ہو کی دو رکعت میں کسی شہر میں داخل ہوا اگر اس نے اپنے شہر کے تمام محل یا دیہات پر سونے اور زمین اور سکودیر ہو کوئی توان ہو تو نیت قصر کرے اور اس طرح ہے ایک لشکر کو کہ وہاں حارب میں داخل ہو تو اگر حارب کے قطعہ کہ گیا یا لا یا بل یعنی کہ تینوں والا سلام میں شہر کے ایک کھانہ یا خانہ یا مسجد میں اگر وہ مسلمان کی بدست کی نیت کرے کہ اگر کافر کی بدست کی نیت کرے

کر چکے اس واسطے کہ وہ سب مقیم نہیں ہوتے ہیں اقامت کی نیت کرنے سے مگر بخارے کو کہ اپنے خیموں میں اگر آدھے مہینے کی اقامت کی نیت کریں گے تو وہ مقیم ہو جاویں گے اس واسطے کہ ان کی اقامت کی نیت شہر کے باہر درست ہی یہ مضمون شرح وقایہ مطبوعہ اقامت کے معنی پہنے کے ہیں اور مقیم کے معنی پہنے والا اور فقہ کے علم میں اس سے مراد ہے کہ جو شخص اگر آدھے مہینے یعنی پندرہ روز رہنے کی ایک شہر یا گاؤں میں نیت کرے یعنی ارادہ کرے کہ میں یہاں پندرہ روز رہوں گا تب ہر شخص مقیم ہو جاویں مسئلہ مسافر کے حق میں جاگزیں نماز فی الفور آبادانی کے چھوڑنے ہی کو گناہ ہو جاتی ہے اور رمضان مبارک کا روزہ ظاہر کرنے کی فرصت ہو جاتی ہے اور اگر چاہے روزہ رکھے تو فضل ہے یہ مضمون عمدۃ الاسلام اور تیسیر الاحکام کا ہے مسئلہ ندگی کا سفر جس طرح صحیح ہے اور گناہ کا سفر جس طرح سے رہتی برابر ہے یعنی مسافر دو دنوں سے ہو گا مسئلہ اور مسافرت اور اقامت کی نیت کر نہیں ہر دو آیت ہے تا بعد از نہیں جس طرح سے عورت یا غلام یا سیاہی اون لوگوں کے حق میں مالک کی نیت معتبر ہے مگر جب اصل وطن میں آویں گے تب بغیر مالک کی نیت کے مقیم ہو جاویں گے یہ دونوں مسئلے تیسیر الاحکام سے لکھے مسئلہ پھر اگر مسافر نے چاروں کعتیں پوری پڑھیں اور پہلے قعدے میں بیٹھا تو اس کا فرض تمام ہوا مگر گنگار ہو اسلام کی تاخیر کر نیکی سبب سے اور اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول کر نیکی شے سے اور دو رکعت چاروں سے زیادہ پڑھیں افضل ہو میں اور اگر تین بیٹھا تو اس کا فرض باطل ہوا پہلا قعدہ ترک کر نیکی سبب سے کیونکہ مسافر کے واسطے وہ آخری قعدہ ہو اور آخری قعدہ فرض ہے فرض کے ترک سے نماز باطل ہوتی ہے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ ایک مسافر ہے کہ اس کی امامت مقیم نے کی نماز کے وقت میں تو مسافر چار رکعت ادا کرے اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی امامت چکے اس واسطے کہ وقت میں مسافر کا فرض بھی امام کی تابعداری کی سبب سے مسافر چار ہو جاتا اور وقت کے بعد مسافر کا فرض ہرگز نہیں بدلتا ہی یہ شرح وقایہ میں ہے یعنی اگر مسافر کی ظہر

اور تقیم کی ظہر فوت ہوئی تو تقیم کی اقتدا مسافر کر گیا اس واسطے کہ اوس نماز کے وقت مسافر پر
دو ہی رکعت فرض تھیں پھر اگر فوت ہوئی تب بھی دو ہی رکعت ادا کرے مسئلہ نماز العبادین
لکھا ہے کہ تقیم کو مسافر کا اقتدا کرنا وقت میں اور وقت کے بعد جائز ہوگا اگر دونوں کا فرض
ایک ہی ہو مثلاً فجر یا مغرب دونوں کی فوت ہوئیں تو اس صورت میں اقتدا درست ہوگا
مسئلہ اور اگر مسافر امام ہوگا اور تقیم مقتدی تو مسافر قصر کرے اور تقیم پوری پڑھاؤ
مستحب ہے کہ مسافر کہے ویو کہ اَتَمُّوا صَلَاتِکُمْ فَارْتَمُوا فِیْ مَسَافِرِکُمْ یعنی تم لوگ نماز پوری پڑھاؤ
اور میں تو مسافر ہوں مسئلہ ایک شخص نے اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کر دوسری جگہ وطن اصلی بنا لیا
تو پہلا وطن اصلی باطل ہوگا و دونوں وطن کے درمیان میں مدت سفر کی ہو وہ خواہ نہ ہو وہ
بہا شک کہ اگر وہ دس سال وطن اصلی میں داخل ہوا تو بغیر اقامت کی نیت کے تقیم نہ ہو گیا کہ
وطن اصلی سفر کرنے سے باطل ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر مسافر وطن اصلی میں داخل ہوا تو فی الفور
داخل ہوتے ہی تقیم ہو جائے گا و لیکن محل اقامت کا یعنی جس مقام میں بند رہے روز بروز
کی نیت کی ہو وہ باطل ہوتا ہے دوسری جگہ کے وطن اقامت سے مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت
کا کسی جگہ پر تھا پھر اوسے دوسری جگہ وطن اقامت کا کیا اگر چنانچہ دونوں کے درمیان میں
مدت سفر کی نہیں ہے تو اس صورت میں پہلی جگہ وطن اقامت کی نہ باقی رہیگی یہاں تک کہ
اگر وطن اقامت میں پھر داخل ہوا تو بغیر نیت اقامت تقیم نہ ہو گیا اور اسی طرح سو اگر وطن اقامت
ایسی وطن اصلی کی طرف جاوے تو وطن اقامت باقی رہے گا مسئلہ اور سفر اور حضر دونوں فرات نماز و تکوین
بلائی ہیں یعنی جس وقت کہ سفر کی فوت نماز کو حضر میں قصر کرے تو قصر کرے اور اگر حضر کی فوت نماز کو کو
قصر کرے تو قصر کرے و حضور میں اگر مکان کو اپنے سفر کی لائی حضور میں دونوں کی شرح و قیاس سے کہے میں

سنا یہ سو فیصل جمعے کی نماز کے بیان میں

جمعے کی نماز ہونیکے واسطے نو شرطیں ہیں جس شخص میں یہ نو شرطیں موجود ہوں وہ نماز میں
حضر کرے اگر کسی میں سے ایک یا دو شرطیں نہ ہوں تو مسافر ہے اور اگر ایک یا دو شرطیں نہ ہوں

کہ تندرست ہو کر چار جمعہ واجب نہیں اور تیسری شرط یہ ہے کہ آزاد ہو و غلام پر جمعہ واجب نہیں اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مرد ہو و عورت پر جمعہ واجب نہیں اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بالغ ہو و اگر کوئی جمعہ واجب نہیں اور چھٹی شرط یہ ہے کہ عاقل ہو و دیوانہ اور ابلہ پر جمعہ واجب نہیں اور ساتویں شرط یہ ہے کہ اسلام ہو و ادنیٰ ظاہر ہو اور اٹھویں شرط یہ ہے کہ انگلی سلامت ہو و اندھے پر جمعہ واجب نہیں اور نویں شرط یہ ہے کہ پانچوں سلامت ہو وین لنگڑے پر جمعہ واجب نہیں اور اگر وہ شخص چار جمعہ واجب نہیں ہے حاضر ہو و اور جمعہ ادا کرے تو درست ہے اور ظہر کا فرض ادا کیا اور ہو جاوے اگرچہ جمعہ اوپر واجب تھا یہ ضمون شرع و قایہ کا ہے اور جمعہ کے ادا ہونے کی واسطے چھ شرطیں ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہو کہ خواہ شہر کا کنارہ اور شہر کی تفسیر میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جس جگہ میں امیر اور قاضی ہو کہ شرع کا حکم ہونی چاہیے اور حد و ملک قائم کرے اور بعضوں کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جس وقت کہ وہاں کے لوگ جمع ہو وین تو وہاں کی بڑی مسجد میں نہ سوائیں اور شرح و قایہ میں اسی قول پر فتوے ہو کہ جو مقام ایسا ہے کہ اگر وہاں کے لوگ سب جمع ہو وین تو وہاں کی جو سب سے بڑی مسجد ہو وے اوس میں سوائیں تو وہ مقام شہر ہے اور شہر کے کنارے کی تفسیر یہ ہے کہ جو مقام کہ شہر کے متصل ہو و اور شہر کے فائدے کے واسطے مقرر ہو و مثلاً گھوڑا دوڑانکے واسطے یا لشکر اور تیرے کے واسطے یا تیر اندازی کے واسطے یا مردہ دفن کرنے کے واسطے یا جنازے کی نماز پڑھنے کے واسطے یا کسی طرح دوسرے کاموں کی واسطے مقرر ہو و تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہے اور جمعہ پڑھنا حج کے موسم میں نہائیں خلیفہ کے واسطے اور امیر حجاز کے واسطے درست ہے اور امیر موسم کے واسطے اور عرفات میں درست نہیں ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ ہو وے یا اوس کا نائب فائدہ جس طرح سے خطیب ہے اور یہ عمدۃ الاسلام میں لکھا ہے اور نائب کے معنی محیط میں لکھے ہیں کہ امیر ہو و یا قاضی اور دونوں ایک ہی بات ہیں کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہی مسئلہ شرع اور دین لکھا ہے کہ مناسب نہیں ہے کہ جمعہ میں خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہو و کسی مسئلہ فتاویٰ مانگی

میں کہہ رہی کہ جس شہر میں بادشاہ کا فرہوے تو وہاں مسلمانوں کو جو جہاد پر مامور ہے وہاں مسلمان لوگ قاضی شہر اور گے وہ قاضی شہر گیا اور مسلمان پر واجب ہے کہ ایک مسلمان اپنا سر وار مت کرے یہ شرط ہے کہ ظہر کا وقت ہو و یہاں تک کہ اگر حجہ نہ ہو
 درمیان میں ظہر کا وقت جاتا ہے تو جمعہ پل ہو و اور جو بھی شرط ہے کہ نماز کے پورا نہ
 ہو و مسئلہ جسے میں دو خطے سنت ہیں اون دونوں خطوں میں اللہ تعالیٰ کی خدمت اور
 واسطے دعا ہے اور یہ خبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرورد ہو و اور کوئی آیت قرآن کا
 اور اون دونوں خطوں کے درمیان میں تمھوڑا سا بیٹھنے اور بیٹھنے کا یہ اندازہ ہو کہ تمام حضور
 آرام تھا دینے بدلتا لیوی اور پہلے خطے کو جہر سے پڑھے اور دوسرے کو بھی جہر سے مکرر
 سے کم اور جاڑے دونوں خطے دراز پڑھنا مکرر ہے اور کھڑا ہو کے طہارت کے ساتھ خطہ
 اور اگر بیٹھ کے بغیر طہارت کے کہنے خطہ پڑھا تو رست ہوا مکرر ہے یہ سب ہر شرح او
 سے لکھے ہیں یا پھر جو شرح شرط ہے کہ جماعت ہو و اور جماعت کی حد یہ ہے کہ امام کے سوا تین
 ہو وین اور اگر امام کے سیدہ کر نیکی پہلے مقتدی جہاں جاوین تو اس صورت میں امام
 کرے اور اگر مقتدی جہاں اور تین مردہ یا دین یا امام کے سیدہ کر نیکی جہاں جاوین تو
 دونوں صورتوں میں امام جمعہ تمام کرے یہ شرح و قایم میں ہے اور چھٹی شرط یہ ہے کہ اذ
 ہو وے یعنی تمام لوگوں کو حکم مسجد میں جاسکا ہو و اور جو شخص ہاں جاوے وہ جانے پا
 یہاں تک کہ اگر ایک جماعت مسجد میں جمع ہو وین اور دروازہ مسجد کا بند کریں اور جمعہ
 کریں تو اس صورت میں جمعہ درست ہو و اور اسی طرح سے اگر بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنے
 جمعہ پڑھنے کا ارادہ کریں تو اگر اپنے گھر کا دروازہ کھلا رکھے اور آدمیوں کو واسطے ان لوگوں کو کہ
 جو چاہے سوچا آوے تو اسکی نماز درست ہو و عوام لوگ حاضر ہو وین خواہ نہیں اور اگر دروازہ
 کریں یا دربان کو بٹھال دے اور دروازہ نہ تیرا کہ لوگوں کو اندر آنے سے منع کریں تو اس صورت میں
 درست ہو و یہ حضور مجاہد کا مسئلہ جس مقام کے شہر میں نہیں ہو و اور وہاں کا

جمعہ اور اگرین جمعہ کی سب شرطوں کی ساتھ تو مناسب ہے کہ وہاں لوگ جمعہ کے بعد عید رکعت
ظہر کی نیت سے نماز کیو اسطے پڑھ لیں اور اسطے کہ اگر جمعہ اور انہ اس وقت ظہر پڑھیں تو اس وقت کا فرض
اوس سے بشعہ ادا ہو جائیو یہ مضمون مجاہد کا ہے اور کثر العباد میں تھا و واقعات سے لکھا ہے کہ قاضی
بریل الدین رحمہ اللہ لکھا ہے کہ پھر رکعت جمعہ کے بعد ظہر کی نیت سے پڑھ لے تاکہ میں پڑھ جائیو
اور چاروں رکعت میں فاتحہ کو بعد سورہ بھی پڑھو اسطے کہ اگر وہ چاروں رکعتیں جو فرض سے پہلے تھیں
تو سورت پڑھنا کچھ ضرر نہ کرے گا اور اگر جمعہ کی نماز صحیح ہوگی اور چار رکعت سنت ہو جائیو تو تین سو
سنت پڑھنا واجب ہے مسئلہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ شخص جمعہ کے سوا سب روز میں امام کے
اذان پر وہ جمعہ میں بھی امام کے اذان پر مسئلہ فتاویٰ محیط میں لکھا ہے اور مسافر لوگ جبکہ جمعہ اور
شہر میں حاضر ہوں تو اکیسے اکیسے نماز ظہر کی پڑھ لیں اور اسی طرح سے شہر کے لوگ جبکہ جمعہ
نوت ہو و اور قیدی اور بیمار اکیسے اکیسے نماز ظہر کی پڑھ لیں کہ یہ نکرہ و نکرہ جماعت کے روزہ ہر مسئلہ
اور معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کے ساتھ جمعہ کے روز شہر میں مکروہ ہے جبکہ معذور کا حکم یہ ہے
تب غیر معذور کی ظہر بلا شیعہ مکروہ ہوئی یہ شرح وقایہ کے مضمون کا خلاصہ ہے مسئلہ اور اگر اذان کے
لوگ اور بنگالی لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں ہے وہ جمعہ کے روز جماعت کے ساتھ پڑھیں اذان
اور اقامت کے بعد یہ مضمون شرح اوراد کا ہے مسئلہ اور جس شخص کو عذر نہیں ہے اس
شخص کو جمعہ کی نماز کے پہلے شہر میں ظہر پڑھنا مکروہ ہے اور پھر ظہر پڑھنے کے جمعہ کی نماز کیو اسطے
دوڑنا جس وقت کہ امام جمعہ کی نماز میں مشغول ہو و ظہر کو باطل کرتا ہے جمعہ کی نماز پادرسے
یہ نہیں یعنی ظہر پڑھ لیں اور پہلے جو پڑھی تھی وہ باطل ہوئی اور جو شخص کہ جمعہ کی نماز میں شہر میں یا
سہو کے سبب عید سے تو وہ شخص جمعہ کی نماز پوری کرے ظہر نہ پڑھے اور سنے جمعہ یا یا یہ مضمون شرح وقایہ
کا ہے مسئلہ شرح وقایہ میں ہے کہ جب پہلے اذان ہو و تب سب کوئی خریدنا چھوڑ دیوں اور
جمعہ کی نماز کیو اسطے دوڑیں اور شرح اوراد میں لکھا ہے کہ جس وقت کہ وہ دن جمعہ کے روز پڑھے
پہلی اذان کے تب خریدنا اور چھوڑ دیوں اور جمعہ کی طرف توجہ ہو وین چاہیہ کہ اللہ تعالیٰ فرما

اِذَا تَوَدَّى الصَّلَاةَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ يُعْذِرُ مَنِ ابْنَعًا
 کہی جاوے نماز کی واسطے جمعے کے روز دوڑو تم سب اللہ کی یاد کر نیکی کی طرف اور چھوڑو تم سب بیزار
 بیعنا اور بیع کی لفظ جو آیت میں ہے اس سے یہ مراد ہے کہ بیع ہو و خواہ دوسری چیز کہ جس پر آدمی
 مال بیع کے مشغول ہو جاوے اور جمعہ بھول جاوے لیکن بیع کا ذکر واسطے کیا کہ بیع آدمی کے
 مقصدوں میں ان مقصد ہی اور اسید آدمی کا فائدہ ہے سو خبردار کر نیکی واسطے نہ لگانے
 فرمایا ہے مسئلہ شرح اور ادریش فتاویٰ حجت سی لکھا ہے کہ اصل یہ ہے کہ اذان جمعے کے روز
 متناظر ہو واسطے کہ اذان دور و نزدیک کے آدمیوں کے خبر کر نیکی واسطے ہے جیسا کہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا الصَّلَاةَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
 إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ معنی اسکے یہ ہیں کہ اے شرع کے حکم پر ایمان لانے والے لوگو! جبکہ اذان
 کہی جاوے نماز کی واسطے جمعے کے روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کر نیکی کی طرف اللہ کی یاد کا نماز اور
 خطبے کو یعنی خواہش کرو نماز اور خطبے کی طرف اور اسکے واسطے دوڑو اور کوشش کرو اور چھوڑو
 خریدنا اور بیعنا مسئلہ شرح و قایم میں لکھا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو اٹھے تب نماز اور
 بات کرنا حرام ہو جاوے جب تک کہ خطبہ تمام نہ ہو و اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان کہی جاوے
 دوسری بابا امام کے آگے اور لوگ امام کی طرف منہ کر کے خطبہ سنیں اور امام کھڑا ہو کے باطن
 دو خطبے پڑھے ان دونوں کے ہمیں ایک بار بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہو تو تب قامت کہی جاوے
 اور امام آدمیوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے مسئلہ کثر العباد میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ
 کہ وہ جمعے کے روز خطبہ پڑھتے وقت یاد کر رہے کہ میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی تو اوٹھے اور فجر کی نماز
 قضا پڑھی اور خطبہ نہ سنے جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ تَاوَعَهُ صَلَوةٌ
 أَوْ كَيْسٌ فَالْيَوْمَ صِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ ذَٰلِكَ وَقْتُهَا لَيْسَ بِمَوْضِعٍ خَصَّ بِهِ نَزْلَ وَقْتُ
 سو گیا اور نماز کو بھول گیا اور اس سبب سے اس کی نماز قضا ہو گئی تو چاہیے کہ اس نماز کو
 پڑھے جس وقت کہ اس کو یاد کیا اس واسطے کہ جس وقت کہ اس نے یاد کیا ہی وہی اس نماز کا وقت اور دوسرے

اس واسطے کہ اگر وہ خطبے کے بعد فجر کی قضا پڑھ لے گا تو اس کا جمعہ فوت ہو گا اور قضا و محیط میں بھی لکھا ہی
فائدہ کنز العباد میں بتایا ہے کہ مسکت ہے کہ جمعے کے روز امام ہدایت میں سورہ جمعہ اور
دوسری میں سورہ منافقون پڑھے مسئلہ کنز العباد میں ہے کہ جمعے کے روز غسل کرنا سنت
ہے مسئلہ کنز العباد میں صلوٰۃ مسعودی سے لکھا ہے ہمارے عالموں کے قول کے موافق اور پیر
الشیخ حجت ہو جو کہ حدیث حدیث میں ملتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدیث ہو لیکن ایک ہی میں دلیل
ہو جاتا ہے جس طرح سے ایک مسلمان ہے کہ اس کو حدیث ہو اور پھر خیانت بھی ہوئی اور عید کا روز تھا
یا عرفے کا یا جمعے کا تو جب وہ ایک غسل کرے گی تب غسل اور سے ادا ہو جائیگا مسئلہ کنز العباد
میں ہر جہ سے لکھا ہے کہ جو شخص کہ جمعے میں جاوے اس کے واسطے تحب ہے کہ خوشبو مل لے اور چھپا کر
پس بکھو اور ذخیرہ سے لکھا ہے کہ جمعے اور عید میں ہر سواری کے جاننا و شہت نہیں بلکہ یادہ چلنا افضل ہے

اٹھائیسویں فصل عیدین کی نماز کے بیان میں

مسئلہ مستحب ہے کہ عید فطر کے روز نماز کے پہلے کھانا کھاوے اور سوال کرے اور خوشبو
اور اپنا اچھا کپڑا پہنے اور صدقہ فطر کا ادا کرے اور سب کی طرف تکیہ آہستہ آہستہ کہتا ہو جاوے مضمون
شرح وقایہ کلمے اور صدقہ فطر کا بیان ہم آگے کرینگے مسئلہ اور عیدین کی نماز کے پہلے غسل نہ پڑھو
اور جو شرط کہ جمعے کے واسطے ہے وہی شرط عید کے واسطے بھی ہے واجب ہونے اور ادا ہونے کے
حق میں یعنی جس شخص پر جمعہ واجب ہے عید بھی واجب ہے اور جس شہر میں جمعہ ادا ہووے عید بھی ادا
ہووے مگر خطبہ عیدین میں سنت ہے اور جمعے میں فرض یہ شرح وقایہ سے لکھا مسئلہ اور عید کی
نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب آفتاب ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے
جب تک کہ آفتاب تین ڈھلتا ہے اور جب آفتاب ڈھلتا ہے پھر وقت نہیں رہتا پھر مختصر قدری
اور قضاوی محیط میں ہے اور یہی مضمون شرح وقایہ کلمے مسئلہ اور امام مقتدیوں کے ساتھ دور
نماز پڑھے اس طرح سے کہ پہلے تکیہ تحریم کی کہ تب ثنا پڑھے بعد اس کے تین تکیہ میں کہ بت
فاتحہ اور سورہ پڑھے تب رکوع کرے تکیہ کہتا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے قرآن پڑھنا شروع

کرے تب بعد اوقات کے تین تکبیر کے اور رکوع کی واسطے دوسری تکبیر کی چھ تکبیریں جو زیادہ ہیں
 انہیں ہاتھ اٹھا کر اور نماز کے بعد و خطبہ پڑھو اور نو نین صدقہ فطر کے احکام بتلاوے
 یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور اگر امام نے نماز عید کی پڑھی اور کسی شخص نے اس کی نماز پڑھی
 تو وہ شخص اس کی قضا پڑھے یہ شرح وقایہ اور مختصر قدوری میں ہے مسئلہ اور اگر عید کی نماز کسی
 عذر سے پہلے روز نہ پڑھی گئی تو دوسرے روز پڑھے اور تیسرے روز نہ پڑھے یہ مضمون شرح وقایہ
 اور مختصر قدوری اور فتاویٰ محیط اور عمدۃ الاسلام کا ہے مسئلہ اور عید اضحیٰ کے احکام عید
 کے موافق ہیں مگر اضحیٰ میں مستحب ہے کہ جب تک نماز نہ پڑھی جائے تب تک کھانا نہ کھاوے
 اور نماز کے پہلے کھانا کھانا مکروہ ہے اور اسی پر فتوے ہے اور عید اضحیٰ میں بلند آواز سے گراہ
 میں تکبیر کہ اور خطبے میں تکبیر تشریق کی بتلاوے اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر کے نماز نہ پڑھی
 تو تین روز تک نماز درست ہے اور بعد اس کے نہیں اور عرفے کے روز واقفون کی مشابہت
 کیہ واسطے جمع ہونا کچھ معتبر چیز نہیں ہے کہ اس سے ثواب ہوئے اس واسطے کہ ایک مکان خاص
 جس کو عرفات ہیں اس میں حاضر ہونا حکم اللہ کی نزدیک کی واسطے پایا گیا ہے اور عرفات کے
 سو دوسرے مکان میں نہیں شیعہ وقایہ میں ہے فائدہ اور وہ تین کہتے ہیں ان کو کوئٹہ
 جو فی الحج کی نو تین گز کو عرفات میں حاضر ہوتے ہیں مسئلہ اور تکبیر تشریق کی یعنی
 اللہ اکبر اللہ اکبر کا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
 عرفے کی خبر ہے ہر فرض کے بعد جو مردوں کی جماعت کے ساتھ پڑھا جائے شہر کے مقیم اور
 اس عورت پر جس نے مرد کے ساتھ اقتدا کیا ہو اور اس مسافر پر جو مقیم کا مقتدی ہو ایام
 تشریق کے آخر دو دن کے عصر تک واجب ہے یہ شرح وقایہ میں ہے فائدہ اور ایام تشریق کی
 نو تین ہی الحج کی فجر سے تیرہویں فی الحج کی عصر تک ہیں مسئلہ اور مقتدی تکبیر تشریق
 کی تکبیر اگر امام تکبیر کرے تو مسئلہ فادویٰ محیط میں ہے کہ باہر گھنٹا عید گاہ کی طرف عید کی نماز
 کیا ہوئی ہے اگر جامع مسجد میں بدوی سامی مسئلہ محیط میں ہے کہ شہر دو دریاؤں کے درمیان

مید کی نماز پڑھیں اس واسطے کہ عید کی نماز درست ہو نیکی تر شہر ہو اور شہر کا کنارہ بھی شہر

اوتیسویں فصل خوف کی نماز کے بیان میں

مختصر قدری میں لکھا ہے کہ جس وقت دشمن کا خوف زیادہ ہو تو اس وقت امام دو رکعت کی نماز پڑھے اور اگر وہ ایک گروہ کو دشمن کی طرف سے اور دوسرے گروہ کو اپنے پیچھے اور اس گروہ کے ساتھ ایک بعت پڑھے دوسرے کے ساتھ اور جب دوسرے مسجد کیسے سر اوٹھا تو تب یہ گروہ دشمن کی طرف جاوے اور وہ دوسرا گروہ جو دشمن کی طرف گیا تھا وہ آئے تب امام اون سبھوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دوسرے کے ساتھ اور تشہد پڑھے اور سلام بھیجے اور یہ گروہ سلام نہ بھیجے اور دشمن کی طرف جاوے اور پہلے گروہ آدین اور نماز پڑھیں کیلئے اکیلے ایک رکعت دو رکعت کے ساتھ بغیر قرات کے اور تشہد پڑھیں اور سلام بھیجے اور دشمن کی طرف جاوے تب دوسرے گروہ آوے ایک رکعت دوسرے کے ساتھ یا غیر قرات کے اور تشہد پڑھیں اور سلام بھیجے یہ مسئلہ مسافر کا ہے اور اسی سے فجر کا مسئلہ بھی نوجھا گیا ہے اگر امام مقیم ہو تو پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور دو رکعت دوسرے گروہ کے ساتھ اور شہر میں پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک رکعت اور نماز پڑھنے کی حالت میں لڑائی ہو کر اور اگر لڑائی کرے تو نماز باطل ہو گئی اور اگر اس قدر خوف ہوئے کہ گھوڑے سے اترنے سے کہیں تو اکیلے اکیلے سوار ہوئے نماز پڑھیں کو ع مسجد اشارے سے کریں اور اگر قبلے کی طرف نہ نکل سکیں تو جس طرف چاہیں نہ کریں یہاں تک مضمون مختصر قدری کا ہے مسئلہ شرح وقعات میں لکھا ہے کہ باطل کرتا ہے نماز کو اور لڑائی کرتا اور چلنا اور سوار ہونا خلاصہ یہ کہ یہ کام نماز پر ہوئے منع ہیں کہ نماز پڑھتے جاوے اور یہ کام کرتے جاوے اور اس طرح سے کہ ایک رکعت پڑھے جانا دشمن کی طرف اور پھر اے اوسے نماز کو تمام کرنا درست ہے جیسا کہ لکھ چکے

تیسویں فصل حنازے کے احکام کے بیان میں

مسئلہ تیسویں احکام میں لکھا ہے کہ جب مریض مریض کے قریب ہو تو تب سہرہ تو بھر کر اور اگر دوسرے

کچھ حق ہو دی تو اس کو اور اگر کسی نے کچھ دشمنی ہو دی تو اس کو خوش کر دی اور جنت ہو دی
 جس طرح سے موچکھ کے پال کم کرنا اور ناخن ترشوانا وغیرہ ہے اور پھر بعد ہو دی مسئلہ جو شہم شک و شبہ
 ہو اس کے واسطے سنت ہے کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کیا جا کر دہنی کروٹ اور کلہ شہادت کا
 سکھلا دیا جاوے مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور ہدایہ کا پہلا مسئلہ عمدۃ الاسلام میں لکھا ہے
 کہ اس کے نزدیک ٹھیک کلمہ شہادت کا کہیں اور کلمہ شہادت کہنے کا اس کو حکم کیا جاوے شاید کہ نگاہ
 اور بغیر ہی ہو دوسری بات کہد کیا اور یہی سیر الاحکام میں بھی لکھا ہے کہ اس کے نزدیک کلمہ شہادت کا
 زور زور کو اور یہی اس کا یاد دلانا ہے مسئلہ اور جب ستر تباہی اڑھی جائے اور اس کی انگلی بند کر
 اور خوشبو لگا کر رکھنے اس کا تخت اور کفن بایسے اور بایسے کا شمار طاق ہو دیکھنے ایک یا تین یا بیچ تر
 اور بایسے میں تعظیم مرد کی ہو اور جنت پر لکھی اور کپڑی اور تار کا اور اس کا عورت چسپا کا اور ایک پٹی کا لکھی
 جو اس کی عورت غلطہ چسپا سکے اس کی عورت پر رکھے اسی پر قوی ہو آسانی کی واسطے اور عورت غلطہ پر
 اور خصیہ کو نکالتے ہیں اور وضو کر کے بغیر کلی اور بغیر متناقب کے اور اس میں دیکھو اور پیرہہ پانی جاری کر
 کہ جب کو بیری تپ یا نشان گھاس ڈال کے جوش کیا ہو ویز زیادہ صفائی ہو اس کی اور اگر بیری تپ یا
 نشان کا پانی نہ ہو تو فقط خالص پانی کفایت ہے اور اس کا سرور داڑھی گل خیر و سوسو دھو تاکہ خوب
 صاف ہو جاوے بعد اس کے مرد دیکھو یا مین کروٹ لٹاؤ اور غسل دیو اس قدر کہ جو بدن سخت ہو ملا ہو
 اس کو پانی پہونچے بعد اس کے دہنی کروٹ لٹاؤ اور طح غسل دیو اور پہلا بائیں کھنڈ لٹاؤ اس واسطے
 کہ اس کے جبین انہی طرف غسل شروع ہووے تباہی اس کی دیکھو یا اس کے شکم کو نرم نرم ہلاؤ اور چھپ
 لے اس کو دھوؤ اور اس کے وضو اور غسل کو نہ دو ہر اوتب بعد اس کے ایک کپڑے پانی پونچھے اور اس کا جان
 نہ ترشے اور اس کے بال میں گنگھی مگر اس کے سر اور داڑھی پر خوشبو ملو اور سجد کی عضو کا فور ملو اس کو
 خوشبو سنت ہے اور سجد کی عضو خوشبو ملنے کی واسطے بہت بہتر ہیں بسبب یہ کہ بزرگی کی یہ شرح وقایہ اور
 ہدایہ اور مختصر قدوری کا مضمون فائدہ اور سجد کی عضو میں پانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں
 زانوں اور دونوں قدم مسئلہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ سنت کفن کی مرد کے واسطے ازار اور لفافہ اور لفافہ

کتے میں ناوس چادر کو جو کپڑوں کے اوپر لپیٹی جاتی ہے اور متاخرین نے عمامہ بھی پسند رکھا ہے مگر خوب
 نہیں اور عورت کو واسطے پہنیں اور آزار اور دہائی اور لفافہ اور سینہ بند جس سے اوسکی پستان باڑھی
 جاوین ہینت ہے اور مرد کو واسطے آزار اور لفافہ بھی کفایت ہے اور عورت کی واسطے آزار اور لفافہ اور
 دہائی بھی کفایت ہے مسئلہ اور ضرورت کے وقت جو کچھ موجود ہو وہ کفایت ہے عہدہ الاسلام میں
 ہے مسئلہ یہاں میں لکھا ہے کہ مرد کو ایک ہی کفن دینا مکروہ ہے مگر ضرورت کے وقت ہر فائدہ
 لفافہ اس قدر ہو کہ سر کے بال سے قدم تک چھپاؤ اور آزار بھی سر کے بال سے قدم تک ہو یہ مضمون صحیح کیا
 فائدہ دہائی اوسکو کتے ہیں جو سر پر اوڑھائی جاتی ہے وہ دو گز کی لابی اور ایک بالشت کی چوڑی
 ہو کہ اور سینہ بند تین گز کی لابی اور بغل سے زانو تک کی چوڑی ہو یہ مضمون چلی کہا ہے اور پہر پہن
 گردن کی جڑ سے قدم تک ہو یہ مضمون شرح اوراد کا ہے مسئلہ عہدہ الاسلام میں سرخس نے لکھا ہے کہ
 ایک مرد مر گیا اور اوسکو مقدور کفن کا نہ تھا تو خلق پر فرض ہے کہ اوسکو کفن دیویں اور اگر بعض کو
 مقدور نہ ہو تو وہ لوگ مقدور والوں سے کفن طلب کریں مسئلہ اور پہلے لفافہ سمجھاؤ تباہ و سکر
 اوپر آزار تب مرد کو پہر پہن پہنکے آزار پر رکھے اور آزار کو پہلے بائیں طرف سے لپیٹے تب دہائی
 طرف سے لپیٹے تب بعد اوسکے لفافہ بھی اسی طرح سے لپیٹے اور عورت کو پہلے پہر پہن پہنایں
 اور اوسکے سر کے بال کو دو حصے کر کے اوسکی چھاتی پر پہر پہن کے اوپر رکھ دیو تباہ و سکر اوپر
 دہائی اوڑھاؤ تباہ و سکر کے اوپر لفافہ لپیٹے اور اگر کھلی ٹیکا خوف ہو تو کفن کو باندھ دیو یہ
 شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور سینہ بند عورت کا سب کفن اور پہر پہنایں یہ جندی کا مضمون ہے
 مسئلہ شرح اوراد میں بتایا ہے کہ جو کپڑا آدمی کو واسطے زندگی میں پہننا حلال ہے مرد جو
 خواہ عورت تو اوس کو کپڑا کفن دینا بھی حلال ہے مگر نیکے بعد از غسل نہ سفید کپڑا کو راہ ہو خواہ وہ یا
 یہی مضمون محیط کا ہے مسئلہ اور اوپر غارت پر ہنا فرض کفایت ہے یعنی اگر ایک شخص ٹھہرے تو سب سے ساقط
 ہو جاوے اور اگر کوئی ناکرے تو سب گنہگار ہوں اور نماز جلد کی ہے کہ پہلے تکبیر کے دونوں ہاتھ کو
 کان تک اٹھاتا ہوا اچھ لپکا دے ہاتھ اٹھاتا اور شاہد پڑھتا ہے دوسری تکبیر کے اور درود بھیجے یہی صلی

پھر تکبیر کے اور دعا پڑھی چوتھی تکبیر کے اور سلام پھیرے اور اوس نماز میں قرأت اور تشهد نہیں ہے
یہ مضمون شرح وقایہ کے فائدہ اور نماز جنازہ کی جائز تکبیر بن اور جنازہ کی نماز ادا کر سکی پھر کہے
کہ یہی نیت کریں اس طرح یہ نیت کہ اُوْدِیْ اِلَیْ تَکْبِیْرَاتٍ مُّہْلُوۃٍ اِلَیْ جَنَازَتِہِ الشَّعَآءُ اللّٰہُ تَعَالٰی
وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْاٰلَآءِ طَہْ لَکُمُیْتِ مُسَوِّجًا اِلَیْ جِہۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور اگر
عورت ہو تو طہیذہ لیلیٰ اور امام ہو تو نیت امام ہو سکی کرے تو مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی کرے اور
نیت کے بعد پہلی تکبیر کے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا تا ہوا اور پہلی تکبیر کے پہلے ہاتھ اٹھا تا ہوا
وَتَبَارَکَ سَمَکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ شَنَاؤُکَ وَکَلَّآ لَہُ عِزٌّ بَیْہُکَ دوسری تکبیر کے اور دوسری
تکبیر کے بعد یہ درود پڑھے اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَ
رَحَّمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ اور درود پڑھے تیسری تکبیر
کے اور تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اللّٰہُمَّ اَخْفِیْ اَحْبَبْنَا وَمِیْثَنًا وَشَہِیْدًا وَغَاثِیْنَا وَصَدِیْقَنَا
وَکَلِیْنَا وَذِکْرَنَا اَنْشَانَا اللّٰہُمَّ مِنْ اَحَبِّیْنَا مِمَّنْ اَفْلَحَ عَلَی الْاَسْلَامِ تَوَقَّیْتُہُ مِنْکَ
فَتَوَقَّہْ عَلَی الْاِیْمَانِ یہ پڑھے چوتھی تکبیر کے اور اگر مردہ مردہ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد
اللّٰہُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا قَوطًا وَاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا اَوْ مُشَفَّعًا یہ پڑھے چوتھی تکبیر کے اور اگر مردہ
انسانی ہو تو اجْعَلْہُ کی جگہ پر اجْعَلْہُ لَکَ اور مَشَافِعًا اور مُشَفَّعًا کی جگہ پر
شَافِعًا وَمُشَفَّعًا کے اور تکبیر بن بند کے تب چوتھی تکبیر کے بعد دہنہ باین سلام کے اور
اون تکبیروں میں ہاتھ اٹھاؤ اور اگر پانچ تکبیر کے تو مقتدی اوسکی تابعداری کرے کسی مسئلہ
اور جنازے کی نماز میں ثنا اور درود دعا کوئی چیز بہرے نہ پڑھے یہ شرح اور اسے لکھا ہے
مسئلہ ہادیہ میں لکھا ہے جو شخص کہ نماز پڑھے و دعوت کے سینے کے برابر کھڑا ہو تو مردہ عورت
ہو تو خواہ مرد و خواہ سوا سوا کے سینہ دل کی گہرے اور دل میں ایمان کا فوٹ نہ ہو تو سینے کی برابر کھڑا ہونا
شفاعت کی طرف اشارہ ہے اوسکے ایمان کے سبب مسئلہ شرح اور ادا میں صلاۃ مسعودی سے
لکھا ہے کہ اگر خانہ کا نماز قہقہہ مار کے منے تو طہارت باقی ہے نماز کو دو بار کے شروع کرے

مسئلہ اور تہرہ امامت کی واسطے بادشاہ تب قاضی تبا نام محلہ کاتبہ لیت کا عصبہ
کی ترکیب سے اور ولی میت کی اجازت سے امامت کرنا درست ہے اور اگر ولی میت کو سوا دوسرے
نماز پڑھنے کے تو اگر ولی عیالے ہو دو ہر کو اور اگر ولی میت پڑھ لے دوسرے لوگ نہ دو ہر کو اور جو
مردہ بغیر نماز پڑھے ہوئے دفن کیا گیا تو اسکی قبر پر نماز پڑھی جاوے جب تک شبہ ہو کہ مردہ نماز
نہیں کرے اور اسکا اندازہ تین روز تک کا ہے یعنی تین روز تک نماز پڑھی جاوے مگر مٹی میں دفن
کے فائدہ عصبہ بعضہ قرابت والے کا نام ہے اور عصبیات کا بیان فرائض کی کتاب میں
مفصل ہے مگر اس میں ضرورت کے موافق بیان کرتے ہیں سو جس عصبہ کو ہم پہلے لکھیں گے سو امامت
کی واسطے بھی ہر قدر ہوگا اور جو بھی لکھیں گے سو امامت کی واسطے بھی ہر قدر ہوگا اور جو ترتیب کسی سے ہوگی
عصبہ کی قسم ہے پہلے میت کی اولاد جس طرح بیات بعد اسکے پوتا اور نیچے جہانکے سب کو دوسرے میت
کی جس طرح باپ تب بعد اسکے دادا کیسے یا بھائی اولاد جس طرح بھائی تب بعد اسکے بھتیجا اور
جہانکے نیچے حساب کرو چھتے دادا کی اولاد جس طرح چچا تب بعد اسکے چچا بھائی اور جہانکے
نیچے حساب کرو مسئلہ اور جو لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا تو اگر رو یا ہوئے تو اسکا نام رکھا جاوے
اور غسل دیا جاوے اور اوپر نماز پڑھی جاوے اور اگر نہ رو یا ہوئے تو ایک پارچہ کپڑے
میں لپیٹا جاوے اور نماز پڑھی جاوے اور غسل دیا جاوے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ ایک
کا فرما اور اسکا ولی سلمان تھا تو اسکا ولی غسل دیوے جس طرح جسے حرمین ہوا جاتی ہیں
یعنی اسکے غسل کو وضو سے شروع کرے اور داہنی طرف سے شروع کرے اور اسکو ایک پارچہ
کپڑے میں لپیٹے اور ایک غار کو دھواو اسکو اس میں ڈال دیجئے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ
اور سنت ہے جنازے کے اوٹھانے میں چار آدمی اس طرح پر کہ اس کے آگے کے پائے اور
نیچے کے پائے کو اپنے دائیں کندھے پر رکھیں تبا اسکے دوسری طرف کے آگے کے پائے
اور نیچے کے پائے کو اپنے بائیں کندھے پر لپیٹیں اور جنازے کو جلدی لپیٹا دیں اور دوڑیں
نہیں بشرح وقایہ میں ہے یہ جنازہ اوٹھانے کا ترک ہے جو مشرعوں سے لکھا ہے طرہ جمعہ

میں بھی ہوا اور لکھا ہے کہ یہ سنت ہے جس وقت کہ میت سے اوٹھائیو اٹھے ہو وین کہ ایک سو ایک
 لیوین تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ اوٹھائیو الا شروع کرے مردیکے داہنے طرف کے گائے کے پاؤں
 سے اور وہ پایہ اوٹھائیو الیکا بھی داسنا ہوئے اور جنازہ کندھے پر سے رکھنیکے پہلے ماروہ
 اور خبا لیکے پیچھے چلنا سبب ہوا اور قبر کھودے اور لحد بناو اور مردیکو مسجد میں جو قبر سے قبلے کی
 طرف ہو رکھے اور اسکا رکھنے والا کہ ۱۰۰ بسم اللہ علی ملکہ رسول اللہ اور مردیکامنہ قبلے کی
 طرف کر دیوے اور جو کفن کھنکے کے خوف سے کفن میں گرہ باندھی تھی سو کھول دیوے اور کچی اینٹ
 اور بانس قبر میں برابر رکھے اور دفن کے وقت عورت کی قبر پر کپڑے پردہ کرے مرد کی قبر پر
 اور پختہ اینٹ اور لکڑی قبر میں بچانا مکروہ ہے پھر اینٹ اور بانس بچپانیکے بعد مٹی دیوین اور
 قبر کو مٹی لپیٹ کرے اور مربع نکرے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ قرابتی محرم عورت کی قبر میں
 اوترین عورت کے دفن کرنیکے واسطے اور اگر قرابتی محرم نہوین تو بیگانے لوگ جو بڈھے
 اور نیک ہودین وہ اوترین اور اگر بڈھے نہوین تو جوان لوگ جو پرہیزگار اور نیک ہودین
 وہ اوترین یہ مضمون کثر العباد کا ہے مسئلہ کثر العباد میں منافع سے لکھا ہے کہ جنازہ قبر سے
 قبلے کی طرف رکھے اور مردے کو اوٹھائے تب لحد میں رکھے مسئلہ اور جو شخص کہ
 سمندر میں کشتی لیغے جہاز میں گر گیا تو اسکو غسل دیکو اور کفن دیوے اور اسپر نماز پڑھو اور
 سمندر میں اسکو ڈال دیوے اسواسطے کہ اسکے دفن میں عذر ہی لیغے سمندر میں جان زمین
 نہوے کہ کثر العباد میں ہر جہ سے لکھا ہے مسئلہ اور قبر آدمی کے قد برابر بطول ہووے اور آدمی
 کے آدھے قد برابر چوڑی اور قبر کی گہرائی ناف تک یا گردن تک کی ہووے یہ مضمون کثر العباد میں
 ہے مسئلہ آدمی بے اذن دلی میت کو دفن کے پہلے پھر نہ آوین مسئلہ کثر العباد میں لکھا ہے کہ ایک
 شخص کے تین جنازے نمازیں تکبیر فوت ہوئی تو تکبیر دن کو جو فوت ہوئی ہیں قصدا کرے بغیر دعا
 جسک کہ جنازہ زمین پر رکھا ہوا ہے اسواسطے کہ اگر قصدا کر گیا وہ میت تو مردیکو اوٹھالیا جائیکے
 شہادت کی تکبیر فوت ہوگئی اور جب وہ اوٹھالیا وین تکبیر فوت کر دین ہوا کہ نماز مردیر فوتی ہو ورنہ

اکیسویں فصل شہید کے بیان میں

جو شخص کہ ظاہر اور بالغ ہوئے اور تیر خیز سے مارا جائے ظلم کی راہ سے اور اس مارنے کے بدلے میں مال دنیا واجب ہوئے یعنی وہ قتل خطا سے ہوئے یا کافروں کی لڑائی کے میدان میں مردہ زخمی پایا جائے تو وہ شخص شہید ہے اور اسکا حکم یہ ہے کہ جو کچھ کہ مردہ کیواسطے مقر ہے اس کے سولے جو کچھ ہو جس طرح پوتین اور قبا اور تاج اور تھیلا اور موزہ تو اسکو اتار لیو اور اگر کفن کی قسم کی کوئی چیز کم ہوئے جس طرح ازار وغیرہ ہے تو اس میں زیادہ کرے تاکہ کفن ہو سکا پورا ہو جاوے اور اگر کفن کی قسم کوئی چیز زیادہ ہوئے تو اسکو اتار لیوے اور اسکو غسل ندیوی اور او سپر نماز پڑھے اور اسکو خون سمیت دفن کرے یہ مضمون شرح وقایہ کلے فائدہ قتل خطا یہ ہے جس طرح سے ایک مسلمان نے مشرکوں کی طرف تیر مارا اور وہ تیر کسی مسلمان لگا تو قیل خطا ہی میں مال دنیا واجب ہوئے مسئلہ وہ شہید ہے جسکو مشرکوں نے مارا یا لڑائی کے میدان میں زخمی مردہ پایا گیا یا مسلمانوں نے ظلم کی راہ سے قتل کیا اور اس قتل کے بدلے مال نہیں واجب ہے تو اسکو کفن دیوے اور او سپر نماز پڑھے اور غسل ندیویے یہ مضمون ہدایہ کلے مسئلہ اور جسکو اہل حرب یا اہل نبی یا رہنمون کے قتل کیا ہو کسی تھیلا سے وہ شہید ہے یہ مضمون ہدایہ کلے فائدہ اہل نبی وہ شخص ہے جو مسلمان بادشاہ سے بر ملا ہووے مسئلہ اور اگر لڑکا اور حبیب و جفا اور نفاس الی عورت کا جو شخص کہ شہر میں مارا ہو یا باجادی اور اسکا قاتل نہ معلوم ہوئے اور جو شخص کہ حد یا قصاص کیواسطے مارا جائے اور جو شخص کہ زخمی ہو اور کچھ زندگی کا فائدہ لیا جس طرح سو یا یا کھایا یا پی یا علاج کیا یا اسکو خیمے میں جگہ دی یا لڑائی کے میدان سے زندہ باہر نکلا یا ایک نماز کے وقت تک ہوش سے رہا یا کچھ وصیت کی ان سبکو غسل دیا جائے اور او سپر نماز پڑھی جائے اور اگر نبی ہونے کے سبب سے یا رہنمی کے سبب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوے اور او سپر نماز پڑھی جاوے

بیسویں فصل کعبے میں نماز پڑھنے کی بیان میں

کعبے میں فرض اور نفل پڑھنا درست ہے اگرچہ مقتدی بیٹھنے کی پٹھیہ امام کی پٹھیہ کی طرف ہو وگرنہ اگر نماز نہ درست ہو وگرنہ جبکہ بیٹھنے امام کے منہ کی طرف ہوگی اس واسطے کہ وہ امام کے آگے ہو گیا اور کعبہ نماز پڑھنا کعبے کے اوپر اور کسی انتظام کے واسطے مسئلہ ایک امام کے ساتھ لوگوں نے اتفاقاً کعبے کے گرد حلقہ باندھ کے اور ان میں سے اپنے اپنے امام سے زیادہ نزدیک ہیں کعبے کی طرف یہ امام دو گرنے فرق پر ہے اور مقتدی ایک گرنے فرق پر کعبے سے تو اس صورت میں وہ شخص اگر اوسط ہے جس طرح امام ہے تو نماز تنہا کی اور اگر دوسری طرف ہے تو درست ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ کعبے میں ہر طرف میں چار دیواری کے حساب سے تو پھر جو شخص کہ اوسط طرف کھڑا ہے کہ جس طرح امام ہے تو وہ شخص کعبے کی طرف سے امام زیادہ نزدیک ہے وہ امام کے آگے ہے بخلاف دوسرے طرف کھڑے ہونے والوں کے کیونکہ جو شخص کہ ان میں امام زیادہ کعبے کی نزدیک ہے وہ امام کے آگے نہیں ہیں شریح وقایہ یہ

چوتھا باب روزے کے بیان میں

اور اس باب میں سات فصلیں ہیں

پہلی فصل روزے کے بیان میں

کھانا پینا جماع ترک کرنا فجر سے آفتاب ڈوبنے تک نہ کھانے ساتھ اس کے پورے روزہ کہتے ہیں اور روزہ رمضان فرض ہے سب مسلمانوں کا نفل اور بالغ پر اور اس کا ادا کرنا فرض ہے اور اگر کسی عذر سے ترک ہو گیا ہو تو اس کا قصداً کھانا فرض ہے اور روزہ نذر کا اور کفار کی کا واجب ہے اور اس کی سوا باقی سب نفل ہیں شریح وقایہ میں ہے اور رمضان کے روزہ اور نذرہ میں کچھ روک کی نیت کرنا رات سے دو پہر قبل تک درست ہے اور دو پہر کو درست نہیں اور اگر نیت فقط روزہ کی کرے کہ میں روزہ اٹھ کا رہوں اور مقرر نہ کرے رمضان کے واسطے یا نیت نفل کی کرے تو روزہ رمضان کا درست ہے اور رمضان میں دوسرے واجب کی نیت کی تو رمضان کا روزہ اسی نیت کا ادا ہو جاوے

اور اگر مرض یا سافر رمضان میں دوسری واجب کی نیت کر گیا تو وہی روزہ ادا ہوگا جسکی نیت کی اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکھنے کی نذر کی یعنی نذر کی کہ میں فلاں روزہ رکھوں گا اور اس روزہ کو سب واجب کی نیت کی تو وہی واجب ادا ہوگا جسکی نیت کی خواہ مسافر ہو خواہ مقیم اور روزہ نفل کا ادا ہوتا ہے نفل کی نیت کا اور صرف نیت کی کہ میں فلاں روزہ رکھوں گا اور نیت قبل و بعد کے کری اور دوپہر کے بعد نہیں اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کو پہلے شرط ہے پھر نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ میں فلاں روزہ رکھتا ہوں یعنی لی میں مقرر کریں کہ فلاں روزہ رکھوں گا یہ شرح وقایہ میں مسئلہ اور جس شخص نے رمضان کا یا عید کا چاند کیلئے آپ ہی دیکھا تو روزہ رکھے دونوں صورتوں میں اگرچہ اس کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر افطار کری تو قضا کا روزہ رکھو یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اگر آسمان میں بلی یا غبار ہو تو رمضان کے مہینے میں ایک شخص عادل کی خبر کفایت ہے اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہو و یا زنا کی ہمت کیسے ادا کرنے لگائی ہو و اور اس کے بدلے میں جہہ دے مارا گیا ہو وے اور پھر اسے توبہ کی ہو و اور شوال اور ذی الحجہ میں دومر دیا ایک مرد و دو عورت آزاد و خبر دین کہ ہنہ چاند دیکھا اور بغیر بدلی کی شرط ہے تینوں مہینے کی واسطے کہ بہت آدمی گواہی نہ تو ان کا قول قبول کیا جاوے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بہت آدمی کا اندازہ پچاس مرد کا کیا ہے اور بعضوں نے قاضی کی عقل پر چھوڑ دیا ہے اور یہی بہتر ہے یہ مضمون شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کے

دوسری فصل روزہ کے فاسد ہونے اور اسکی قضا اور کفارہ کی بیان میں

جو شخص کہ قصد اجماع کری یا جماع کیا جاوے قبل یا در میں یا کچھ کھاوے یا کچھ پیوے خواہ غذا کی واسطے خواہ دوکے واسطے یا نیکی لگاوی یعنی کچھ کیا اور معلوم کری کہ میرا روزہ افطار ہو گیا اور فیصلہ کیا کہ یہ تو ان سب صورتوں میں قضا کا روزہ رکھے اور کفارہ دو کوٹہ مال کے کفارہ کی طرح اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصد فاسد کر نیکی واسطے ہر دوسرے روزہ کی واسطے نہیں یہ شرح وقایہ میں ہے فائدہ اور کفارہ طہار کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کری اس شرط پر کہ وہ غلام دیوانہ اور اندھا اور

اور اس کے دونوں انگوٹھ کٹے اور دونوں پائون کٹے ہوئے نہورین یا ایک ہی طرف کا ایک
ہاتھ اور ایک پائون کٹا ہوا نہورین اور وہ غلام مکاتب جو تھوڑا مال دیکھا ہی نہ ہو اور برابر اور
ام ولد نہ ہو و شریعہ وقایہ اور تفسیر الاحکام کا مضمون سے فائدہ مکاتب کہتے ہیں اس غلام کو جس کو اس کو
مالک نے لکھ دیا ہے کہ تو اگر اس قدر مال دیے تو میں تجھ کو آزاد کروں اور مدبر کہتے ہیں اس غلام کو
جس کو اس کے مالک نے لکھ دیا ہے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہو اور ام ولد کہتے ہیں اس لوٹدی کو
کہ جس کے لکھا ہوا ہو اس کے مالک کا جنایا ہوا مسئلہ کفارہ روکا گیا ہے کہ ایک برہہ آزاد کرے
مسلمان ہو یا کافر غلام ہو یا لونڈی چھوٹا ہو یا بڑا اور برابر ہو یا کانا یا اس کا ایک ہاتھ
ایک طرف کا اور پائون دوسری طرف کا کٹا ہو یا مکاتب ہو اور کچھ مال نہ دیا ہو
تو ان سب کا آزاد کرنا درست ہے یہ مضمون شریعہ وقایہ کا ہے مسئلہ اور اگر غلام آزاد کرنے سے
عاجز ہو جائے تو دو مہینے برابر روزے رکھے رمضان کے مہینے کو سوا اور باخبر و جواہرین مذہب کہنا
منع ہے اس کے سولے اور اگر ان دونوں ہفتے کے سوا ان دو مہینے کے بچھن ایک دن بھی
تو ٹھٹھے تو سپر سے سر نہ روزہ شریعہ کہے اور اگر روزے سے بھی عاجز ہو تو سائیدہ مسکین کو
آپ کھانا کھلا دی یا سیکو نایب کرنے وہ کھلا دے یہ مضمون شریعہ وقایہ کا ہے مسئلہ عتہ الاسلام
میں سب سے لکھا ہے کہ ایک عورت روزہ کفار کا ادا کرتی ہے اور اس دو مہینے میں اس کی حیض کے
ایام پر چڑھ کر تو پہلے روزہ برابر نہ شمرے گا تو اس صورت میں جو دیکھا کرے تو اس کا جواب یہ ہے
کہ اس کے حق میں روزہ اخطار کرنا مباح ہے اور اس کے حق میں تنالی شرط نہیں ہے اس واسطے
کہ وہ معذور ہے اور یہ مضمون شریعہ وقایہ میں لکھا ہے فائدہ تنالی کے یہ بھی ہیں بابر گستاخ
مسئلہ اور اگر خطا سے روزہ اخطار کیا ہو مثلاً اس کو روزہ یاد تھا اور کئی روزہ کھانا بے
سورق سے کھانے لگا یا کسی نے اس کو بھٹی اخطار کیا اور اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ کھانا بے
دوائی والے کھانے سے کھائی اور اس کو دماغ سے کئی کئی روزہ یاد تھا اور کئی روزہ کھانا بے
بیٹھ میں کھائی یا اس سے کھانا کھایا اور اس کی کئی کئی روزہ یاد تھا اور کئی روزہ کھانا بے

کیا اس شہر سے کہ رات ہو اور وہ دن تھا یا سہو سے کچھ کھایا اور شہر کیا کہ میرا روزہ فطام ہو گیا تب پھر قصداً کھایا یا عورت سوتی تھی اور اسکے مرنے کے جمع کیا سوتے میں یا رمضان کے تمام مہینے میں نہ روزہ رکھنے کی نیت کی نہ افطار کی یا صبح تک روزے کی نیت کیے تھا اور کچھ کھایا تو ان سب صورتوں میں فقط قضا کرے اور اگر کھایا یا پیایا جمع کیا اور اسکو یاد نہ تھا کہ میرا روزہ ہوں یا سو یا اور اسکو احتیام ہو یا کسی عورت کی طرف منظر کی اور انزال ہو یا تیل نکالا یا سہو دیا یا غیبت کی یا اوپر سے غالب ہوئی اور اسنے قے کی یا تھوڑی سی تھوڑی قے کی یا جنب تھا صبح ہو گئی اور غسل نہ کیا یا اپنے ذکر کے سوراخ میں پانی ڈالا یا اپنے کان میں تیل ڈالا یا غبار یا دھواں یا کھسکاؤ اسکے حلق میں داخل ہوئی تو ان سب صورتوں میں روزہ نکلیا اور اگر منہ پر تھاپی یا برف پڑی ہو اور اس کے منہ میں جا پے تو اسکا روزہ فاسد ہو ورنہ اگر وطی کیا مرنے سے یا چار پائی کسی یا فرج کے سوا دوسرے بدن میں جس طرح ران ہی یا بوسہ لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتوں میں اگر انزال ہو تو قضا کرے اور اگر انزال نہ ہوا تو قضا نہ کرے ایک شخص نے گوشت کھایا جو اسکے دانت میں چبے برابر رہا تھا تو فقط قضا کرے اور وہ گوشت اگر چنے سے کم رہا ہو گا تو قضا نہ کرے مگر جس وقت کہ اس گوشت کو منہ سے نکال کر ہاتھ میں لیا تب کھایا اگر چنے سے کم تھا مگر قضا کرے فقط اور اگر کسی شخص نے ایک تل نکلا تو اسکا روزہ فاسد ہو اگر جس وقت کہ اس تل کو کوچھا تو اس کے منہ میں چھتر کے ناچیز ہو جا دیگا اسکا روزہ نہ فاسد ہو گا اور بہت سی قے یعنی منہ بھر قے کے پھر جا چو یا وہ آپ سے پھرے تو روزہ فاسد ہو گا اور تھوڑی سی قے سے دونوں حالت میں فاسد ہو گا اور امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ قے کو آپ سے پھیرے اگر چہ تھوڑی ہو تو فاسد ہو گا اور بکے پھر جانے سے اگر چہ بہت فاسد ہو گا اور بہت سی قے کے آپ پھیرنے میں بالاتفاق فاسد ہو گا اور تھوڑی سی قے کے پھر جانے سے بالاتفاق فاسد ہو گا اور تھوڑی سی قے کو آپ پھیرنے میں ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک فاسد ہو گا خلافت محمد رحمۃ اللہ کے اور بہت سی قے کے پھر جانے سے ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک فاسد ہو گا امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک نہیں یہ سب اہل شرح و قایہ میں مسئلہ

ایک منہمک کام کرتا ہے اور اس نے ریشم منہ میں ڈالا اور سبزی یا زردی یا سرخی رنگ کی بھلی اور تھوک میں ملی اور تھوک سبز یا زرد یا سرخ ہو گیا تب اس تھوک کو اس نے گلہ دار اوپر روزہ ایسا لٹا دیا تو اس کا روزہ فاسد ہو گیا یہ کنہ اعباد میں ہے

تیسری فصل روزہ کے مکروہات کے بیان میں

مسئلہ مکروہ ہے روزہ دار کیواسے کسی چیز کا مزہ لپٹنا اور چبانا مگر زبان کے کیواسے جس وقت کہ ضرورت پڑے یعنی کوئی چیز اس طرح کی شے کہ بغیر چبائے ہوئے ایک کو کھلا سکے اور مکروہ بوسہ لینا جس وقت کہ باغ سے بے دشت نہ ہو و مسئلہ اور نہ دینا اور موتیہ میں تیل لگانا اور سدا کہ کرنا اگرچہ پانہ کے بعد ہو مکروہ نہیں ہے یہ شہنا اور از بین ہے مسئلہ مسواک کرنا نہ ہو خواہ خشک ظہر کے قبل غلہ بعد کچھ دشت نہیں ہے یہ شہنا اور از بین ہو مسئلہ اگر کسی عورت کا مرد پر خود ہو و نہ کہ نہک کی زیادتی کیواسے لڑائی کرے تو اس وقت اگر نہک پکے تو مکروہ نہ ہو یہ عمدہ الاسلام میں ظہیر ہے لکھا ہے اور یہی مضمون ہے کہ مکروہ ہے روزہ دار کے دور و رسے رکھنا اس طرح پر کہ او ان دو نوکے چھپنے کا طارنگی اور نہک ہو صوم اہمست اور اسکے یہ معنی ہیں کہ روزہ رکھے اور بات نہ کرے چپ رہے اس واسطے کہ جو کام یہ مضمون شہنا اور از بین ہے مسئلہ مکروہ ہے روزہ دار کو بغیر وضو کے کلی کرنا شہنا اور از بین ہے لکھا ہے مسئلہ جو بٹھا ضعیف کہ کم روزی کے سبب روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روز ایک سکین کو کھانا دیو عید فطر کے صدقہ کی طرح اور عید الفطر صدقے کا بیان آگے آگیا انشاء اللہ تعالیٰ اور جب اس بٹھ کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو تب اس روزہ کی قضا اگرچہ شہنا اور از بین ہے مسئلہ اور عورت حاملہ اور عورت دودھ پلانا جس وقت کہ اپنی ماں یا بچے کی جان کا خوف لگے یا مریض ہو یا اپنی مرض کی زیادتی کا خوف یا مسافر ہو تو یہ چاروں اظہار کریں اور حیاں چاروں کا عذر دفع ہو تو تب روزہ کی قضا ادا بغیر صدقہ کی شہنا اور از بین ہے مسئلہ اور جس مسافر کو روزہ رکھنا نقصان نہ کرے تو اس کو روزہ رکھنا

اور نقصان کریں تو اسکو افطار کرنا ہے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور جو شخص کہ سفر میں رہے تو اس کے روزیکے بدلے میں صدقہ دیا جاوے گا اور اگر بیمار تھا اور اچھا ہوا یا مسافر تھا اور مقیم ہوا تب مرا تو اس کے روزیکے بدلے میں اسکو ولی صدقہ دیوے اس طرح پر کہ اگر وہ شخص صحت اقامت کے بعد اس کے جتنے روزی فوت ہوئے تھے اتنے روزی کے مرا ہو تو اس کے بدلے روزے کے بدلے صدقہ دیوے اور اگر اتنے روز نہیں جایا تو جتنے روز تندرست اور مقیم رہا اتنے ہی روز کے روزے کا صدقہ دیوے اسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کے دنوں میں سفر میں یا بیماری میں فوت ہو اور وہ شخص رمضان کے بعد مثل روز مقیم یا تندرست رہا تب مرا تو اس کے دسوں روزے کے بدلے صدقہ دیا جاوے گا اور اگر رمضان کے بعد یا پھر روزے کے مقیم یا پھر روزے تندرست رہا تب بعد اس کے مرا تو اس کے پانچ ہی روزیکے بدلے کا صدقہ دیا جاوے گا اور صدقہ دینے کی واسطے یہ شرط بھی ہے کہ وہ شخص متے وقت کسی سے وصیت کر گیا ہو کہ میرے روزے کے بدلے صدقہ دینا اور اسے جس قدر مال چھوڑا ہے اس کے مال کے تیس حصے میں سے ادا کیا جاوے گا یہ مضمون شرح وقایہ کل ہے مسئلہ اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک روز کے صدقہ کے برابر ہے یعنی ہر وقت کی نماز کے بدلے ایک روزے کے صدقہ کے برابر صدقہ دیوے یعنی کوئی شخص مر گیا اور اسکی نمازین فوت ہوئی تھیں تو اس کے ولی اس قدر صدقہ دیوے اس کے مال میں سے اور ان میں بھی شرط ہے کہ وصیت کر گیا ہو ورنہ وقت مسئلہ اور رمضان کی قضا چاہے برابر لگتا تا رات کو کری اور چاہے تھوڑا تھوڑا لکے ادا کری اور اگر دوسرے رمضان آجاء تو اسکی رمضان کا روزہ رکھ تب بعد رمضان کے پہلے روز کی قضا کری بغیر صدقہ کے یعنی اسکو صدقہ دینا نہ ہو گا یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ مگر مستحب ہے کہ برابر لگتا تا رات قضا ادا کری جیلان کے کدھ سے جب جلد ہی ساقط ہو جاوے مضمون عمدۃ الاسلام کل ہے مسئلہ اور مرد و عورت دونوں کے روزے کے بدلے روزہ نہ لکے اور اسکی نماز کے بدلے نماز نہ پڑھے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور نفل کا روزہ جب کسی نے شروع کیا تب اونچے لوگوں کا تمام کرنا فرض ہو جاتا ہے اور اگر اس روز کو توڑی تو اسے قضا اوس

فرض ہو مگر میں ایام میں روزہ رکھنا منع ہو اگر اوس ایام میں نفل کا روزہ رکھ لگا تو اسکا
 روزہ فرض نہ ہو لگا اس واسطے کہ اوس ایام میں روزہ رکھنا گناہ ہی ہو مگر گناہ نہ ہو اس طرح جن
 اور جن ایام میں روزہ رکھنا منع ہو وہ پنج روز ہیں ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے عید النبی
 ن اور تین روزہ اسکے بعد ایسی ہی عجیب کی گیارہویں بارہویں تیرہویں مسئلہ اور نفل کا
 بغیر غدر نہ توڑا اور ضیافت کے غدر سے نفل کا روزہ توڑنا صباح ہی اور یہ حکم ضیافت کے نہ توڑنا
 یا کھانا یا دو نون یا کڑی یا نیلے نفل کا روزہ فطار کرنا ضیافت کے غدر سے دو نون کے واسطے ہے
 وقایہ میں ہو مسئلہ اگر رمضان میں نہ نکو ایک لڑکا بالغ ہو یا ایک لڑکی مسلمان ہو تو اوس روز باقی
 رہ کھا و نہ پیو ہو رمضان کی بزرگی کے سبب سے اور اوس روز کے روز کی قضاء نہ ادا کرے
 دو پہر کے پہلے بالغ ہوا تھا یا مسلمان ہوا تھا اور نیت روز کی کی تھی اور بعد نیت کے کچھ
 نہ بھی تھا کرے اس واسطے کہ صبح کو اوس پر فرض نہ تھا اور اگر عورت حیض سے پاک ہوئی یا
 اپنے کھرا یا تو یہ دونوں باقی روز نہ کچھ کھا و نہ پیوین اور اوس روز کے رونے کی قضا
 میں یہ مضمون شرح وقایہ کے مسئلہ ایک مسافر نے افطار کی نیت کی بعد اوسکے
 نہ آیا تب نفل رونے کی نیت کی اور نیت کرنے کا وقت تھا یعنی دو پہر کے پہلے تو وہ
 درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا مہینا تھا اوس پر اوس روز کے کا پورا کرنا واجب
 اور اگر اوسے افطار کیا تو کفارہ نہیں ہے اوس طرح سے اگر بقیہ نے رمضان میں جن کو
 یا تو اوس پر بھی رونے کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر اوسے افطار کیا تو کفارہ نہیں
 یہ مضمون شرح وقایہ کے مسئلہ حجہ عذر ہیں کہ روزہ دار کو افطار کرنا مباح کرتے ہیں
 سفر اور دوسرے وہ مرض جو رونے سے زیادہ ہونے یا اوسکو ہلاک کر
 عورت کا حاملہ ہونا چوتھے دو پہر پلانا مگر جب رونے سے ان دونوں
 علی جان کو یا دھلے لڑکے کو نقصان ہو تو اور یا بچوں میں بڑی شدت کی پائیں جس سے ہلاک ہو
 ہو اور چوتھے بڑی شدت کی بھوک جس سے ہلاک ہو یا بچوں سے بڑی شدت کی بھوک اور اسکا مسئلہ

جس وقت نمازی رمضان کے عید میں جشن کے مقابل ہو وی اور خوف کرے کہ اس کو سکور ہو کر کم زور کر دیو گیا تو اس کے واسطے افطار کرنا افضل ہے اس واسطے کہ کم زوری کے سبب جو غفلت کہ دین میں ہو دی گئی وہ شخص کفار و نکاتے قتل کرنے سے باز رہے گا تو اس نفل کا بدلہ بغیر اس وقت کے نہیں کیا گیا اور غفلت کہ افطار کے سبب سے رمضان کے رونے میں ہو دی گئی تو اس کا بدلہ دوسرے ایام میں ہو سکے گا تو اس واسطے افطار کرنا افضل ہو یا یہ تشریح اور ادو میں ہے لکھا فائدہ غازی کہتے ہیں اور مسلمانوں کو جو کفاروں سے دین کی واسطے لڑائی کرتے ہیں مسئلہ مستحب ہے روزہ رکھنا ایام سفین میں ایام سفین کہتے ہیں ہر مہینے کی تیر ہو چودھویں بندر ہو میں کو مگر ذی الحجہ کی تیر ہو میں کو نہ رکھے تشریح اور او لکھا

چوتھی فصل اعتمکات کے بیان میں

اعتمکات سنت ہو کہ ہے اور اعتمکات کے معنی یہ ہیں کہ اعتمکات کی نیت کر کے دیر تک رہنا روزہ دار کا سجدین میں جماعت ہوتی ہے اور بہت کم مدت اس کی ایک دن ہے تو پھر جو کوئی اعتمکات کرے اور ایک روز تمام ہو نیکی پہلے چھوڑ دیوے تو اس پر اس کی قضاء کر یہ مضمون تشریح وقایہ کا ہر مسئلہ اعتمکات سنت ہو کہ ہے اس واسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتمکات کرنے بھی رمضان کے اخیر عشرت میں یہ مضمون تشریح اور او اور بدایہ میں ہے مسئلہ محیط میں لکھا ہے کہ اعتمکات دو قسم ہے پہلے قسم نفل اور نفل کے یہ معنی ہیں کہ اعتمکات شروع کرے اور اپنے اوپر واجب کرے اور دوسرا واجب اور اس کے یہ معنی ہیں کہ اپنے اوپر اعتمکات واجب کرے خلاصہ یہ ہے کہ واجب ہے کہ اعتمکات کی نذر کرے مثلاً اگر کہ میں ایک واسطے اعتمکات کر دینا ایک مہینے یا ایک برس اور نفل ہے کہ میں مسجد میں اعتمکات کی نیت سے داخل ہو کر اپنے اوپر واجب نہ کرے اور یہی مضمون تشریح اور او لکھا ہے مسئلہ اور مختلف مسجد میں سب باہر نہ نکالے مگر حاجت انسانی کی واسطے جس طرح پیشاب یا جاذبہ زری جمیع کی واسطے آفتاب فہلے نکلے اور حکام کان جامع مسجدی دور پڑے تو وہ ایسے وقت جاو کہ جمعہ پاو اور سنتین پڑھ جمے کے پہلے چھ کعت

دو تہیہ اُجد اور چار رکعت سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت سنت قبل جمعہ اور جمعے کو بعد جمعہ
 رکعت سنت پُچھے خواہ چار ہی رکعت مسئلہ اور اس قدر سی زیادہ دیر کی کرنا متکف کا جامع مسجد
 میں اعتکاف کو فاسد نہیں کرتا ہی شرح وقایہ میں ہے اور یہی ہدایہ میں ہے کہ اگر متکف جامع مسجد
 میں جمعہ اور اس کے قبل کے بعد کی سنت پُچھنے سے زیادہ شہر ر ہا تو اس کا اعتکاف فاسد
 نہوگا اس واسطے کہ جامع مسجد میں بھی اعتکاف کی گنج ہے مگر یہ مستحب نہیں ہے اس واسطے کہ اس نے
 ایک ہی مسجد میں اعتکاف ادا کرنا مقرر کیا تھا سو دوسرے مسجد میں بغیر ضرورت کے اعتکاف نہ ادا کرے
 مسئلہ اور اگر بغیر غرض کے مسجد میں سے ایک ساعت بھی باہر نکلے تو اعتکاف باطل ہووے
 اور کھادی اور پوے اور خرید کرے مسجد میں بغیر سودا حاضر کیے ہوئے یعنی سودا لاکے بھیجے
 اور متکف کے سوا کوئی دوسرا یہ کام نہ کرے اور چہ ہے اعتکاف میں اور نہ نیک بات کو
 سوا کچھ بولے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ مکر وہ ہے اعتکاف میں چہ ہنا اور مستحب
 اللہ کا ذکر کثرت العباد میں ہر جہ سے لکھا ہے مسئلہ اور اعتکاف کو باطل کرتی ہے وطی اگرچہ
 رات کو ہو یا سوئے اور اعتکاف کا وطی کرنا غیر فرج میں اور بوسہ لینا اور عورت کا چھونا اور اگر
 وہ منزل ہو تو اعتکاف کو باطل کرتا ہے اور اگر منزل نہ ہو تو اعتکاف باطل نہیں ہوتا اگرچہ
 یہ کام اعتکاف میں حرام ہے یہ شرح وقایہ میں ہے اور یہی مضمون ہدایہ کہے فائدہ دہی کہتے ہیں
 جامع کو مسئلہ اور عورت کی واسطے اعتکاف اسکے گھر میں کی مسجد میں ہے اور گھر میں کی مسجد
 وہ مقام مراد ہے جو نماز کی واسطے مقرر ہے اس واسطے کہ اس کے واسطے اس مکان میں بڑا
 پرواہ ہے اور اگر اعتکاف کری جماعت کی مسجد میں تب بھی درست ہے کثرت العباد میں کافی ہے
 کثرت مسئلہ عورت کو نہیں ہاں ہی کہ اپنے شوہر کے بغیر اور اعتکاف کرے یہ کثرت العباد میں
 اپنے شوہر کے ساتھ اور جس شخص نے اپنے اور اعتکاف کی وجہ کا واجب کیا تو اور ذوق کی باتیں بھی
 اس کو اعتکاف کرنا واجب ہو گیا برابر لکھا تا اگرچہ اس نے برابر لکھا تا اعتکاف کرنا بھی نہیں لکھا
 یہ شرح وقایہ اور جامع فقہ کی اس مسئلہ اور فقہ کی کتاب کی دونوں لکھی اس کی اصل کتاب

یاخون فیصل صدقہ فطر کے بیان میں

صندوقہ فطر کا کہیوں یا دوسرے آٹے یا اوسکے ستوں سے یا سوکھے انگور سے آٹھ صاع اور خیر یا اوسکے
آٹے سے ایک صاع اور وہ صاع چوبیس آنحضرت صاع یا مسور سما و یہ شرح وقایہ میں ہے فائدہ اور
اوس صاع سے دوا صاع عراقی ہے اور صاع عراقی چار من کل ہے اور من چالیس ستہار کا اور ستار ساڑھے
پار شقال کل ہے استار کے معنی سیر تو اس حساب میں من کیسو اسی منتقال کا ٹھہرایہ شرح وقایہ میں
ہے فائدہ اور شقال بنی قریظ کا ہوتا ہے اور قریظ پانچ جو کا یہ شرح وقایہ کی باب زکوٰۃ الاسوال
میں ہے فائدہ صاع آنحضرت صاع کل ہے اور ہر رطل میں سیر کا اور ہر سیر ساڑھے چھ درم شرعی کا تو اس
ساب سے صاع ایک نذر اور چالیس درم شرعی کا ٹھہرا اور ایک درم چودہ قیراط کل ہے اور ایک قیراط
پانچ جو کا تو اس حساب سے ایک درم تیر جو کل ہے اور گھونگچی کے حساب سے ایک درم تین گھونگچی ایک
و کل ہے یہ ضمن میں شرح اوراد کا ہے فائدہ ایک صاع کا بستر ہزار اور آٹھ سو جو ہوا اور اس قدر جو کہ
دیس ہزار دو سو چھیٹھرتی ہوئیں جو اور پر اور رتی ہوتی ہے تین جو کی اور اس قدر رتی کا تین ہزار
و تینتیس ماشہ ہوا و رتی اور دو جو اور پر اور ماشہ ہوتا ہے آنحضرتی کا اور اس قدر ماشہ کا دوسری باؤن
تولہ ہوا و ماشہ اور دورتی اور دو جو اور پر اور تولہ ہوتا ہے بارہ ماشہ کا اور اس قدر تولے کا تین
سیر ہوا اڑھائی چٹانک تین ماشہ دورتی دو جو اور پر یعنی ایک صاع کا تین سیر ہوا بارہ تولے ہوا ماشہ
ورتی دو جو اور پر اور یہ حساب جو نیوری سیر کل ہے اور جو نیوری سیر چھیانوے روپیہ نیارسی کل ہے اور
دو نیارسی روپیہ دس ماشہ کل ہے اس طرح سے اپنے شہر کے سیر کا حساب جو چاہے سو تولے سے لگا لے
سی واسطے جسے تولہ بھی لکھ دیا ہے کیونکہ تولے سے سیر بنا لینا آسان ہے اور تولہ سب شہروں کے لکھ دیا
ہے مسئلہ اور صندوقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر جو خر ہو دی یعنی آزاد ہو دی کیسے کا غلام ہو و
در مسلمان ہو و اور وہ شخص مالک ہو دی نصاب زکوٰۃ کا اور وہ نصاب زیادہ ہو و اوسکے
ہٹنے کے گھر سے اور اوسکے لباس سے اور اوسکے گھر کے اسباب سے اور اوسکی سواری کے گھوڑی سے
اور اوسکے چھپارے اور اوسکے غلام سے جو خدمت کی واسطے ہیں اگرچہ اوس شخص کو مال ملے ہوئے ایک

برس گذرنا ہو ورنہ خلاف اوس نصاب کے نہیں نکوۃ دنیا واجب ہوتا ہے کیونکہ اوس نصاب میں شرط ہے کہ مال ملنے کے روز سے ایک برس گزرے تب زکوۃ دے اور صدقہ فطر دینے کی واسطہ شرط نہیں ہے اور ایسے شخص پر چہر صدقہ فطر کا واجب ہے صدقہ زکوۃ کا لینا حرام ہے یہ غفلت بہا یہ اور شرح وقایہ کہے قاندرہ اور نصاب زکوۃ کہتے ہیں سونیکے حساب سے بیش متقال سونے کو اور ایک متقال سو جو کا اور چاندی کے حساب سے دوسو درم کو تو پھر جو شخص اس قدر مال کا مالک ہو ورنہ تو اس پر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا واجب ہوتا ہے مسئلہ اور جو شخص صدقہ فطر کا واجب ہے وہ ادا کرے اپنی جان کی واسطے اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے اگر وہ لڑکا مالک نصاب کا شہود اور اپنے غلام لڑکی کی طرف سے جو خدمت کی واسطے ہیں اگر چہ دربر ہو یا ام ولد ہو یا کافر ہو یا اپنی جبر و کی طرف سے اور بڑے لڑکے کی طرف سے صدقہ فطر کا ندیوے اور بچے چھوٹے لڑکے کی طرف سے جو مالک نصاب کا ہی نہ ہو بلکہ اسکے مال میں سے دیکو اور کتاب کی طرف سے اور اوس کی طرف سے جو سودا گری کی واسطے ہی نہ دیوے اور اوس غلام کی طرف سے جو بھاگنے والا ہی نہ دیوے مگر یہ ہجرا گنی کی بعد پھر آیا ہو ورنہ اس کی طرف سے دیوے اور جو ایک غلام یا بہت غلام دو شریک کبچے میں ہو دین تو اون غلاموں کی طرف سے کسی شریک پر صدقہ واجب ہوگا اور صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے عید الفطر کے صبح ہونے سے تو پھر جو شخص مسلمان ہو یا یہودی عید الفطر کے صبح ہونے کے پہلے اوس کے واسطے واجب ہوتا ہے اور صدقہ فطر کا واجب نہیں ہوتا ہے اوس کے واسطے جو عید الفطر کی رات کو مرے صبح ہونیکے پہلے چاند رات کو مرے مسلمان ہو یا یہودی پیدا ہو عید الفطر کی صبح ہونیکے بعد تو ان ونون پر صدقہ واجب نہیں ہوتا ہے اور اگر صدقہ فطر کا پہلے سے دیوے تو درست ہے اور جب صدقہ فطر کا صبح ہونیکے بعد جلدی دینا ادا کرے تاخیر کرے صدقہ دینے میں تو اوس کے گزرنے سے صدقہ ساقط نہ ہو بغیر ہونے مسئلہ اگر کوئی مسافر یا مریض یا موت کا ملکہ ہو تو وہ عید الفطر کی روزہ رمضان کا فطر کرے اگر کوئی مسافر یا مریض یا موت کا ملکہ ہو تو وہ عید الفطر کی روزہ رمضان کا فطر کرے

سراجی سے لکھا ہے کہ صدقہ فطر کے دینے میں ہن چیز کا فائدہ ہے ایک تو قبول ہونا روٹنے کا اور دوسرے نجات پانا موت کے وقت جانکندن کی اذیت اور تیسرے بے ہوش ہونا قبر کے عذاب سے

چھٹی فصل قربانی کے بیان میں

مسئلہ ایک بکری قربانی کرنا ایک آدمی سے درست ہے اور ایک گائے یا ایک اونٹ قربانی ایک آدمی سے بھی درست ہے اور اگر سات آدمی تک شریک ہو کر ایک گائے یا ایک اونٹ قربانی کریں تب بھی درست ہے مگر جبکہ ساتوں آدمی برابر سا تو ان حصہ قیمت کا دیویں اور اگر ساتوں شریک میں سے ایک بھی ساتویں حصے سے کم قیمت دیو گیا تو کسی کی قربانی نہ درست ہوگی یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور قربانی اونٹ اور گائے یا بھینس اور بکری درست ہے یہ قدر آدمی میں ہے فائدہ دنبہ اور بھڑی بکری کے جنس میں داخل ہے اور بھینس گائے کی جنس میں داخل ہے مسئلہ اور قربانی کا گوشت شریک لوگ تول کر تقسیم کریں انکل نہیں مگر جب گوشت کے ساتھ پایہ اور چمڑا بھی ملا کر تقسیم کریں تو ڈر ہے اس طرح ہر ایک کے حصے میں کچھ گوشت اور کچھ چمڑا ملے گا ہو وی اور خواہ ایک ہی میں گوشت اور پانچ ہو وی اور دوسرے حصے میں گوشت اور چمڑا ہو وی شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور اگر ایک شخص نے قربانی کی واسطے ایک گائے خریدی اور خریدنے کے بعد چھ آدمی اور بھی شریک ہو گئے تو درست ہے اور یہ شریک ہونا خریدنے کے پہلے مستحب ہے کیونکہ خریدنے کے بعد شریک ہونا مکروہ ہے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور قربانی واجب نہیں ہے مگر اوس پر چہر صدقہ فطر کا واجب ہے اور صدقہ فطر کے واجب ہونیکا بیان اوپر گذر چکا اور قربانی جو واجب ہے سو پیغمبر کی قربانی سے کہ آپ نے فرمایا **مَنْ وَجَلَ سَعَةً وَكَمْ يُضْمَرُ لَا يَقْرَأُ مَصْلًا** اس کے معنی ہیں کہ شخص کو صدقہ والا ہو اور قربانی لکھے تو وہ ہماری مسجد میں آئے اور قربانی انبیاء میں ہی کے بدلے کرے اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے نہیں بلکہ لڑکے کی طرف سے لڑکے کے مال سے اوسکا باپ یا اوسکا وصی قربانی کرے اور لڑکا آپ ہی گوشت کھائے اور جو اوسکے کھانے سے باقی رہی تو اوس

گرفتار کے کہ اس چیز سے بد گمان ہو کر اس کے لئے کھانا نہ پائے مثلاً لباس یا موزہ یہ شرج و قایہ
 میں ہے قایہ اور وحی کے یہ معنی کہ مثلاً ایک لڑکے کے باپ مان مر گئے اور کسی شخص کو وہ
 لڑکا سوئیپ گئے تو جسکو لڑکا سوئیپا ہے وہ بھی شخص وحی پر مسئلہ اور قربانی کا اول وقت عیدِ ضحیٰ کی
 نماز کے بعد ہے اگر شہ بین قربانی کرے اور اگر شہ کے سوا دوسرے مکان میں قربانی کرے تو شجر کی روز کی
 صبح ہوئی کے بعد اور شجر کا روز ہی عید کی دسویں تاریخ کو کتے میں اور قربانی کا آخر وقت بیٹھ
 کی بارہویں تاریخ تک چو آفتاب کے ڈوبنے سے پہلے اس پہلے تک اور چوتھیں کہ قربانی کے اول ایام میں
 صاحب مال ہتھا اور آخر ایام میں فقیر ہو گیا تو اس پر قربانی نہ واجب ہو دیگی اور اگر پیدا ہو یا مال
 شکستہ قربانی کے آخر روز میں تو اس پر قربانی واجب ہو دیگی اور اگر قربانی کی آخر روز میں گیا
 تو اس پر قربانی نہ واجب ہو دیگی شرج و قایہ کا ضمون پر مسئلہ شرج و قایہ میں ہے کہ اگر وہ بچ
 کر نارائے وقت اور بھی ضمون کنز العیاد میں ہے اس لئے لکھا ہے کہ اگر لکھو بچ کر نارست ہو کر وہ بچ
 اس واسطے کہ شہ ہے کہ اندھیرے رات میں بچ کر نہیں غلطی ہو وئے مسئلہ اور اگر قربانی ترک کی اور
 اس کا ایام لڈر گیا تو جس شخص نے نذر کی ہوئے کہ میں قربانی کرونگا یا فقیر ہوئے اور قربانی ہو کر
 جانہ خرید کیا ہوگا اس صورت میں اپنے یہ دونوں زندہ جانور صدقہ کریں اور اگر حصا مال
 ہو تو قیمت جانور کی حد تک خرید کر جانور خرید کیا ہو یا نہیں اس واسطے کہ اس کے اور قربانی واجب
 ہے خرید کر خواہ نہیں شرج و قایہ میں ہے مسئلہ اور درست چھپے جینے کا ونبہ قربانی کرنا اور
 چھپے جینے سے کم کا درست نہیں اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں اور گائے دو برس یا زیادہ
 کی اور دو برس سے کم کا درست نہیں اور بکری ایک برس یا زیادہ کی اور ایک برس سے کم کی درست
 نہیں اور اگر قربانی کا جانور نڈا ہو یعنی نہ سینگہ کا یا بدھیا ہو یا دیوانہ ہو تو قربانی
 کرنا درست ہے اور اگر اندھا ہو یا کاٹا ہو یا بہت لاغر ہو یعنی اس قدر لاغر ہو کہ اس کی
 ہڈی نہیں غریب ہو یا لنگڑا ہو یا اس قدر کہ قربانی کر نیکی حکمت نہ جاسکے تو اس سے جانور نہ کو
 قربانی کرنا درست نہیں اور لاغر کے معنی ویلا یہ شرج و قایہ میں ہے مسئلہ اور جس جانور کا ایک

نہ پڑا ہو نیکی ساتویں روز یا چودھویں روز یا اکیسویں روز کری اور لڑکے کا سر منہ دوا
 ل کے وزن برابر چاندی تصدق کرے مسئلہ اور پوہ شرط اور احکام کہ قربانی کے جانور
 وہی عقیقے میں ہے اور لڑکے کے داینے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جاوے
 ماخرا یا دوسری چھی خیر سنسے کیلکراو سکے تالو میں لگا دے شیخ شاکو دین پر مسئلہ
 د میں لکھا ہے کہ بنیاد یہ ہو کہ دو بکری اور لڑکی ہو تو ایک بکری کرے اور اگر بیٹا
 ایک ہی بکری کری تو کچھ دشت نہیں ہے مسئلہ مستحب ہے کہ جب لڑکا بولنے لگے
 لا الہ الا اللہ ہو اسکو سکھلاو اس واسطے کہ اسکی پہلی بات کلمہ ہو کہ واللہ اعلم بالصواب
 میرنگانہ نے اس کتاب کو تصنیف کرنے کی کئی برس کے بعد حج کے سفر سے پھرتے ہوئے
 مکہ ہجری میں چھپوایا تھا سو اب بعض مقام پر مضمون ممان ہو نیکی لکھ کر لفظین
 بن اور دو چار مسئلے ضروری جو چھوٹ گئے تھے سو انکو مقام پر داخل کیا اب جسکے
 کتاب ہو وہ اسکے موافق اپنی کتاب کو دوست کرے یا رب العالمین جو اس
 میں سوا و خطا ہوئی ہو اسکو بخش دے اور اس کتاب کے پڑھنے والو کو اپنا مقبول کر
 لے گا ہو کو بخش دے اور انکے ذہن کو کھولد اور انکو کچھ مسئلہ دان کر اور انکا دلوں
 میں بجا کر اور ان پر اور سب مومن مردوں اور عورتوں پر رحمت کر آمین یا رب العالمین آمین

تبع

بشیر الدین کہ کتاب مفتاح الخیر مشون بسائل فقہیہ اردو از تصنیفات فاضل لودھی
 مولوی کرامت علی جوہری مطبع خباب نشی ثقل کشور صاحب
 واقعہ کانپور میں ماہ اگست ۱۳۸۷ عیسوی تاہم
 منہم بکمال نشی شیش دیال
 کانپور

مشتوی از اسرار دعوت قبایل قریش صنفه نواشیخ
دوازده مجلس - مسیح بریاض الازهار فی احوال
سیدالابرار مولف مولی حمید الدین محمد رضوی -
اسرار کرملیا حالات معرکه کرملیای حلّی مولف
مشتی محمد طاهر الدین بکرامی -

محمد مراد علی خان نظام۔

رموز القرآن اوقات قرآن کا بیان مؤلفہ
پہلوی محمد حسین علی ہاشمی شاہسما نیوری۔

نارنج - علامات قیامت کا مال -
صبح کا ستارہ - حالات بہشت و دوزخ و دنیا

نیامت نامہ - سبشت نامہ - مؤلفہ مولوی

انبار قیامت -

سید محمد علی بن ابی طالب
علیه السلام - ترجمہ احادیث العارضہ کا

راثة الكهنة في الشهادۃ الحسنہ

مکتبہ کبیر الکلام مولفہ مولوی خدیجہ

سالكين لا تقبلوا مستغفروا بغير توبه ولا تقبلوا
محرمه طهر انفسكم وادبروا عنكم ما بينكم وبين الله

تجلیس شطرنج و شاد کلام علی المرتب

تاریخ احمدیہ - جلد اول
کتاب تاریخ اسلام

مجلس اول

مردی محمد عباس -
عید - الکجا معروف به ده مجلس مع رساله شطرنج

مشہور بہ جبل مکین تصنیف نواب سید عطاء اللہ -
مجموعہ نو وودہ نام شامل خیر مسائل ذیل -

۱- دعای مفتی - ۲- قصیده نروده - ۳-
قصیده بابت سعاد - ۴- قصیده غوغیه -

۵۔ دلائل شرعیہ - ۴ - جعیدہ اویس بنی
النوار محمدی بیان اختلاف فرق اسلامیین

شرح جہل حدیث تصنیف میر علی -
محمد علی بیگ پور - نامہ - قصیدہ نعتیہ -

قصہ حضرت بلال - قصہ حضرت دانی علیہ - نبوت نامہ
معروف بہ عالیہ شریف -

مولو و شریف منظر موم از رزاعلی مبارک
مولو و شریف منظر موم از رزاعلی مبارک

الرضا - خرگه -
سیار و صغری بر روایات امامیه تصنیف

وَلَا تُنْفِخُوا فِي أَوْنَانِ الْيَوْمِ
وَلَا تَنْفِخُوا فِي أَوْنَانِ الْيَوْمِ

سید علی حسینی

[illegible]

۱۔ حضرت علیؓ کے لئے جو کچھ ضروری تھا اس میں سے ایک حصہ ان کے لئے تھا۔

سرور القلوب - بی بی فاطمہ بیگم

پیش از آنکه در این باره بحث کنیم،

